صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمْ

بفیضانِ نظر باباجی سیّد میر طیب علی شاہ بخاریؒ

ماہنامہ

مَجلّہ حضرت کرماں والا

جلد: 25 | جمادی الاوّل ۱۴۴۴ھ، دسمبر 2022ء | شمارہ: 05

درود شریف پڑھنے پڑھانے کی عالمی تحریک

بارانِ رحمت

پیر بابا رحمت علی طیبّی نقشبندی

بابا سوہنے شاہؒ

مرشد ہو تو

حضرت کرماں والے رحمۃ اللہ

پیرِ طریقت، رہبرِ شریعت، پیر شفقت علی طیبّی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ کے ختمِ چہلم اور صاحبزادہ محمد عبداللہ طیبّی نقشبندی کی دستار بندی کے موقع پر تحصیل بورے والا کے تنظیمی وابستگان، جناب محمد سمیع اللہ نوری طیبّی (نمائندۂ مرکز دربارِ عالیہ حضرت کرماں والا شریف) کے ہمراہ

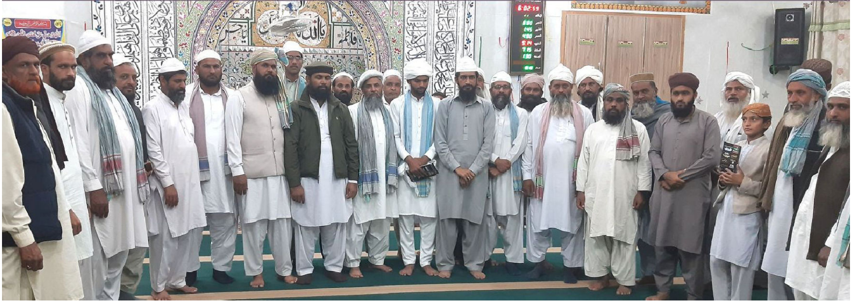

Monthly “Majalla Hazrat Karmanwala”

صرف 5000

روپے فی مرلہ ماہانہ قسط میں اپنا پلاٹ حاصل کریں

15 فیصد ایڈوانس
5 سالہ پیمنٹ پلان

فیصل اقبال

بکنگ و مزید تفصیلات کے لئے
0300-2897792, 0344-2897392

سائٹ آفس: شیر گڑھ روڈ (ملحقہ نیا پاکستان ہاؤسنگ سکیم) رینالہ خورد

KARMANWALA GARMENTS
KWG

ہر قسم کے ہوزری گارمنٹس کنٹریکٹر
لیبر دستیاب برائے کٹنگ، اسٹچنگ، فنشنگ

کرماں والا گارمنٹس

گارمنٹس مینوفیکچر اینڈ ایکسپورٹر

karmawala7@gmail.com
021-35158786
پلاٹ نمبر 82,83 سیکٹر KDA, 31 -C-1 کورنگی انڈسٹریل ایریا، کراچی

پروپرائٹر چیئرمین جمیل ارائیں طیبی
0302-2021791
0310-1321791

حضرت کرماں والا شریف کی روحانی، تبلیغی، تربیتی سرگرمیوں کا ترجمان جریدہ

رکن کونسل آف جرائد اہلسنت

ABC CERTIFIED

ماہنامہ

مجلّہ حضرت کرماں والا شریف

معاونین

محترم جناب حاجی عزیز اللہ طیبّی، عرب شریف
محترم جناب پیر حاجی عبدالرشید طیبّی، کراچی
محترم جناب پیر احسان علی طیبّی، فیصل آباد
محترم جناب صاحبزادہ پیر حافظ محمد عمر نقشبندی
محترم جناب چوہدری محمد وحید، لاہور
محترم جناب محمود اکبر گل، پتوکی
محترم جناب محبّ علی شاہ، آسٹریلیا
محترم جناب شیخ ظہور احمد، اوکاڑا
محترم جناب محمد کامل جوئیہ طیبّی، بہاولنگر

ھدیہ فی شمارہ 50 روپے
سالانہ فیس (عام ڈاک) 600 روپے

ڈاک پتہ

مجلّہ ''حضرت کرماں والا'' جی۔ٹی روڈ اوکاڑہ

معلومات یا شکایت کی صورت میں رابطہ
0321-4471746
info@tayyabi.com

فیضانِ کرم

اعلیٰ حضرت، گنجِ کرم
پیر سیّد محمد اسمٰعیل شاہ بخاری
حضرت کرماں والے رحمۃ اللہ علیہ

باباجی سیّد محمد علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ

باباجی سیّد عثمان علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ

پیر سیّد غضنفر علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ

جانشینِ گنجِ کرم، شیخ المشائخ، باباجی
سیّد میر طیب علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ

سرپرست

مخدوم المشائخ پیر سیّد صمصام علی شاہ بخاری
پیر سیّد محمد میرام بخاری

پیر سیّد شہریار بخاری
سجادہ نشین حضرت کرماں والا شریف

چیف ایڈیٹر

محمد سمیع اللہ نوری طیبّی

ایڈیٹر

ثناءاللہ طیبّی مجددی نقشبندی

مینجر

محمد زبیر طیبّی
0300 4566517

محمد سمیع اللہ نوری پبلشرز نے آصف شکیل پرنٹرز ساہیوال روڈ اوکاڑہ سے چھپوا کر جاری کیا۔

آستانہ عالیہ حضرت کرماں والا شریف (اوکاڑا، پاکستان)

تاریخ و تعارف

اعلیٰ حضرت پیر سیّد محمد اسمٰعیل شاہ بخاری، حضرت صاحب کرماں والے رحمۃ اللہ علیہ

ولادت: **1298** ہجری، **1884** عیسوی، بمقام موضع کرموں والا ضلع فیروز پور (انڈیا)

وصال: **27** رمضان المبارک **1385** ہجری، **20** جنوری **1966** عیسوی

بمقام آستانہ عالیہ حضرت کرماں والا شریف جی۔ٹی روڈ اوکاڑا (پاکستان)

نوٹ: آپ کے وصال کے وقت درج ذیل **2** صاحبزادے بقیدِ حیات موجود تھے

آپ کے کل **5** صاحبزادے اور **2** صاحبزادیاں تھیں۔ ایک صاحبزادی اور تین صاحبزادے **1**۔سیّد عثمان علی شاہ بخاری (اوّل) ، **2**۔سیّد میر طیّب علی شاہ بخاری (اوّل) ، **3**۔سیّد غلام جیلانی شاہ بخاری بچپن میں ہی وصال کر گئے تھے۔

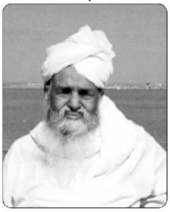

بابا جی سیّد محمد علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ (سجادہ نشین اوّل)

ولادت: **1922** عیسوی بمقام کرموں والا گاؤں ضلع فیروز پور (انڈیا)

وصال: **12** جون **1993** عیسوی بمقام حضرت کرماں والا شریف اوکاڑا

پیر سیّد غضنفر علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ

ولادت: **14** رجب المرجب **1376**ھ

وصال: یکم مارچ **1992** عیسوی

(اپنے والدِ گرامی سے پندرہ ماہ گیارہ دن قبل وصال فرمایا اور پانچ بیٹیاں سوگوار چھوڑیں)

بابا جی سیّد عثمان علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ

ولادت: **1929** عیسوی بمقام کرموں والا گاؤں ضلع فیروز پور (انڈیا)

وصال: **15** جولائی **1978** عیسوی بمقام حضرت کرماں والا شریف اوکاڑا

پیر سیّد صمصام علی شاہ بخاری

پیر سیّد محمد حسان بخاری

جانشین گنج کرم، شیخ المشائخ، بابا جی

پیر سیّد میر طیب علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ

ولادت: **14** جنوری **1971**ء

وصال: **14** جنوری **2022**ء

پیر سیّد محمد میرام بخاری

پیر سیّد شہریار بخاری

سجادہ نشین حضرت کرماں والا شریف (موجودہ)

پیر سیّد صمصام علی شاہ بخاری مدظلہٗ العالی

آپ حضرت کرماں والے رحمۃ اللہ علیہ کے پوتے اور بابا جی سیّد عثمان علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے بڑے بیٹے ہیں۔ سجادہ نشین اوّل، بابا جی سیّد محمد علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے بعد آپ خود سجادہ نشین بننے کی بجائے اپنے بھائی پیر سیّد میر طیب علی شاہ بخاریؒ (سجادہ نشین ثانی) کے حق میں اُنکی دینی مساعی و خدمات کے پیشِ نظر اپنی رضامندی سے دستبردار ہو گئے۔

شیخ المشائخ باباجی پیر سیّد میر طیب علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ

آپ حضرت کرماں والے رحمۃ اللہ علیہ کے پوتے اور باباجی سیّد عثمان علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے چھوٹے صاحبزادے ہیں۔ سجادہ نشین اوّل، باباجی سیّد محمد علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے بعد آپ کو سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے جملہ مشائخ بشمول سجادہ نشین آستانہ عالیہ مکان شریف، سجادہ نشین آستانہ عالیہ کوٹلہ شریف اور سجادہ نشین آستانہ عالیہ شرق پور شریف نے متفقہ طور پر سجادہ نشین دوم مقرر کرتے ہوئے دستار بندی کی۔ آپ نے روحانی سلسلہ عالیہ، دین اور عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ترویج و اشاعت کے لیے انتھک محنت فرمائی اور تقریباً ڈیڑھ سو سے زائد وابستگان کو خلافت واجازت سے نوازا۔

پیر سیّد شہریار بخاری مدظلہ العالی (موجودہ سجادہ نشین)

آپ شیخ المشائخ باباجی پیر سیّد میر طیب علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے چھوٹے صاحبزادے ہیں۔ سالانہ عرس اولیائے حضرت کرماں والے کے موقع پر آپ کو آستانہ عالیہ حضرت کرماں والا شریف کا سجادہ نشین (سوم) مقرر کیا گیا چنانچہ آپ اپنے اجداد اور والدِ گرامی حضور شیخ المشائخ باباجی پیر سیّد میر طیب علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے حقیقی وارث کے طور پر روحانی سلسلہ، دین اور محبتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی عظیم تحریک کو مزید آگے بڑھانے کے لیے شب و روز مصروفِ عمل ہیں۔

آستانہ عالیہ حضرت کرماں والا شریف کا سلسلۂ تبلیغ

ایک منظّم تبلیغی سلسلہ قائم کیا گیا ہے جس کے تحت جگہ جگہ مراکز محفل میلاد اور مراکز تبلیغ و تربیت قائم ہیں جہاں مبلغین اکٹھے ہو کر تربیت حاصل کرتے ہیں اور تبلیغ کے لیے روانہ ہوتے ہیں۔ **نوٹ**: تبلیغی سلسلہ صرف دینی مقاصد کے لیے ہے اور پیر سیّد شہریار بخاری، سجادہ نشین حضرت کرماں والا شریف کسی سیاسی جماعت سے وابستہ نہیں۔

آستانہ عالیہ حضرت کرماں والا شریف کے تعلیمی منصوبہ جات

آستانہ عالیہ حضرت کرماں والا شریف اوکاڑا میں عظیم الشان ''حضرت کرماں والا یونیورسٹی'' قائم کی گئی ہے جس میں مستحق طلباء و طالبات کے لیے مفت تعلیم و تربیت کا انتظام کیا گیا ہے۔ علاوہ ازیں مختلف اسکولز اور تعلیم قرآن کے مدارس بھی علم کی روشنی پھیلانے کے لیے مصروفِ عمل ہیں۔

آستانہ عالیہ حضرت کرماں والا شریف کا سلسلۂ تربیت

ہر سال رمضان المبارک میں ''روحانی و تربیتی'' اعتکاف کا اہتمام کیا جاتا ہے جس میں طعام و تربیت کا مکمل انتظام ہوتا ہے۔ سوشل میڈیا چینلز کے ذریعے بھی تبلیغ و تربیت کا باقاعدہ سلسلہ جاری ہے جبکہ حضرت کرماں والا شریف کی روحانی، دینی، تبلیغی و فلاحی سرگرمیوں کی ترجمانی کے لیے ماہانہ رسالہ ''مجلّہ حضرت کرماں والا'' باقاعدگی سے شائع کیا جاتا ہے۔

آستانہ عالیہ حضرت کرماں والا شریف کے فلاحی منصوبہ جات

مختلف شہروں میں فری ڈسپنسریز قائم ہیں۔ مستحق، یتیم بچوں اور بے سہارا، بیوہ خواتین کے لیے ماہانہ وظائف جاری کیے جاتے ہیں

آستانہ عالیہ حضرت کرماں والا شریف کا پیغام

اللہ رب العالمین محض اپنے فضل و رحم سے ہر ایک مرد و عورت مسلمان کا انجام بخیر فرماویں۔ ذکر الٰہی و شریعت کی پابندی بہر حال ضروری ہے۔ دنیا یوم چند۔ آخر کار با خداوند۔ نماز پنجگانہ کی پابندی کریں۔ شریعت کی پاسداری اور درود شریف کی کثرت کرتے رہیں۔ ہر ماہ اپنی تربیت اور دوسروں کو تبلیغ کرنے کے لیے ایک دن وقف کریں۔ ہر ماہ کم از کم ایک مرتبہ محفل میلاد منعقد کریں جس کے لیے اہتمام شرط نہیں بلکہ محبت و خلوص لازمی ہے خواہ پانی کا ایک گلاس ہی میسر آئے۔ والسلام الیٰ یوم القیام

نمائندگان سے ماہنامہ مجلّہ حضرت کرماں والا حاصل کرنے کے لیے رابطہ کرسکتے ہیں۔

نمائندہ خصوصی

علامہ مفتی غلام رسول طیّبی، 03017912836

ضلع قصور

حاجی محمد سلیم طیّبی، حاجی محمد نعیم طیّبی 03004579616/03004575616

حاجی شہزادہ محمد یونس طیّبی، بلیئر 46 چک 0300-0436175

محمد اسد علی طیّبی، مولا پور چونیاں 0300-6546847

صوفی محمد یونس طیّبی، الہ آباد چونیاں 0300-8045717

حاجی محمد اقبال طیّبی، چک 46 بلیئر پتوکی 0300-4113571

محمد خالد اقبال، چک ٦٦، دینا ناتھ، 0300-4502995

حاجی منیر احمد طیّبی، بلیئر چک 46، پتوکی 0301-4767704

ڈاکٹر غلام حیدر، الہ آباد روڈ، چونیاں، 0302-6544702

بہاولنگر

محمد افضال فیصل طیّبی، خادم آباد کالونی 0321-7007270

عبد الحفیظ غوری، ڈونگہ بونگہ 0306-4482397

حافظ محمد متین، منچن آباد 0301-7635322

حافظ شیر محمد طیّبی، ڈونگہ بونگہ 0306-6792786

حافظ اعجاز اکرم طیّبی، ڈاھرانوالا 0300-3590919

ماسٹر غلام مصطفیٰ، ہارون آباد، 0301-7685477

محمد کامل علی طیّبی، چک کامل پورہ، 0300-7580219

اعجاز احمد انجم ایڈووکیٹ، ڈسٹرکٹ کورٹ 0300-9582038

محمد مظہر طیّبی، پنڈ گمٹی، ڈونگہ بونگہ 0301-7274918

صوفی محمد اشرف جاوید طیّبی، کرماں والا فوٹوسٹیٹ 0300-7925707

محمد علی طیّبی 0304-2856441

میلسی، بورے والا، وہاڑی

محمد عبد الباسط طیّبی، وہاڑی 0304-7271384

محمد اسحاق طیّبی، بورے والا 0323-1228445

عبد الکریم زاہد (خادم مرکز محفل میلاد ساہوکا) 0302-7994116

محمد ساجد طیّبی، چک نمبر 259، ساجد ٹاؤن 0303-7844696

محمد عمران طیّبی (منشی بھٹے والا)، 0302-7990561

حاجی محمد بشیر طیّبی، شاہد آٹوز، چونگی نمبر 5، 0334-779632

شوکت علی نقشبندی منیاری والا، اڈا ماچھی وال 0304-1065690

محمد ذوالفقار طیّبی، گگو منڈی 0307-4585243

عبد الروف (88/WB) سابقہ تحصیل امیر 0307-1979188

اشتیاق حسین طیّبی (88/WB) 0304-3518104

گوجرہ ضلع ٹوبہ

محمد ذیشان افضل طیّبی، کوٹ عبدی خاں 0303-7076450

محمد عمیر احمد طیّبی، کچا گوجرہ 0333-7280299

ڈاکٹر مجاہد حسین طیّبی، پنسرہ روڈ گوجرہ 0306-6735363

سیالکوٹ

طیّبی اسلامک پبلک سکول، باجڑہ گڑھی، 0321-6187792

ساھیوال محمد احسان الحق طیّبی، ہڑپہ 0345-7434432

شیخوپورہ محمد صابر طیّبی نقشبندی 0305-4959415

ضلع بھاولپور

ملک سجاد حسین، انارکلی بازار حاصل پور 0305-2100054

حاجی غلام مصطفیٰ نقشبندی، منڈی یزمان 0346-8850659

چوہدری محمد سجاد طیّبی، خیر پور ٹامیوالی 0300-7850681

خانیوال

پیر میاں کاشف رشید طیّبی 0300-8400919

محمد جمیل طیّبی (میاں چنوں) 0300-4070256

لاھور

سمیع اللہ برکت طیّبی، کرماں والا بک شاپ 042-37249515

عارف والا، پاکپتن شریف

پیر سید عزیز اللہ شاہ صاحب چک 57 ای بی 0301-7258076

ماسٹر احمد حسین جوئیہ، چک 35 ای بی 0300-6948619

حافظ اللہ دتہ طیّبی، چک 36 ایس پی 0305-6460726

محمد طارق سرور طیّبی، چک 52 بلوچاں والا، 0300-6941366

آصف علی طیّبی، محمدی چوک، 0304-6555668

محمد امجد نمبردار، چک 50/SP 0321-6538050

جناب قاری محمد شریف 0302-4595732

راؤ محمد یونس طیّبی، چک شفیع 0304-8331497

اوکاڑہ، بصیر پور، دیپالپور

شیخ محمد لطف اللہ انجم نقشبندی، بصیر پور 0322-7022792

حاجی محمد عاشق طیّبی، تحصیل امیر دیپالپور 0300-7954818

حافظ محمد عثمان طیّبی 0303-5997733

حاجی محمد انور 0308-1453872

گوجرانوالا

رانا محمد عرفان طیّبی، کسیرہ بازار نزد بلال ہوزری 0303-3177294

سندھ محمد نعیم طیّبی، سانگھڑ روڈ، نواب شاہ، 0300-3357443

راولپنڈی

شبیر حسین طیّبی، ایئر پورٹ ہاؤسنگ سوسائٹی 0300-5566095

فیصل آباد

ملک اشفاق احمد 0322 6233239 // پیر عبد الغفار طیّبی 0301 3201484

محمد حسنین چٹھہ 0321-6656956

فہرست مضامین

01	اظہار تعزیت	ادارہ ماہنامہ ''مجلّہ حضرت کرماں والا''	17
02	نعت شریف	محمد رضا نقشبندی	18
03	بارانِ رحمت (دیدہ بینا)	پیر ثناء اللہ طیّبی مجددی نقشبندی	19
04	درسِ قرآن	حافظ محمد طلحہ رحمت طیّبی	23
05	درسِ حدیث	علامہ مفتی غلام رسول طیّبی	28
06	بابا جی رحمت علی طیّبی نقشبندیؒ	نوید احمد	31
07	مرشد کی یادیں	ثناء اللہ طیّبی مجددی نقشبندی	39
08	پیر شفقت علی طیّبی نقشبندیؒ کی خدمات	محمد شہباز طیّبی نقشبندی	47
09	ہر صحابی جنتی نعرہ لگانا کیسا ہے؟	محمد عثمان علی طیّبی	52
10	قادیانی مذہب	ملک انعام الحق اعوان	57
11	تبلیغی و تنظیمی سرگرمیاں	شعبہ نشر و اشاعت	60
12	آئندہ ماہ میں ---	مزمل حسین طیّبی	68
13	فیفا فٹ بال ورلڈ کپ کا افتتاح	آن لائن نیوز	74
14	فارسی دعا فرمودہ حضرت کرماں والےؒ	شعبہ نشر و اشاعت	75
15	شجرۂ طریقت سلسلہ نقشبندیہ	شعبہ نشر و اشاعت	79

نوٹ: ادارہ کا مضمون نگار حضرات سے کلی اتفاق ضروری نہیں!

مرکزی تنظیم آستانہ عالیہ حضرت کرماں والا شریف اوکاڑا

زیر سایہ

مخدوم المشائخ حضرت پیر سیّد صمصام علی شاہ بخاری مدظلہٗ العالی /// پیر سیّد محمد میرام بخاری مدظلہٗ العالی

زیر نگرانی

پیر سیّد شہریار شاہ بخاری مدظلہٗ العالی (سجادہ نشین آستانہ عالیہ حضرت کرماں والا شریف)

ضلعی تنظیم کمیٹی لاہور :: پیر ملک محمد اسلم طیبّی، پیر حاجی وارث علی طیبّی، محمد ظاہر سکھیرا طیبّی، فتح محمد طیبّی

نگران ٹاؤن ضلع لاہور ::

پیر وارث علی طیبّی	رائیونڈ روڈ	عطاء اللہ طیبّی	نشتر ٹاؤن	عدنان سکھیرا طیبّی	اقبال ٹاؤن
راجہ داؤد جاوید طیبّی	عزیز بھٹی ٹاؤن	ظاہر سکھیرا طیبّی	واہگہ ٹاؤن	ملک مدثر طیبّی	سمن آباد ٹاؤن
پیر ملک محمد اسلم طیبّی	شالیمار ٹاؤن	فتح محمد طیبّی	گلبرگ ٹاؤن	محمد اقبال بھٹی	راوی ٹاؤن
پیر غلام مرتضیٰ طیبّی	شالیمار ٹاؤن	سمیع اللہ برکت	داتا گنج بخش ٹاؤن		

ضلعی تنظیم کمیٹی بہاولنگر :: خلیفہ پیر محمد امین طیبّی

تحصیل امیران بہاولنگر ::

پیر محمد افضل باجوہ طیبّی	خادم آباد بہاولنگر	علی حسن طیبّی	ہارون آباد
محمد حنیف وٹو طیبّی	ڈونگہ بونگہ	شبیر احمد	منچن آباد
گلزار احمد طیبّی	چشتیاں شریف	محمد یوسف طیبّی	ڈھرانوالا
محمد رشید	فورٹ عباس	حاجی غلام رسول طیبّی	فورٹ عباس
شیخ محمد نصر اللہ	بہاول نگر		

ضلعی تنظیم کمیٹی پاکپتن : پیر محمد علی شاکر طیبّی، پیر جمیل احمد طیبّی، پیر حاجی عبدالودود طیبّی، ڈاکٹر شوکت سکھیرا

تحصیل امیران پاکپتن شریف ::

قاری گلزار احمد	عارف والا	محمد ارسلان	عارف والا
خلیفہ پیر ذوالفقار علی طیبّی	پاکپتن شریف		
میاں حسن علی طیبّی	نائب امیر پاکپتن شریف	معظم علی طیبّی	نائب امیر پاکپتن شریف

ضلعی تنظیم کمیٹی وہاڑی :: پیر فتح اللہ طیّبی، محمد طاہر غنی

تحصیل امیران وہاڑی ::

پیر محمد شکیل طیّبی	بورے والا	محمد لطیف طیّبی	بورے والا
محمد ریاض طیّبی	میلسی	محمد عمران	وھاڑی

تحصیل امیران اوکاڑا::

حاجی محمد عاشق طیّبی	دیپالپور	محمد نصر اللہ طیّبی	رینالہ خورد
محمد شوکت علی طیّبی	اوکاڑہ		

ضلعی تنظیم کمیٹی ساہیوال :: پیر ڈاکٹر رحمت اللہ طیّبی (چیچہ وطنی)، احسان الحق طیّبی (ساہیوال)

ضلعی تنظیم کمیٹی فیصل آباد :: ملک محمد اشفاق، محمد شکیل طیّبی، لیاقت علی جٹ

ضلعی تنظیم کمیٹی قصور :: پیر محمد حنیف طیّبی

تحصیل امیران قصور::

خلیفہ پیر بابا عیش محمد طیّبی	پتوکی	حاجی منیر احمد طیّبی	کوٹ رادھا کشن
حاجی محمد سلیم طیّبی	پتوکی	محمد امین طیّبی	قصور
پیر میاں امجد علی طیّبی	چونیاں		

ضلعی تنظیم کمیٹی سیالکوٹ :: پیر وجاہت حسین بھلی طیّبی

تحصیل امیران سیالکوٹ ::

حاجی ذوالفقار طیّبی	پسرور	محمد ارشد طیّبی	سیالکوٹ

ضلعی تنظیم کمیٹی خانیوال :: پیر میاں کاشف رشید طیّبی

تحصیل امیران خانیوال ::

طالب حسن	خانیوال	محمد قمر رضا طیّبی	میاں چنوں

سالانہ محفل ختم شریف

صرف برائے خواتین

مورخہ 9 دسمبر
(ماہ دسمبر کا دوسرا جمعہ)
صبح 11 بجے

سیّدہ اماں جیؒ (والدہ بابا جی سیّد محمد علی شاہ بخاریؒ و بابا جی سیّد عثمان علی شاہ بخاریؒ)
سیّدہ بے بے جیؒ (صاحبزادی حضرت صاحب کرماں والے سرکارؒ)
سیّدہ امی جانؒ (والدۂ ماجدہ حضور شیخ المشائخ بابا جی سیّد میر طیب علی شاہ بخاریؒ)

زیرِ سرپرستی
والدۂ ماجدہ پیر سیّد شہریار بخاری
سجادہ نشین حضرت کرماں والا شریف

بمقام
حضرت کرماں والا اندرون خانہ لنگر شریف
آستانہ عالیہ حضرت کرماں والا شریف اوکاڑا

برائے معلومات 0321-4471746

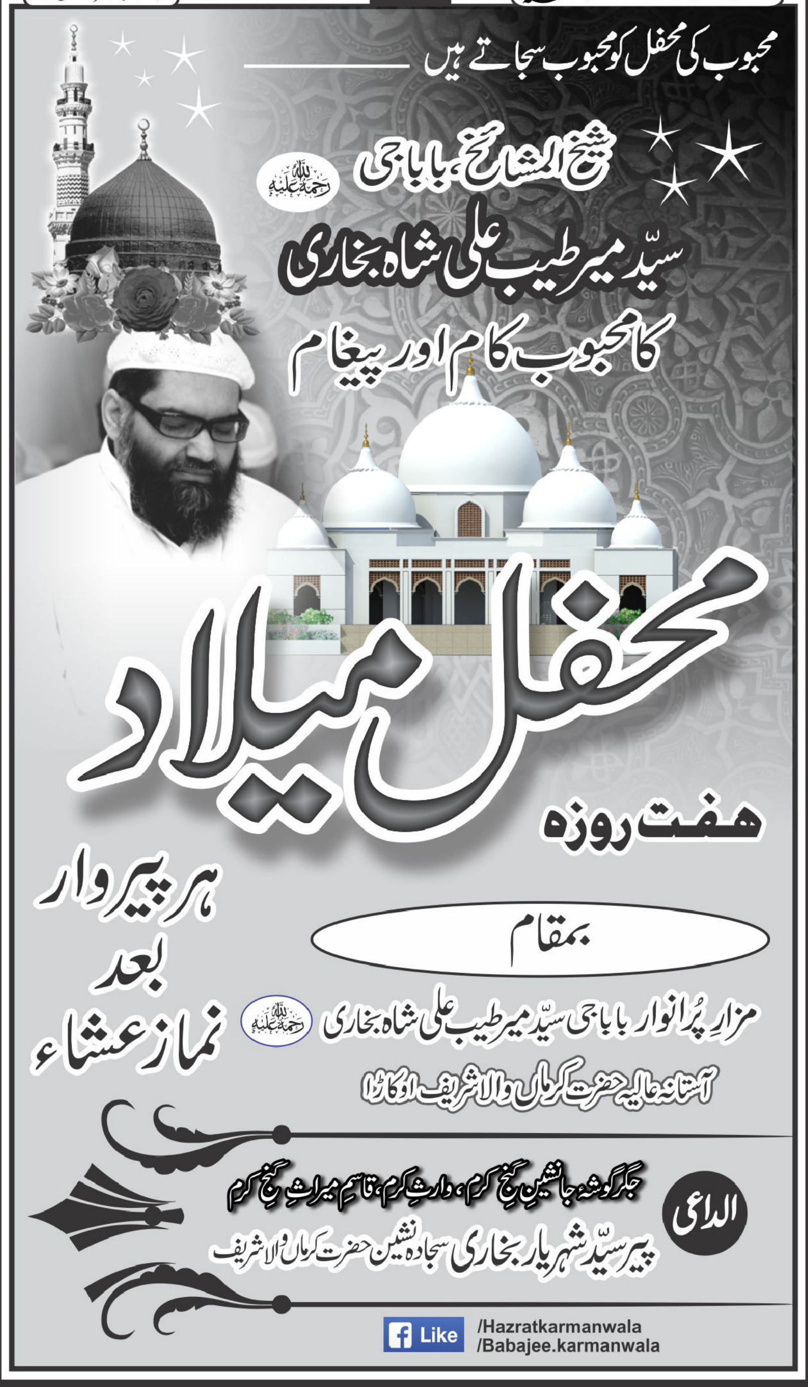
محبوب کی محفل کو محبوب سجاتے ہیں
شیخ المشائخ، باباجی رحمۃ اللہ علیہ
سیّد میر طیب علی شاہ بخاری
کا محبوب کام اور پیغام
محفل میلاد
ہفت روزہ
ہر پیر وار
بعد
نمازِ عشاء
بمقام
مزارِ پُرانوار باباجی سیّد میر طیب علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ
آستانہ عالیہ حضرت کرماں والا شریف اوکاڑا
الداعی
جگر گوشۂ جانشینِ گنجِ کرم، وارثِ کرم، قاسمِ میراثِ گنجِ کرم
پیر سیّد شہریار بخاری سجادہ نشین حضرت کرماں والا شریف
Like
/Hazratkarmanwala
/Babajee.karmanwala

''كُنتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ''

ترجمہ: یعنی تم ان سب امتوں سے بہترین امت ہو جو لوگوں میں ظاہر ہوئیں کیونکہ تم نیکی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے منع کرتے ہو

مرکز رشد و ہدایت

سر چشمہ فیوض و برکات، منبع انوار و تجلیات

آستانہ عالیہ حضرت کرماں والا شریف اوکاڑا سے 3 روزہ

تبلیغی وفود

ہر ماہ کے دوسرے جمعہ

بعد نماز جمعہ روانگی

سال بھر میں کم از کم ایک بار ضرور شمولیت کریں
باقی گیارہ ماہ اپنے علاقے میں تبلیغ کریں

الداعی

پیر سیّد شہریار بخاری

سجادہ نشین حضرت کرماں والا شریف

شعبہ تبلیغ و تربیت آستانہ عالیہ حضرت کرماں والا شریف اوکاڑا

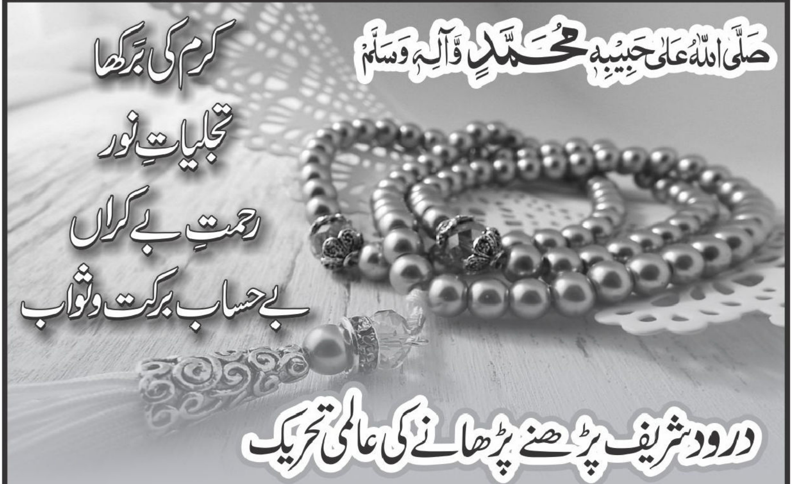

درود شریف پڑھنے پڑھانے کی عالمی تحریک

بارانِ رحمت

درود شریف کی رحمتوں سے فیضیاب ہونے کے لیے بارانِ رحمت واٹس ایپ گروپ میں اس لنک کے ذریعے شامل ہو جائیں۔

bit.ly/baranerahmat

baranerahmat92
baranerahmat92
baranerahmat92
baranerahmat92

Scan QR Code

www.baran-e-rahmat.com ویب سائٹ

آستانہ عالیہ حضرت کرماں والا شریف

کے خانقاہی نظام کی تاریخی روایت کے تسلسل میں

ضرورت مند، نادار

مساکین، یتیم اور مستحق افراد کیلئے

طیبیؒ لنگر خانہ

ہر سوموار لنگر کا انتظام

بوقت: عصر تا مغرب

زیر سرپرستی

بابا جی پیر سید

میر طیب علی شاہ بخاری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

زیر نگرانی

جگر گوشہ جانشین گنج کرم، وارث کرم، قاسم میراث گنج کرم

پیر سید شہریار بخاری

سجادہ نشین حضرت کرماں والا شریف

برائے ایصال ثواب: بابا جی پیر سید میر طیب علی شاہ بخاری کرماں والے

خادم لنگر خانہ: یونین کونسل عزیز بھٹی ٹاؤن: راجہ داؤد طیبی 0321-7888817

اطلاعِ عام

نام نہاد ''**طیّبی فلاحی تنظیم**'' ایک گمراہی تحریک ہے جو شیخ المشائخ حضرت باباجی پیر سیّد میر طیب علی شاہ بخاریؒ کے وصال کے بعد چند مفاد پرست افراد نے قائم کی ہے۔ جس کا آستانہ عالیہ حضرت کرماں والا شریف سے کوئی تعلق واسطہ نہیں۔ محض چند گمراہ شرپسند افراد کا ٹولہ ہے جو حضرت کرماں والا شریف کے متعلق منفی پراپیگنڈا کرتے ہوئے بدنامی کا باعث بن کر ذاتی مفادات کے لیے کھال قربانی، صدقہ، زکوٰۃ، ھدیہ، نذرانہ اور عطیات جمع کر رہے ہیں۔ اِن کا دربار شریف سے کوئی تعلق، واسطہ یا رابطہ نہیں ہے۔

لہٰذا عوام الناس کو مطلع کیا جاتا ہے کہ دربار عالیہ حضرت کرماں والا شریف اوکاڑہ سے براہ راست تعلق و رابطہ رکھیں۔

منجانب مرکزی تنظیم کمیٹی حضرت کرماں والا شریف اوکاڑہ

www.karmanwala.com 0442-513317

Hazrat
Karmanwala
Petroleum Service

حضرت کرمانوالہ پٹرولیم سروس

Prop.
Ch. Imran Mehmood

0321-9464455, 0333-9871111

6-KM Bahawalnagar Road Minchinabad

بہاولنگر روڈ منچن آباد

آستانہ عالیہ حضرت کرماں والا شریف کی زیرِ سرپرستی

تعلیمی، تعمیری، فلاحی منصوبہ جات کی تکمیل کے لیے

زکوٰۃ — **صدقات** — **فطرانہ**

عُشر — **فدیہ** — **کفارہ**

کیوں کہ آپ کی دی ہوئی امداد

- کسی کا اُجڑا ہوا گھر بسا سکتی ہے
- کسی غمگین کو خوشیاں دے سکتی ہے
- کسی فاقہ کش کی بھوک مٹا سکتی ہے
- کسی محتاج کے لیے سہارا بن سکتی ہے
- کسی کے قلب میں علم کا نور بسا سکتی ہے
- کسی پریشان حال کو آسودگی بخش سکتی ہے
- کسی بے سہارا کے لیے سائباں بن سکتی ہے
- کسی غریب کے آنگن میں خوشحالی اُتار سکتی ہے

اپنے عطیات، صدقات و زکوٰۃ اس پتہ پر بذریعہ چیک یا ڈرافٹ ارسال فرمائیں۔

آستانہ عالیہ حضرت کرماں والا شریف جی۔ٹی روڈ، اوکاڑا

+92 321 4471746

ھدیۂ تبریک

دربار عالیہ حضرت کرماں والا شریف (اوکاڑہ) میں بجلی کی ضروریات پوری کرنے اور لاگت کم کرنے کے لیے متبادل ذرائع بیحد ضروری ہو چکے تھے چنانچہ 20 کلوواٹ بجلی کا سولر پینل سسٹم کامیابی سے نصب کر دیا گیا ہے جسکی مالیت تقریباً 25 لاکھ روپے ہے۔ اِس سولر پینل سسٹم سے ہر ماہ لاکھوں روپے بلز کی بچت و خدمت کی سعادت حاصل کرنے پر جناب ''محمد سمیع اللہ نوری طیبّی'' (مدیر اعلیٰ ''مجلّہ حضرت کرماں والا'') کو ھدیۂ تبریک پیش کرتے ہوئے اُنکے لیے مزید خدمت وسعادت، کامیابی اور صحت وعافیت کی دعا کرتے ہیں۔

منجانب

پیر ڈاکٹر رحمت اللہ طیبّی (چیچہ وطنی)، پیر محمد علی شاکر طیبّی (پاکپتن شریف)
پیر شفقت علی طیبّی، محمد شہباز طیبّی (بورے والا)، محمد طاہر غنی (وہاڑی)، غلام مصطفےٰ طیبّی
رانا محمد لقمان طیبّی (خیر پور)، عبدالباسط طیبّی (لانگری)، چوہدری حق نواز طیبّی (ٹھیکیدار)
پیر محمد طاہر آصف طیبّی (اسلام آباد)، قیصر عباس بھٹی طیبّی، قاری محمد عثمان طیبّی (اوکاڑا)
محمد عدنان طیبّی (لاہور)، محمد کامل طیبّی، محمد احمد طیبّی، بابا فتح اللہ نواب (سیالکوٹ)
ندیم اقبال طیبّی، محمد مجید طیبّی، محمد عزیز طیبّی، حافظ محمد حمزہ طیبّی (لاہور)، محمد اکرم طیبّی
محمد طارق (52 بلوچاں)، غلام مصطفیٰ طیبّی، عباس، محمد اکرم، غلام زین العابدین
غلام مصطفیٰ کھرل، الطاف حسین، محمد رضوان طیبّی، محمد بلال جوئیہ، محمد احمد جوئیہ

اظہارِ تعزیت

قارئین سے التماس ہے کہ براہِ مہربانی فاتحہ خوانی / ایصالِ ثواب کر دیں

☆ علامہ مولانا محمد یٰسین قصوری نقشبندی کی اہلیہ محترمہ قضائے الٰہی سے وصال فرما گئی تھی۔

☆ ماسٹر محمد ساجد کی ساس صاحبہ، محمد وقاص ساجد طیّبی، محمد اویس ساجد طیّبی اور حافظ محمد متین ساجد طیّبی کی نانی جان مختصر علالت کے بعد اس دارِ فانی سے رحلت فرما گئی تھی۔

☆ جناب ڈاکٹر عبدالودود کے کزن انوار اللہ طیّبی (38SP والے) قضائے الٰہی سے وصال فرما گئے۔ مرحوم کی نماز جنازہ جناب پیر سیّد عزیز اللہ شاہ نے پڑھائی۔

☆ محمد آصف طیّبی (محسن وال میاں چنوں) کا نومولود بیٹا بقضائے الٰہی وفات پا گیا۔

☆ بیلی الہ دین (51SP پاکپتن شریف) کی ہمشیرہ قضائے الٰہی سے وصال فرما گئی۔

☆ محمد مختار طیّبی (ٹریفک وارڈن 31SP) کی ہمشیرہ فوت ہو گئی۔

☆ حافظ محمد اسلم طیّبی (رتی روڈ ملکہ ہانس) کے چچا جان قضائے الٰہی سے انتقال کر گئے۔

☆ حاجی ماسٹر غلام سرور (صدر جامع مسجد نور سلیم کوٹ) قضائے الٰہی سے وفات پا گئے۔

☆ چوہدری طارق گجر اور چوہدری رشید گجر (سلیم کوٹ) کی والدہ انتقال فرما گئی۔

☆ ڈاکٹر محمد عامر طیّبی (88WB وہاڑی) کی دادی جان رضائے الٰہی سے وصال فرما گئی۔

☆ حضرت صاحب کرماں والے رحمۃ اللہ علیہ کے خادم بابا چراغ مرحوم کا پوتا اور عزیز اللہ طیّبی کا بیٹا (عطاء اللہ) انتقال کر گیا تھا۔

☆ عبدالباسط طیّبی (چک 88/WB وہاڑی) کی ساس قضائے الٰہی سے وفات پا گئی۔

☆ قاری غلام عباس طیّبی (کرم پور وہاڑی) قضائے الٰہی سے وصال فرما گئے۔

☆ ملک صفدر علی (کونسلر) اسلام آباد کالونی نزد سمن آباد لاہور کی بڑی بیٹی انتقال کر گئی۔

نعتِ رسُولِ اقدس ﷺ

میرے وہم و گماں سے اونچے ہیں
آپ دونوں جہاں سے اونچے ہیں

رات معراج کی بتاتی ہے
آپ ہر آسماں سے اونچے ہیں

لامکاں آپ کا بسیرا ہے
آپ ہر اِک مکاں سے اونچے ہیں

خود **خدا**، ذاکرِ محمد ﷺ ہے
آپ ذکرِ زباں سے اونچے ہیں

ایک پلڑے میں ساری **دنیا** ہے
آپ ہر اک جواں سے اونچے ہیں

سرِ اسرار ذاتِ احمد ہے
آقا ہر راز داں سے اونچے ہیں

آپ عنوان داستانوں کا
اس لیے داستاں سے اونچے ہیں

انبیاء آپ کا پڑھیں کلمہ
وہ کہ چین و چناں سے اونچے ہیں

آب و گل میں جناب آدمؑ تھے
وہ زمین و زماں سے اونچے ہیں

محمد رضا نقشبندی
آستانہ عالیہ طٰہٰ شریف، گلبرگ، لاہور

دیدہ بینا

بارانِ رحمت

درودِ پاک کتنا پیارا دل رُبا ذِکرِ جاں فزا ہے! ــــ اخلاص و نیت کی بنیاد پر مختلف اعمال کے ثواب میں کمی بیشی ہو جاتی ہے ــــ درودِ پاک ایسا عمل ہے کہ اِس کے ثواب میں کوئی کمی نہیں ہوتی ــــ نیکی کی محض نیت ہی کرنے پر دایاں فرشتہ نیکی لکھنے میں مصروف ہو جاتا ہے ــــ برائی کرنے پر بایاں فرشتہ لکھنے میں مصروف ہو جاتا ہے ــــ درود شریف کی شان کمال ہے کہ اِسکی وجہ سے دونوں فرشتے مصروف ہو جاتے ہیں ــــ نیکی لکھنے والا فرشتہ ۱۰ نیکیاں لکھنے لگتا ہے مگر دوسرا فرشتہ ۱۰ گناہ مٹانے میں مصروف ہو جاتا ہے ــــ اللہ کریم جلشانہٗ معبود و مسجود اور بے نیاز اپنے بندوں کو عبادت اور نیکی کرنے کا حکم فرماتا ہے مگر خود مبرّا اور بالاتر ہے ــــ مگر یہ بھی درود شریف ہی ہے کہ پروردگار خود بھی اپنے حبیب ﷺ پر بھیجتا ہے ــــ بلکہ اِس عمل کے کرنے کا اظہار فرماتا ہے ــــ ملاحظہ کیجئے!

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَه، يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِىِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا○

بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے نبی مکرم ﷺ پر درود بھیجتے ہیں اس لیے اے ایمان والو! تم بھی آپ ﷺ پر درود اور خوب سلام بھیجا کرو۔ (الاحزاب، آیت 56)

آیتِ درج بالا میں دو نکات پر عمل کرنے کا حکم موجود ہے:

1۔ صلوا علیہ (آپ ﷺ پر صلوٰۃ یا درود بھیجو)

2۔ سلموا تسلیما (آپ ﷺ پر سلام اور خوب سلام بھیجو)

اِس بات کو سمجھنے کی ضرورت ہے کہ حکمِ قرآنی کی تکمیل کرنے کے لیے ایسے الفاظ کا انتخاب کرنا پڑے گا ـــــ جن میں ''صلوٰۃ'' بھی ہو اور ''سلام'' بھی شامل ہو ـــــ مثلاً درودِ پاک خضری ملاحظہ کریں ـــــ

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّم

صلوٰۃ بھیجے اللہ اپنے حبیب محمد ﷺ پر اور آپکی آل پر اور سلام

اِس درودِ پاک میں صلوٰۃ وسلام دونوں شامل ہیں ـــــ اب سوال یہ پیدا ہوا کہ درودِ ابراہیمی جو کہ ہر نماز میں پڑھا جاتا ہے ـــــ کیا اُس میں سلام موجود ہے؟ ـــــ تو اِس کی وضاحت کے لیے حدیث پاک ملاحظہ کریں ـــــ ''حضرت بشیر بن سعد رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا، اللہ کریم نے آپ ﷺ پر درود بھیجنے کا حکم دیا ہے ـــــ آپ ارشاد فرمائیے، ہم کیسے درود بھیجیں؟ ـــــ آپ ﷺ نے سکوت کے بعد فرمایا ـــــ اِس طرح پڑھو: ''**اللھم صلی علی محمد وعلی آل محمد کما صلیت علی ابراھیم وعلی آل ابراھیم انک حمید مجید ـــــ اللھم بارک علی محمد وعلی آل محمد کما بارکت علی ابراھیم و علی آل ابراھیم انک حمید مجید**'' ـــــ اور پھر ارشاد فرمایا کہ سلام بھیجنے کا طریقہ تمہیں معلوم ہے ـــــ'' ہر نماز کے آخر میں التحیات پڑھی جاتی ہے ـــــ اِس کے دو حصے ہیں، پہلا تشہد تک ہے اور دوسرا درودِ ابراہیمی سے دعا تک ـــــ یاد رکھیں کہ تشہد تک پڑھنا واجب ہے جبکہ اگلا حصہ یعنی درود اور دعا پڑھنا سنت ہے ـــــ فقہ کے مطابق جو کچھ حضور ﷺ نے واجب قرار دیا ہے وہ زیادہ اہم وضروری ہے ـــــ واجب کی ادائیگی بھول جائیں تو سجدہ سہو کرنا پڑے گا جبکہ جان بوجھ کر چھوڑنے پر عمل کی تکمیل ہی نہیں ہوگی ـــــ ذرا غور فرمائیں کہ درودِ ابراہیمی

دوسرے حصہ میں ہے جو کہ سنت ہے ـــــ جبکہ حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں سلام پیش کرنا پہلے حصے میں شامل کیا گیا ہے ـــــ یعنی **السلام علیک ایھاالنبی و رحمۃ اللہ و برکاتہ**' ـــــ پھر قرآن کریم میں بھی سلام کا حکم تاکید کے ساتھ آیا ہے ـــــ اور نماز میں بھی درود سے زیادہ اہمیت ''سلام'' کو حاصل ہے ـــــ اِسی لیے نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں درودوسلام کا مجموعہ پیش کرنا بیحد ضروری ہے ـــــ اِسی صورت میں قرآن کا حکم پورا ہو سکتا ہے ـــــ اب اگر کوئی آپ کو بتائے کہ صرف درودِ ابراہیمی پڑھو ـــــ اور کوئی درود مت پڑھو ـــــ یعنی درود پڑھنے کو کہتا ہے ـــــ **مگر** سلام پیش کرنے کے معاملے میں ہچکچائے ـــــ اِدھر اُدھر کی باتیں کرے ـــــ فوراً سمجھ جاؤ یہ **بدعقیدہ** و **بدنیت** خانہ خراب ہے ـــــ اگرچہ درود کی اپنی فضیلت ہے ـــــ جو پڑھنا چاہے، وہ پڑھے ـــــ **مگر** سلام کے بغیر تو حکمِ قرآن پورا ہی نہیں ہوتا ـــــ لہذا بہترین حل یہی ہے ـــــ درود بھی پڑھو ـــــ سلام بھی پیش کرو ـــــ محبت والے درود کے ساتھ ساتھ سلام بھی پیش کرتے ہیں ـــــ کہنے والے نے کتنی خوبصورت بات کہی ـــــ آقا ﷺ پر درود پڑھنے سے ثواب ملتا ہے ـــــ **مگر** سلام پیش کرنے سے ''جواب'' ملتا ہے ـــــ عشق ومحبت سے لبریز ایمان والے ـــــ ثواب شمار ہی نہیں کرتے ـــــ وہ تو عمر بھر جواب کا انتظار کرتے ہیں ـــــ درودِ پاک خضری کے فضائل میں یہ مجرب ہے کہ اِسکی کثرت کرنے پر سرکار ﷺ کی بارگاہ میں حاضری اور دیدارِ مصطفوی ﷺ حاصل ہوتا ہے ـــــ اِس حقیر پُرتقصیر نے مرشدِ کریم کی نگاہِ فیض کی برکت سے ـــــ فضائلِ درود شریف سے آگاہی اور درود شریف پڑھنے کی ترغیب وفروغ کے لیے ـــــ **ایک** چھوٹی سی کاوش کے طور پر ویب سائٹ baran-e-rahmat.com بنائی ہے ـــــ جس پر آپ درود شریف کے فضائل پڑھ سکتے ہیں ـــــ روزانہ جتنا ممکن ہو سکے درود شریف پڑھ کر ویب سائٹ پر موجود ایک سادہ فارم کے ذریعے جمع کرواسکتے ہیں ـــــ واٹس ایپ پر ''بارانِ رحمت'' کا گروپ تشکیل

دیا گیا ہے ـــــ جس میں آن لائن لنک bit.ly/baranerahmat کے ذریعے شمولیت اختیار کر سکتے ہیں ـــــ زیادہ رحمتوں سے فیضیاب ہونے کے لیے آپ ''بارانِ رحمت'' تحریک کے رُکن بن سکتے ہیں ـــــ ممبر بننے پر آپ کی خدمت میں شکریہ کے خط کے ساتھ لٹریچر/ کتاب اور تسبیح کا ھدیہ پیش کیا جائے گا ـــــ بطور ممبر آپکے لیے ضروری ہوگا کہ باقاعدگی سے درود شریف پڑھ کر ویب سائٹ پر جمع کروائیں ـــــ کم از کم 11 دیگر افراد کو درود شریف پڑھنے کے لیے راضی کریں ـــــ جنھیں واٹس ایپ گروپ میں شامل کروائیں ـــــ زیادہ سے زیادہ کوشش کریں ـــــ ان شاء اللہ آئندہ سالانہ عرس مبارک کے موقع پر جمع شدہ سارا ثواب ـــــ عجز و نیاز کے ساتھ ـــــ حضور شیخ المشائخ بابا جی سیّد میر طیب علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے وسیلہء جلیلہ سے تمام بزرگانِ سلسلہ اور آقائے کریم، سرکارِ مدینہ، حضور تاجدارِ ختمِ نبوت و مدینہ پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہِ بے کس پناہ میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کریں گے ـــــ آیئے! دل میں یہ تمنا لے کر زندگی کا ہر پل گذاریں کہ

سانسیں پڑھیں درود تو کریں دھڑکنیں سلام

حاصل مجھے وہ لذتِ عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہو

والسلام الیٰ یوم القیام

پیر ثناء اللہ طیّبی

مجددی نقشبندی

ایڈیٹر

ماہنامہ ''مجلّہ حضرت کرماں والا''

علامہ حافظ
محمد طلحہ رحمت طیبی
چیچہ وطنی

کَیۡفَ تَکۡفُرُوۡنَ بِاللّٰہِ وَ کُنۡتُمۡ اَمۡوَاتًا فَاَحۡیَاکُمۡ ثُمَّ یُمِیۡتُکُمۡ ثُمَّ یُحۡیِیۡکُمۡ ثُمَّ اِلَیۡہِ تُرۡجَعُوۡنَ ○

ترجمہ : کیسے انکار کرتے ہو تم خدا کا، حالانکہ تھے تم مردے، پس زندہ کیا تم کو، پھر موت دے گا تم کو، پھر زندہ کرے گا تم کو، پھر اس ہی کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔

(البقرۃ:۲۸)

تشریح:۔

اس آیت کا پہلی آیتوں سے کچھ اس طرح کا تعلق ہے کہ اس سے پہلے توحید و رسالت اور کتاب اللہ کی حقانیت کو دلائل کے ساتھ ثابت کیا گیا ہے۔ اب رب العالمین کی خاص نعمتوں کا ذکر فرما کر سب کو ایمان کی رغبت دلائی جا رہی ہے کیونکہ محسن کا احسان ماننا شرافت انسانی کا تقاضا ہے۔ اب تک توحید و رسالت اور قرآن کریم کی حقانیت کے قوی دلائل ارشاد ہوئے تھے اور چونکہ قیامت پر ایمان لانا بھی مسلمان بننے کے لئے ضروری ہے۔ اس لئے نہایت نفیس طریقے سے اب قیامت کو عقلی دلائل سے بیان کیا جا رہا ہے۔ مگر سبحان اللہ، طریقہ بیان ایسا نرالا اور دل کش ہے کہ اسکو سن کر ہر طبقے کا انسان ماننے پر مجبور ہوگا اور اس کے ضمن میں خالق کائنات کی ہستی کا ثبوت بھی اچھی طرح فرما دیا۔

کَیْفَ۔۔ یہ تعجب دلانے کا سوال ہے۔ یعنی ان دلائل کے ہوتے ہوئے، اے مشرکو! تمہارا کفر کرنا بہت ہی عجیب بات ہے کیونکہ جب کم درجے کے محسن کی ناشکری سخت عیب سمجھی جاتی ہے اور ماں باپ کی نافرمانی ہر دین میں بُری سمجھی جاتی ہے تو وہ رب العالمین جس کا احسان ان تمام احسانوں سے اعلیٰ ہے تو اس کی نافرمانی یقیناً خلاف عقل ہے۔

تَکْفُرُوْنَ۔۔ یہ کفر سے بنا ہے جس کے معنی ہیں چھپانا اور انکار کرنا، مگر اس جگہ اس سے مراد انکار ہے۔

بِاللّٰہِ۔۔ اس سے مراد کفار کی اقسام کی طرف اشارہ ہو رہا ہے بعض کفار دہریئے تھے یعنی اللہ تعالیٰ کے منکر، بعض خدا کی صفات کے منکر اور بعض قیامت کے منکر، ان تمام قسم کے لوگوں سے یہ خطاب ہے کیونکہ ان میں سے کسی ایک بھی چیز کا انکار حقیقت میں اللہ تعالیٰ کا انکار ہے۔ مثال کے طور پر اگر کوئی شخص حکومت کے مقرر کیئے ہوئے کسی حاکم کی بغاوت کرے گویا اس نے حکومت کے ساتھ بغاوت کی اور اسی طرح اس کے ایک فرمان کا انکار بھی پوری حکومت کا انکار ہے۔

وَ كُنتُمْ اَمْوَاتًا ۔اس سے مراد یہ ہے کہ اے لوگو! تم پہلے بے جان تھے پھر اس مالک نے تم کو جان بخشی، قابلِ غور بات یہ ہے کہ اگر موت کے معنی زندہ ہو کر فنا ہونے کے ہیں تو اس حالت کو موت کہنا مجازاً ہے اور اگر اس سے مراد بے جان ہونا ہے تو یہ حقیقت ہے۔ اردو اور عربی زبانوں میں بے جان جسم کو مردہ بول دیتے ہیں اور خشک زمین کو کہہ دیتے ہیں کہ یہ زمین مردہ ہوگئی۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

يُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا (روم،۵۰)

ترجمہ:۔زمین کو جِلاتا ہے اس کو مرنے کے بعد (کنزالایمان)

دوسری جگہ ارشاد فرمایا: **بَلْدَةً مَّيْتًا** (زخرف،۱۱)

ترجمہ:۔ایک مردہ شہر زندہ فرمایا (کنزالایمان)

اس آیت مبارکہ کا یہ مطلب ہوا کہ تم پہلے بے جان جسموں سے گھومتے ہوئے آئے ہو، وہ اسطرح کہ اول تم مٹی تھے پھر دانہ بنے، پھر آٹا، پھر خون، پھر نطفہ، پھر گوشت کا لوتھڑا، اتنے بے جان جسموں میں چکر لگا کر اس موجودہ شکل میں نمودار ہوئے۔ کسی شاعر نے اسی بابت کیا خوب کہا ؎

ہفت صد ہفتاد قالب دیدہ ام
ہم چو سبزہ بارہا روئیدہ ام

اس شعر سے مراد یہ ہے کہ اب تک تم کو ہر اگلا جسم پہلے سے اعلیٰ ملا، دانہ مٹی سے اعلیٰ، آٹا سے دانہ بہتر وغیرہ اب تم کو جسم عمل کے مطابق ملے گا تو ایسے پاکیزہ عمل کرو کہ آئندہ تم اچھی شکل وصورت پاؤ۔ جنتی لوگ خوبصورت انسانی شکل میں ہوں گے اور دوزخی لوگ کتے، گدھے کی صورت میں۔

فَاَحْيَاكُمْ ۔۔اس میں جو لفظ احیا استعمال ہوا ہے یہ حیات سے بنا ہے جس کے معنی ہیں، زندگی اور اس زندگی سے مراد وہ زندگی ہے جو ماں کے پیٹ میں بچے کو مل جاتی ہے۔ **چونکہ**

یہ زندگی پہلی موت سے ملی ہوئی ہے، اس لئے یہاں ''ف'' ارشاد فرمایا گیا۔

ثُمَّ يُمِيتُكُمْ ۔۔اس سے موت سے مراد وہ موت ہے جو عمر ختم ہونے پر آئے گی۔ چونکہ یہ موت دنیاوی مصیبتوں سے نجات دیتی ہے اور دوسری ابدی زندگی کا وسیلہ ہے اور حق تعالیٰ کی ساری اُخروی نعمتوں کے حاصل کرنے کا ذریعہ ہے اس لئے اس کو نعمتوں میں شمار فرمایا، نیز جاندار کو بے جان کرنا حق تعالیٰ کی قدرت کی بہت بڑی دلیل ہے۔ اس لئے ان دلائل میں موت کو بھی شمار فرمایا۔ چونکہ زندگی کے ملنے اور موت کے آنے میں بڑا فاصلہ ہوتا ہے اس لئے یہاں لفظ **ثُمَّ** استعمال ہوا ہے۔

ثُمَّ يُحْيِيكُمْ ۔۔اس سے مراد، اُس دوسری زندگی کا ذکر ہے جو موت کے بعد ملنے والی ہے اور اِس بات کے کفار منکر ہیں اور انکار کرتے ہیں، پہلی تین حالتوں پر (یعنی پہلے بے جان، پھر زندہ ہونا، پھر مر جانا) تمام لوگ متفق تھے لیکن اس زندگی کے منکر، اس لئے پہلے ان باتوں کو بیان کر کے اب اس بات کا ذکر ہوا تا کہ معلوم ہو کہ جو ذات اولاً زندہ کرنے اور موت دینے پر قادر ہے، وہ دوبارہ زندگی دینے پر بھی قادر ہے۔

حضرت جسٹس پیر محمد کرم شاہ صاحب الازہری اپنی تحریر کردہ تفسیر ضیا القرآن میں ارشاد فرماتے ہیں کہ یہاں دو موتوں اور دو زندگیوں کا ذکر ہے، اگر قبر کی زندگی مانی جائے تو تین زندگیاں اور تین موتیں لازم آئیں گی اور یہ آیت کے خلاف ہے تو فرمایا **ثُمَّ يُحْيِيكُمْ** سے مراد قبر کی زندگی ہے۔ حضرت علامہ راغب اصفہانی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں کہ موت وحیات کے کئی معانی ہیں:

1۔ نباتات میں جو نشو ونماء کی قوت ہے، اس کو حیات کہتے ہیں۔

2۔ حیوانات میں جو احساس اور حرکت بالارادہ کی قوت ہے اس کو حیات کہتے ہیں۔

3۔ عمل اور عقل کی قوت کو حیات کہتے ہیں۔

5۔ جس حیات کے ساتھ اللہ تعالیٰ متصف ہے اور اللہ تعالیٰ کے حی ہونے کا معنی یہ

ہے کہ اس کے لئے یہ موت ممکن نہیں ہے اور وہ عالم اور قادر ہے۔ حیات کے معنی کے مقابلہ میں موت کا معنی ہے، زمین کا بے آب و گیاہ ہونا اور بنجر ہونا زمین کی موت ہے، حس اور حرکت ارادیہ کی قوت کا ختم ہو جانا، جانداروں اور حیوانوں کی موت ہے، عمل اور عقل کی قوت کا ختم ہو جانا انسانوں کی موت ہے۔ (المفرادات ۹۳۱، ۸۳۱۔ مطبوعہ المکتبۃ المرتضویہ ایران ۲۴۳۱ھ، تبیان القرآن جلد اول)

ثُمَّ اِلَیۡهِ تُرۡجَعُوۡنَ ۔۔ یہ انسان کی پانچویں حالت ہے اور اس میں بتایا جا رہا ہے کہ اے لوگو! تم ایک حالت گزار کر اب دوسری حالت میں آئے ہو، تمہارے سامنے تین میدان اور ہیں جن کو طے کرنا ہے۔ ایک موت پھر قبر کی زندگی، پھر حشر میں رب کی طرف لوٹنا، اس کے بعد تم کو قرار ہو گا لہذا تم کو چاہیے کہ تم ان منزلوں میں نہ پھنس جاؤ بلکہ اپنے اصلی مقصود کا خیال رکھو اور وہاں کا انتظام رکھو۔ (تفسیر نعیمی، جلد اول)

اللہ تعالیٰ نے ہمیں زندگی عطا کی اور زندگی گزارنے کے لوازمات اور بے شمار نعمتوں سے نوازا تو اس کی عطاؤں سے فائدہ اٹھا کر اس کی یاد سے غافل ہونا اور ناشکری اور غفلت کی زندگی گزارنا کسی طرح ہمارے شایانِ شان نہیں ہے۔ (تفسیر صراط الجنان)

چنانچہ درج بالا تشریحات اور آیت مذکورہ کی تفسیر سے ہمیں جو کچھ معلوم ہوا، اُس کا خلاصہ یہ ہے کہ

1۔ عالم کی ہر چیز بلکہ خود ہم اپنے خالق کی ذات و صفات کی کھلی ہوئی دلیل ہیں اسی لئے فرمایا گیا ہے کہ جو اپنے آپ کو پہچان لے، وہ اپنے رب کو پہچان لے گا۔

2۔ دنیا عمل کی جگہ ہے نہ کہ سزا اور جزاء کا مقام، اسی لئے اس کو قرار نہیں ہے۔ (تفسیر نعیمی)

اللہ تعالیٰ جل شانہٗ ہمیں قرآن کریم پڑھنے، سیکھنے اور اُس پر عمل کرنے کی توفیق عطاء فرمائے۔

علامہ مفتی، غلام رسول طیّبی نقشبندی مجددی
امام وخطیب مرکزی جامع مسجد بہارِ مدینہ چک نمبر 72/4.R ھارون آباد

درسِ حدیث

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین خصلتیں جس شخص میں پائی جائیں گی وہی ایمان کی مٹھاس حاصل کرے گا (وہ تین خصلتیں یہ ہیں) (۱) اللہ تعالیٰ اور اسکا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسے باقی تمام چیزوں سے زیادہ محبوب ہوں۔ (۲) جس شخص سے بھی اسے محبت ہو وہ محض اللہ تعالیٰ کی وجہ سے ہو۔ (۳) کفر سے نجات پانے کے بعد دوبارہ (حالت) کفر میں لوٹنے کو وہ اس طرح ناپسند کرتا ہو جیسے آگ میں پھینکے جانے کو ناپسند کرتا ہے۔ (صحیح بخاری، کتاب الایمان، باب حلاوۃ الایمان)

تشریح:۔

اِس حدیث شریف میں دوسرے نمبر پر ذکر ہوا، ”جو اللہ تعالیٰ کی محبت کے سبب سے ایک دوسرے کے ساتھ ملتے ہیں“، امام مالک رضی اللہ عنہ نے کہا، اللہ تعالیٰ سے محبت کے سبب سے ملنا اور اللہ تعالیٰ کے مخالفین سے بغض رکھنا، یہ فرائض میں سے ہے۔ حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ اور حضرت البراء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یہ ایمان کی

گرہوں میں سب سے مضبوط گرہ ہے ۔حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، جو دو اشخاص اللہ کی محبت کی وجہ سے ایک دوسرے سے محبت رکھتے ہیں، ان میں سے زیادہ افضل وہ ہوگا جو اپنے صاحب سے زیادہ شدید محبت رکھتا ہوگا۔

حضرت سیدنا کعب الاحبار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، جس نے نماز قائم کی، زکوٰۃ ادا کی اور حاکم کی بات سن کر اطاعت کی، وہ نصف ایمان تک پہنچ گیا اور جس نے اللہ تعالیٰ کے لئے محبت کی، اللہ تعالیٰ کے لئے بغض رکھا، اللہ تعالیٰ کے لیے دیا اور اللہ تعالیٰ کے لئے منع کیا اس نے اپنا ایمان مکمل لیا۔(اللہ والوں کی باتیں، جلد 6، صفحہ 45، مکتبۃ المدینہ)

حضرت ابو رزین رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہے کہ مجھ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے ابو رزین! جب تم تنہا بیٹھو تو اپنی زبان کو اللہ تعالیٰ کے ذکر کے ساتھ حرکت دو اور اللہ تعالیٰ کی وجہ سے دوست رکھو اور اللہ تعالیٰ کی وجہ سے بغض رکھو۔ کیونکہ مسلمان جب اپنے بھائی کی اللہ تعالیٰ کی محبت کی وجہ سے زیارت کرتا ہے تو ستر ہزار فرشتے اس کے لیے دعا کرتے ہیں، اے اللہ! یہ تیری وجہ سے لوگوں سے ملتا جلتا ہے تو اس سے ملاپ رکھ۔ اور اللہ تعالیٰ کی وجہ سے محبت رکھنے والوں کی فضیلت یہ ہے کہ ان میں سے ہر ایک جب اپنے بھائی کے لیے اس کی پشت کی پیچھے دعا کرتا ہے تو فرشتہ اس کی دعا پر آمین کہتا ہے۔

یہ حدیث شریف حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے(نعم الباری فی شرح صحیح البخاری، جلد 15 صفحہ 192۔ضیاء القرآن پبلی کیشنز کراچی)

اولیاء اللہ، بزرگانِ دین اور اللہ والوں کی مجلس میں بیٹھنا، اللہ والوں سے دوستی رکھنا اور اللہ والوں کی زیارت کے لیے سفر کرنا بہت بڑا اجر و ثواب کا کام ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ہر محبّ زندہ ہے

حضرت ابو یعقوب سوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک مرید میرے پاس مکہ مکرمہ شریف میں آیا اور کہنے لگا، اے استاذ! میں کل ظہر کے وقت انتقال کر جاؤں گا یہ ایک دینار لے

لیں، اس کے نصف سے میرے لیے قبر کھدوانا اور دوسرے نصف سے مجھے کفن پہنا دینا۔

پھر جب دوسرا دن ہوا تو وہ آیا اور اس نے بیت اللہ شریف کا طواف کیا پھر وہاں سے دور ہوا اور انتقال کر گیا، میں نے حکم دیا، اس کو غسل دیا گیا، کفن پہنایا گیا اور جنازہ پڑھایا گیا، پھر قبر میں رکھ دیا گیا۔ اس نوجوان نے آنکھیں کھولیں، میں نے اس نوجوان سے کہا کہ یہ کیا ہے؟ موت کے بعد زندگی؟ اس نوجوان نے کہا، میں زندہ ہوں اور اللہ کا ہر محبّ زندہ ہے۔

(رسالہ قشیریہ۔ صفحہ 634۔ مکتبہ اعلیٰ حضرت دربار مارکیٹ لاہور)

معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ سے محبت رکھنے والا، اللہ تعالیٰ کا محبوب ہوتا ہے۔

جو اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہیں، وہ کسی کے آگے جھکتے نہیں، صرف اللہ کے آگے جھکتے ہیں اور اللہ کو سجدہ کرتے ہیں۔

تو میرے سجدوں کی لاج رکھ لے شعورِ سجدہ نہیں ہے مجھ کو
یہ سر ترے آستاں سے پہلے کسی کے آگے جھکا نہیں ہے

حضرت عمرو بن الحمق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: بندہ اس وقت تک ایمان کی حقیقت کو نہیں پہنچ سکتا، جب تک اس کی خوشی اور اس کا غصہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے نہ ہو۔ جب وہ یہ عمل کرتا ہے تو ایمان کی حقیقت کو پالیتا ہے اور بے شک میرے دوست اور میرے ولی وہ لوگ ہیں جو میری یاد میں میرا ذکر کرتے ہیں اور میں ان کی یاد میں ان کا ذکر کرتا ہوں۔ (معجم الاوسط، مترجم، جلد اول، صفحہ 462، شبیر برادرز لاہور)

اِس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی یاد میں رہنے والا، اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والا، ہر بندہ اللہ تعالیٰ کا دوست ہوا کرتا ہے۔

جو بندہ اللہ تعالیٰ کے دوست سے دشمنی کرتا ہے وہ بندہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی حاصل کر لیتا ہے، واللہ اعلم ورسولہ۔

نوید احمد

نورانی صورت، پیکرِ وفا، مینارۂ صدق وصفاء

پیر بابا رحمت علی طبّی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ

پیرِ طریقت رہبرِ شریعت رحمت علی طبّی رحمۃ اللہ علیہ مؤرخہ 21 مئی 1921ء کو آبائی گاؤں موضع رائے کلاں تحصیل وضلع قصور میں پیدا ہوئے۔ اُن کی تربیت اُن کے پدرِ بزرگوار ولیِ کامل بابا سوہنے شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے کی۔ اُن کے جدِ امجد بابا عبداللہ شاہ المعروف بہ بابا دُلّے شاہ رحمۃ اللہ علیہ سلسلۂ نوشاہی قادری میں اللہ کے نہایت مقرب بندے ہو گذرے ہیں۔ پیر رحمت علی طبّی نے ناظرہ قرآن کی تعلیم مولوی الٰہ دِین سے حاصل کی اور 1938ء میں گورنمنٹ اسلامیہ ہائی سکول قصور سے میٹرک پاس کیا۔ کچھ عرصہ بعد آپ ملازمت کے لیے لاہور آ گئے۔ اور ریلوے ورکشاپ میں کلرک کے عہدہ پر فائز ہوئے۔ لاہور میں منتقل ہونے کے بعد اُنھوں نے نہ صرف ترجمۂ قرآن، تفسیرِ قرآن، حدیث اور فقہ کی تعلیم ابوالبرکات سیّد احمد شاہ رحمۃ اللہ علیہ مفتیِ اعظم پاکستان سے حاصل کی، بلکہ اُنھی کی اقتدا میں 37 سال نمازِ جمعہ ادا کی۔ وہ پاکستان نیشنل گارڈز میں حوالدار کے عہدے پر بھی فائز رہے۔ اُنھوں نے دورانِ ملازمت دوست محبوب عالم کے مشورہ سے دوبارہ تعلیم کا آغاز کیا۔ دونوں نے مل کر پڑھائی شروع کر دی۔ اُنھوں نے پنجابی فاضل، ایف۔ اے اور بی۔ اے کا امتحان پنجاب یونی وَرسٹی سے پاس کیا۔ اپنے جدِ امجد کے باوصف وہ خود نقشبندی ہیں۔

وہ دِینی خدمات میں بھی فی سبیل اللہ بڑھ چڑھ کر حصّہ لیتے رہے۔ مختلف مساجد میں

درس وتدریس کا کام سرانجام دیا۔نمازیں بھی پڑھاتے رہے۔آپ امام،خطیب بھی رہے اور نمازِ جمعہ بھی پڑھاتے رہے۔اہلِ علاقہ اُن کا وعظ بڑے غور سے سنتے ،اور اکثر اہلِ ایمان پر وجد کی کیفیت طاری ہو جاتی۔تادمِ آخر پیر رحمت علی طیّبی جامعہ کریمیہ رحمتیہ رضویہ کے سر پرستِ اعلیٰ رہے۔اور دعوت وتبلیغ کا کام سرانجام دیتے رہے۔وہ ماہانہ محفلِ میلادُ النبی کا اہتمام کرتے ،جس میں نیازمندوں کی بڑی تعداد شرکت کرتی۔

پیر رحمت علی طیّبی نے اپنے جدِّ امجد کی ابیات پر مشتمل کتاب ''ہیر وابیاتِ بابا دُلّے شاہ'' تالیف کی۔اُنھوں نے ''اسماءُالقرآن'' کے علاوہ طریقت وشریعت پر مبسوط کتاب ''شجرِ جمیل'' بھی تحریر کی جس کی طباعت کا مقصدِ اوّلین یہی تھا کہ پاکستان اور بیرونِ ملک دِین دار اپنی قلبی و ذِہنی پریشانیوں سے دائمی وابدی نجات پانے کے لیے اِس کا مطالعہ بالخصوص کریں تاکہ اُن کی زندگی امن،سکون اور خوش حالی کے زیور سے آراستہ ہو۔

پیر بابا رحمت علی طیّبی نے 1956ء میں حضرت کرماں والے سرکار حضرت پیر سید اسمٰعیل شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ المعروف بہ کرماں والے سرکار کے دستِ حق پر بیعت اختیار کی۔بابا جی سیّد میر طیب علی شاہ بخاری مدظلہ العالی (سجادہ نشین آستانہ عالیہ حضرت کرماں والا شریف) نے مولوی رحمت علی کو سلسلۂ نقشبندیہ مجددیہ کی خلافت واجازت سے نوازتے وقت فرمایا:

> ''مولوی رحمت علی نے سلسلۂ نوشاہی قادری دے جانشین ہوون دے باوجود حضرت صاحب کرماں والے سیّد شاہ محمد اسمٰعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ دی غلامی اختیار کیتی،ایہہ پہلاں وی پیرسن تے ہُن وی پیر نیں''۔

پیر رحمت علی طیّبی حضرت سیّد محمد اسمٰعیل شاہ بخاری المعروف بہ حضرت صاحب کرماں والے سے اپنی عقیدت و بیعت کے متعلق بیان کرتے ہیں کہ مَیں 1950ء سے مسجد نور مغل پورہ لاہور آیا جایا کرتا تھا۔حضرت کرماں والے سیّد شاہ محمد اسمٰعیل رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ مولوی قربان علی خان رحمۃ اللہ علیہ امام مسجد بھی تھے اور خطیب بھی۔آپ مولوی چراغ دِین رحمۃ اللہ علیہ مرحوم کے بعد

مقرر ہوئے تھے۔ آپ خوش خلق، شیریں زُبان تھے۔ آپ کے سحر انگیز خطاب کی **برکت** سے مسلمان حضرت کرماں والی سرکار کے **معتقد** اور **گرویدہ** ہو گئے۔ حضرت صاحب کی **نظرِ** کرم سے بیماروں کو شفا ہوتی اور روحانی تسکین نصیب ہوتی۔ آپ فرمایا کرتے کہ مجدّ دِ الف ثانی شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ کی **نظرِ** خاص یہاں آنے والوں کو نوازتی ہے۔ **ایک** دِن مَیں لیبر وارڈن لوکوشاپس کے دفتر میں سرکاری کام کے لیے **گیا**، کیوں کہ مَیں **ریلوے** لوکوشاپ مغل پورہ میں بطور کلرک **ملازم** تھا۔ وہاں مولوی فضل الرحمٰن سے **ملاقات** ہوئی، جو صوفی حضرت قلندر علی سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کے **فیض یافتہ** تھے۔ اُنھوں نے اپنے مرشد کی لکھی ہوئی تین کتابیں پیش کیں۔ جمالِ الٰہی، جمالِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، الفقر فخری جو اُن کے عِلم اور عمل کی عکاسی کرتی ہیں اور آپ کے اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عشق کا اظہار کرتی ہیں۔ اُنھوں نے مجھ سے پوچھا کہ کِسی **بزرگ** اللہ والے سے تعلّق جوڑ لیا ہے؟ **اگر** نہیں تو مَیں آپ کو حضرت پیر قلندر علی کے **پاس** لے جاؤں۔ تو مَیں نے بتایا کہ مَیں نے حضرت کرماں والے سید شاہ محمد اسمٰعیل سے تعلّق قائم کرنے کی نیّت کر لی ہے۔ تو پھر اُنھوں نے **تاکید** کی کہ وقت ضائع کیے بغیر یہ کام کرو۔ مَیں مسجدِ نور میں مولوی قربان علی رحمۃ اللہ علیہ کی **خدمت** میں حاضر ہوا۔ صبح کا وقت تھا۔ آپ نے **ایک** پنّی اور چائے کی پیالی **عنایت** کی۔ اور فرمایا کہ قبلہ حضرت صاحب آج موہنی روڈ سیٹھ محمد شفیع کے ہاں مہمان ہیں، وہاں پہنچ جاؤ۔ اِن شاء اللہ قبول **فرمائیں** گے۔ مَیں دس بجے کے قریب سیٹھ صاحب کے گھر **پہنچ گیا**۔ **باہر** انتظار کرنے لگا کہ کوئی **سبب** بنے تو حاضری کی اجازت حاصل کروں۔ اِتنے میں **ایک** محلّہ دار گذرے۔ **پوچھا** کِس سے **ملنا** ہے۔ مَیں نے سیٹھ محمد شفیع کا نام لِیا۔ کہنے لگے دروازہ کھٹکھٹاؤ اور **اندر** چلے جاؤ۔ مَیں کھڑا رہا کیوں کہ مَیں نے قرآن پاک میں حضرت سیّدِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے **ملاقات** کرنے والوں کو دی جانے والی ہدایت **پڑھی** تھی کہ ''جو لوگ آوازیں لگاتے ہیں اور اِنتظار نہیں کرتے کہ آپ خود تشریف **لائیں**۔ اُن میں سے اکثر بے عقل ہیں''۔ اِتنے میں وہی محلّے دار بازار سے ہو کر واپس آ گئے اور مجھے وہیں کھڑا

دیکھا۔ اُنھوں نے خود دروازہ کھٹکھٹایا۔ اندر سے کوئی صاحب تشریف لائے تو اُس نے کہا کہ تمہارا مہمان آیا ہے۔ مجھے اندر داخل ہونے کی اِجازت مِل گئی۔ سیٹھ محمد شفیع نے مجھے بیٹھنے کے لیے کہا اور فرمایا کہ جب حضرت صاحب اجازت دیں گے تو حاضر ہو جانا۔ ظہر کا وقت ہو گیا۔ سیٹھ صاحب نے کہا کہ گھر جانا ہے تو چلے جاؤ۔ مَیں نے کہا کہ مَیں واپس جانے کے لیے نہیں آیا۔ تو سیٹھ صاحب نے کہا کہ دربار داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ چلے جاؤ۔ اُن کی خدمت میں عرض گزارو کہ کام بن جائے، اور نماز پڑھ لو پھر آ جانا۔

مَیں داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی مسجد میں حاضر ہوا۔ نماز ادا کی اور دُعا کی۔ پھر دوستوں کے ہمراہ جو حضرت صاحب کی خدمت میں حاضر ہونا چاہتے تھے، سیٹھ صاحب کے مکان پر حاضر ہو گیا۔ بعد نمازِ عصر اجازت ملی۔ جب کمرے میں داخل ہوئے، جہاں حضرت صاحب تشریف فرما تھے تو ارشاد ہوا کہ واپس چلے جاؤ اور ایک ایک حاضر ہو۔ سب دوسرے کمرے میں چلے آئے اور حسبِ حُکم ایک ایک کر کے حاضر ہونے لگے۔ مَیں آخر میں پیش ہوا۔ میرے دِل پر حضرت صاحب کا جلال طاری تھا۔ ڈرتا ہوا داخل ہوا۔ جوں ہی مَیں نے حضرت صاحب کے کمرے میں قدم رکھا، آپ نے میری طرف دیکھا اور مسکرائے تو میرے دِل کو تشفی ہوئی۔ سلام عرض کِیا اور بیٹھ گیا۔ آپ نے پوچھا، کیسے آئے ہو؟ مَیں نے عرض کِیا، بیعت کے لیے آیا ہوں۔ فرمایا، بہت دیر کے بعد آئے ہو۔ پھر آپ نے درود شریف پڑھایا تین مرتبہ:۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ وَسَلَّمْ

پھر فرمایا، پانچ سو مرتبہ سحری کے وقت پڑھنا۔ بارہ رکعت نوافل ادا کرنے ہیں۔ پہلی رکعت میں پانچ مرتبہ قُل شریف اور دوسری میں تین مرتبہ پڑھنا ہے۔ ہر نماز کے بعد گیارہ مرتبہ سورۃ اِخلاص پڑھ کر ثواب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روحِ پُر فتوح کو ایصال کرنا ہے۔ کوئی غلط کام نہیں کرنا۔ مَیں نے پانچ روپے خدمت میں پیش کیے۔ آپ نے جانے کی اِجازت دی۔ مَیں سوچ رہا تھا کہ نمازِ مغرب کا وقت قریب ہے۔ نماز پڑھ کر جاؤں یا ابھی چلا جاؤں۔ کہ

اِتنے میں حضرت صاحب نے حاجی محمد اکرام صاحب کو(میری طرف اشارہ کرتے ہوئے) فرمایا: حاجی صاحب یہ شخص اِدھر کھڑا ہے، اِسے کہو چلا جائے۔ اُنھوں نے مجھے حُکم کی تعمیل کرنے کا اشارہ کِیا۔ لہٰذامَیں سائیکل لے کر بجلی گھر شالیمار ٹاؤن کی طرف روانہ ہوا۔ جب مَیں جی ٹی روڈ پر جا رہا تھا۔ دِل میں کہہ رہا تھا کہ چند منٹ بات ہوئی، میرا نام بھی نہیں پوچھا، جی بھر کر باتیں بھی نہیں کیں، دِل ملاقات سے سیر نہیں ہوا تھا کہ اجازت دے دی۔ یہ 7 اکتوبر 1956ء کی بات ہے۔ اِس سے پہلے مَیں نے تہجد کی نماز نہیں پڑھی تھی۔ مَیں کہا کرتا تھا کہ مؤذن فجر کی اذان کیسے دیتے ہیں۔ اِدھر میری یہ حالت تھی اُدھر حضرت صاحب کا حکم۔ مَیں نے فیصلہ کِیا کہ اُس وقت تک نہ سوؤں، جب تک نماز اور درود شریف نہ پڑھ لوں۔ آدھی رات گذر گئی، مَیں تسبیح وتحمید میں مشغول رہا، پھر بارہ رکعت نفل ادا کیے۔ اور پانچ سو مرتبہ درود شریف پڑھا۔ آنکھ لگ گئی تو سراپا رحمت حضرت صاحب کرماں والے تشریف لائے مسکراتے ہوئے فرمانے لگے: بیلیا! آہُن گلّاں کر لیئے۔ تیرے وڈّے چنگے لوک نیں، اوہناں دا بیت سُنا۔ تو مَیں سُنانے لگا:

ن نِگاہ کر ویکھیں اَکّھیں ایہہ جگ ہیگا فانی　　کھا حلال پڑھیں شکرانہ بولیں سچ زبانی

حلال بہشت حرام اے دوزخ لِکھیا وِچ قرآنی　　ہو گئے دُور اندیشے دُلّا شاہ جد ملیا یارسی جانی

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: آگے۔ مَیں نے کہا:

و ویکھ لیا جگ میں وی سارا اوٹ تیرے بن ناہیں

وگدیاں ندیاں تھل کر ینا ایں تھلاں کریں اسگاہیں

آپ نے فرمایا ایسے ہی:

''رب نُوں ساریاں طاقتاں حاصل نیں۔ فیر اِکّیاں دِناں نُوں مِلاں گے''۔

1) میری خوشی کی انتہا نہ رہی۔ مَیں نے جان لیا کہ میرے پیر دِلی خیالات سے واقف ہیں۔

2) وہ میرے بزرگوں کو جانتے ہیں۔ میرے حسب ونسب سے واقف ہیں۔

3) وہ میرے ملنے کے لیے مہربانی فرما سکتے ہیں۔

4) اور آیندہ کی ملاقات کا تعیُّن بھی کر سکتے ہیں۔

5) میرے بزرگوں کے کلام کے ذریعے مجھے تعلیم دی۔

یہ جہان فانی ہے۔ حلال کھانا ہے۔ اللہ کا شکر ادا کرنا ہے۔ سچ بولنا ہے۔ حرام سے پرہیز کرنا ہے۔ اللہ پر توکل کرنا ہے۔ وہ جو چاہے کر سکتا ہے۔ پیرِ کامل ملنے سے اندیشے دُور ہو جاتے ہیں۔

اکیس دِن گذر گئے، اِنتظار کی گھڑیاں ختم ہونے والی ہیں۔ مجھے حضرت صاحب کے ملنے کا اِتنا یقین تھا جیسے سُورج کے طُلُوع ہونے کا۔ مَیں نمازِ تہجد ادا کرنے اور درود شریف بر رُوے سیّدِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ارسال کرنے کے بعد لیٹ گیا۔

خواب کی حالت میں مسجد نور پہنچا۔ معلوم ہوا کہ حضرت صاحب تشریف فرما ہیں۔ جناب مولوی قربان علی صاحب دروازے پر بیٹھے ہیں۔ مَیں اِجازت لے کر اندر داخل ہوا سلام عرض کِیا۔ حضرت صاحب نے سلام قبول کِیا اور فرمایا کہ یہ میرے اہلِ بیت ہیں، یعنی (بابا جی محمد علی شاہ، بابا جی عثمان علی شاہ) اور وہ میرے دربان ہیں یعنی (مولوی قربان علی صاحب) یہ 28 اکتوبر 1956ء کی بات ہے۔ سُلطان العارفین حضرت سُلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف عین الفقر پڑھنے کا شرف حاصل ہوا۔ آپ نے اہلِ تصوف کا ذِکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ سالک تزکیۂ نفس کے لیے مختلف مراحل سے گذرتا ہوا قربِ الٰہی حاصل کرتا ہے۔ سب سے پہلے اللّٰہ ھُوْ کی ضربیں مقامِ نفس (۱) ناف پر مارے (۲) پھر کلیجے پر (۳) دِل پر (۴) روح پر (۵) شہ رگ پر (۶) لوح پر۔ حتیٰ کہ یہ مقامات اللّٰہ ھُوْ کی برکت ورحمت سے گذرنے کے بعد مقامِ نبوت حاصل ہوتا ہے۔

مَیں سوچتا رہا کہ ہمارے حضرت صاحب نے تو ایسی بات کی تلقین نہیں فرمائی۔ یہ درجات کِس طرح ملیں گے؟ یہ آٹھ جنوری 1958ء کی رات تھی۔ کہ مجھے خواب میں دکھایا

گیا۔مَیں فہیمی سٹریٹ نمبر 10-A شالیمار ٹاؤن باغبان پورہ لاہور میں رہتا تھا۔آنے والا آیا اور کہا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں جانا ہے۔ہم چل پڑے سفر طے کر رہے تھے کہ آواز آئی: ”چھیتی کر دیر ہو رہی آ“۔میرا ساتھی مجھے ایک باغ کے دروازے پر لے گیا۔جس میں شاندار عمارت بنی ہوئی تھی۔مَیں نے اندر قدم رکھا۔داخل ہوتے ہی میری نظر سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر پڑی۔آپ ایک چبوترے پر کھڑے تھے،مَیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے قریب گیا،آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ہاتھ مبارک میں سفید ململ کی پگڑی تھی۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے پگڑی کا ایک سرا میری طرف بڑھایا اور باقی اپنے ہاتھوں میں رکھی۔مَیں نے پگڑی کا سرا پکڑا اور باندھنی شروع کی۔جب پگڑی بندھ گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حکم دِیا کہ اُن لوگوں کے ساتھ شامل ہو جا۔مَیں اُدھر بڑھا اُن کے ہاتھوں میں ایک رسّی ایک ریشمی پگڑی کے مانند تھی جو لمبی تھی اور ہر ایک کی گردن کے پاس سے گذرتی تھی۔ایک شخص کے گلے کے آگے سے اور دُوسرے کی گردن کے پیچھے سے اور ہر ایک نے دائیں ہاتھ میں مضبوط پکڑی ہوئی تھی۔نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا لباس سفید تھا اور سبز چادر اوڑھ رکھی تھی،سر مبارک کے بال سیاہ تھے،سر پر عمامہ باندھا ہوا تھا،چہرے پر متانت تھی،اور رنگ سفید و سرخ۔اگلی رات 9 جنوری 1958ء کو خواب میں حضرت کرماں والے سید شاہ محمد اسمٰعیل رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات ہوئی۔آپ مسکراتے ہوئے تشریف لائے اور فرمایا: ”برخوردار! ایہہ مقامِ نبوت اے،ہُن باراں سالاں توں بعد مِلاں گے“ مجھے سکون مِلا۔

یہاں مَیں آپ کو دو باتیں واضح کرتا ہوں۔پہلی یہ کہ آپ حضرت کرماں والے پیر رحمۃ اللہ علیہ 1966ء میں اللہ کو پیارے ہو گئے۔اور اِن سالوں میں یہ بندہ کئی مرتبہ آپ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا مگر آپ کا فرمان بارہ سال والا 1969ء میں پورا ہوا۔تا کہ کوئی یہ نہ سمجھے کہ اولیاء اللہ کا وفات کے بعد تصرف ختم ہو جاتا ہے۔بلکہ اُن کا فیض جاری رہتا ہے۔دوسری بات جو مَیں بتانا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پیر کے دِن اِس دُنیا میں تشریف

لائے، پیر کے دِن رُخصت ہوئے۔ پیر کے دِن کو آپ سے تعلّق ہے۔ اِس عاجز کو جب بھی آپ نے دیدار سے نوازا وہ پیر کی رات یا پیر کا دِن تھا، اور چاند کی چودھویں۔ بارہ برس گذریں گے پھر کیسی ملاقات ہوگی۔ انتظارِ مُسلسل کش مکش جہاد بانفس کَالطَّیر فی القفس۔

بارہ سال دسمبر 1969ء میں پورے ہوں گے۔ مَیں دِن اور راتیں گنتا رہا۔ مگر اکتوبر 1969ء کی ایک رات سویا تھا کہ خواب میں ایک مسجد میں داخل ہوا۔ اندر داخل ہوتے ہی اعلان کِیا گیا کہ جس نے اللہ کا دیدار کرنا ہے آ جاوٴ۔ اولیاء اللہ کی قطار لگ گئی۔ مسجد کے بیرونی دروازے سے اندرونی دروازے تک کھڑے ہو گئے۔ جو اللہ کا بندہ اندر داخل ہوتا دیدار سے مستفید ہو کر دوسرے دروازے سے باہر آ جاتا۔ حتیٰ کہ میری باری بھی آئی۔ مسجد کے اندر داخل ہوا تو دیکھا منبر مبارک پر حضرت کرماں والے پیر سید محمد اسمٰعیل رحمۃ اللہ علیہ تشریف فرما ہیں۔ دیدار سے مشرف ہوا اور نہایت عاجزی سے جُھکتا ہوا دوسرے دروازے سے باہر آ گیا، کام ہو گیا تھا۔ مَیں سوچتا تھا کہ تین ماہ پہلے ہی دیدارِ پاک سے مستفید ہو گیا۔ مگر کچھ غور کے بعد نتیجہ اخذ کِیا کہ اسلامی کیلنڈر کے لحاظ سے بارہ سال پورے ہو چکے ہیں۔

اللہ تعالیٰ اور رسُولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ ساتھ علماء کرام اور اولیاء اللہ کی پیروی کریں کیوں کہ وہی ہمیں اُن سے ملاتے ہیں۔ انسان بچپن میں ماں کی پرورش کا محتاج ہے۔ پھر لڑکپن میں باپ اور بہن بھائیوں کی توجّہ چاہتا ہے۔ پھر تعلیم و تربیت حاصل کرنے کے لیے استاتذہ کی خدمت میں جاتا ہے۔ وہ اس کو قرآن، حدیث اور دیگر علوم سے آراستہ کرتے ہیں اور ماہر اُستاد اس کو ہُنر سکھاتے ہیں۔ اِسی طرح اُس کی روحانی پرورش کے لیے پیر و مرشد کی ضرورت ہوتی ہے تا کہ اُس کے اندر اخلاقِ حسنہ پیدا ہوں۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد ادا کرنے کی اہلیت پیدا ہو اور سرخرو ہو کر اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے حضور پیش ہو۔

دمِ عارف نسیم صبح دم ہے　　اسی سے ریشۂ معنی میں نم ہے
جو کوئی شعیب آ جائے میسر　　شبانی سے کلیمی چند قدم ہے

مُرشِد کی یادیں

حضور شیخ المشائخ، فخر و نازِ گنجِ کرم، جانشینِ گنجِ کرم، اِمام و پیشوائے سلسلہ عالیہ طیّبیہ

باباجی سیّد میر طیّب علی شاہ بخاری

باباجی حضرت کرماں والے رحمۃ اللہ علیہ

یادیں بہتی ہوئی موجوں جیسی ہوتی ہیں۔ جس طرح یکے بعد دیگرے لہریں بنتی اور سفر کرتی ہیں، اِسی طرح یادیں بھی بنتی، اُبھرتی، بلند ہوتی اور مسلسل رواں رہتی ہیں۔ یادوں میں پاکیزگی جب اپنی انتہاء کو چھونے لگتی ہے تو اللہ والوں کی باتیں ہماری یادوں میں تازہ ہو جاتی ہیں۔ اُسی تازگی سے سرشار کچھ لفظ ذہن میں چھلک رہے ہیں۔ تو پھر چلیے! اِس تحریر سے ہم حضور شیخ المشائخ علیہ الرحمۃ کی یادیں تازہ کرتے ہیں اور اپنے ایمان کو عظیم روحانیت سے روشن و منور کرتے ہیں۔

از قلم

ثناء اللہ طیّبی

مجددی نقشبندی

بچے کی پرورش کے لیے ماں کی ہستی بے حد لازم و ملزوم ہوتی ہے۔ اگرچہ باپ کا وجود بھی کسی لحاظ سے کم اہمیت کا حامل نہیں مگر درحقیقت جس طرح ماں بچے کو پالتی اور سنبھالتی

ہے، اُس کی نظیر ملنا انتہائی مشکل ہے۔ مجھے اپنی زندگی میں صرف ابتدائی 4یا5 سال والدہ کی شفقت، محبت اور دیکھ بھال کی نعمت حاصل رہی۔ تاہم دوسری جس ہستی کی توجہ ہمیشہ میسر رہی، وہ میرے لجپال، کریم و شفیق، سخی و مولا، سیّدی و مرشدی، حضور شیخ المشائخ بابا جی سیّد میر طیب علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی ذات کریمانہ ہے۔ میرے لیے محض والدہ ماجدہ کی وفات کے بعد ہی نہیں بلکہ والدہ کی زندگی میں بھی حضور شیخ المشائخ بابا جی رحمۃ اللہ علیہ کی صورت و پیکر میں اَن داتا ہی کی جھلک دکھائی دیتی رہی۔ یوں سمجھ لیجئے کہ جیسے کسی لق دق صحرا میں بھٹکے ہوئے مسافر کے لیے ایک سرسبز و شاداب نخلستان میسر ہو، یا پھر گھٹا ٹوپ اندھیرے میں راہ گم کردہ شخص کے لیے روشنیوں سے بھرا کوئی ٹھکانہ مل جائے یا پھر مدتوں سے پیاس میں تڑپتے ہوئے کسی پیاسے کے لیے ٹھنڈا شربتِ جاں فزاء دستیاب ہو جائے۔ ہوسکتا ہے کہ درج بالا سطور پڑھ کر آپ سمجھیں کہ تشبیہات یا باتیں صرف لفظوں کا ایک چکر ہے مگر مجھ سے پوچھئے تو میں بتاؤں گا کہ دراصل مجھے لفظ تو ڈھونڈنے سے بھی نہیں مل رہے کہ کس طرح میں اپنے حالات، خیالات اور گذرے واقعات کو بہتر انداز سے بیان کرسکوں۔ احساسات کو بیان کرنے کے لیے بعض اوقات الفاظ کم پڑ جاتے ہیں اور بیان کرنے والا محض کچھ قدر ہی اپنے احساسات کو بیان میں ڈھال پاتا ہے۔ بس یہی کیفیت میری بھی ہے۔

میری عمر اُس وقت اتنی کم تھی کہ میں ابھی سکول میں داخل نہیں ہوا تھا جبکہ بڑے بہن بھائی سکول جایا کرتے تھے۔ ابا جان دفتر چلے جاتے اور والدہ صاحبہ معمول کی طرح گھر کے کاموں میں مصروف ہو جاتیں۔ میں بھی گھر میں بھاگا پھرتا اور اپنی کھیل کی دنیا میں مگن ہو جاتا۔ اِسی دوران ایک عجیب واقعہ رونما ہو گیا۔ گھر میں لکڑی کی سیڑھی ہوتی تھی جو کہ عموماً ہمسایوں کی کچی دیوار کے ساتھ لٹا دی جاتی تھی لیکن ایک دن سیڑھی دیوار کے ساتھ کھڑی رہ گئی اور سب گھر والے بھی چلے گئے۔ والدہ بھی گھر کے کام کاج میں مصروف ہو گئیں۔ چونکہ چھوٹے بچوں کو نئی چیزیں سمجھنے اور سیکھنے کا بہت شوق ہوتا ہے لہذا میں نے سیڑھی کے اوپر چڑھنا شروع کر دیا۔ اوپر

چڑھتے ہوئے میں گھر کی چھت پر پہنچ گیا۔ ہمارے گھر کی چھت پر صرف ایک اینٹ کی منڈیر تھی جبکہ کوئی حفاظتی دیوار وغیرہ نہیں تھی کیوں کہ گھر کی چھت پر زیادہ آنا جانا نہیں ہوتا تھا اور وجہ یہ تھی کہ والدہ پردے کا خاص اہتمام کرتیں۔ وہ دور کتنا محتاط اور ایک دوسرے کا خیال رکھنے والا تھا؟ آپ اِس بات سے اندازا لگا لیں کہ آس پڑوس کے کوئی بھی رہائشی گھر والے کسی مرد یا باہر سے کام کاج کے لیے آئے ہوئے شخص کا کسی گھر کی چھت پر چڑھنے سے پہلے زوردار آواز لگانا کہ ''پردہ کرلو'' نہایت اہم وضروری ہوتا تھا۔ صرف چھوٹے بچے اِس سے مستثنیٰ ہوتے تھے۔ میں جب چھت پر پہنچ گیا تو کھلا آسمان میرے سامنے تھا اور چند رنگ برنگی پتنگیں اُڑ رہی تھیں۔ میرے لیے یہ نظارہ بالکل نیا تھا اور کافی دلچسپ صورتحال بن گئی تھی۔ میں پتنگوں کی اُڑان دیکھنے میں بالکل گم ہو گیا اور مجھے احساس ہی نہیں ہوا کہ میں بے دھیانی میں منڈیر کی طرف آہستہ آہستہ پیچھے ہٹتا چلا جا رہا ہوں۔ چنانچہ پھر وہی ہوا جو کہ عین متوقع تھا یعنی ایک دم میرے منہ سے چیخ نکلی اور میں چھت سے نیچے اپنے گھر کے صحن کی طرف گر گیا۔ مجھے بس اتنا یاد ہے کہ میرے پیٹ پر جیسے کسی نے تلوار سے وار کر کے ہوا میں اُچھال دیا ہو اور پھر مجھے کچھ یاد نہیں، میں بے ہوش ہو چکا تھا۔ جب مجھے ہوش آیا تو میری والدہ کا شفیق چہرہ میرے منہ کے اوپر بالکل قریب تھا جو کچھ پڑھ کر پھونک رہی تھیں۔ جیسے ہی میں ہوش میں آیا تو والدہ خوش ہو گئیں اور اللہ کا شکر ادا کرنے لگیں، مجھے چومنے لگیں۔ میں نے اپنے جسم کی طرف دیکھا تو میرے پیٹ پر نیلے رنگ کی ایک لائن بنی ہوئی تھی۔ بس پھر مجھے یاد نہیں کہ نیند آ گئی یا میں دوبارہ بے ہوش ہو گیا۔ شام کے وقت پھر آنکھ کھلی تو والدِ گرامی میرے پاس بیٹھے ہوئے مسلسل سر پر ہاتھ پھیر رہے تھے۔ والدہ صاحبہ نے ابا جان کو بتایا کہ جب یہ چھت سے گرا تو اُسی طرف کپڑے سکھانے والی دھاتی تار بھی بندھی ہوئی تھی چنانچہ نیچے گرتے ہوئے یہ اُس تار پر گرا اور پھر زمین پر گرا جس کی وجہ سے سر وغیرہ پر کوئی چوٹ نہیں آئی۔ چونکہ ہمارے گھر کے صحن کا فرش پختہ تھا لہذا سیدھا فرش پر گرنے سے جان بھی جا سکتی تھی۔ والد صاحب نے اُسی وقت کہا کہ فکر نہ کرو، اللہ

کریم کی مہربانی اور پیر جی (یعنی حضور شیخ المشائخ بابا جی رحمۃ اللہ علیہ) کی **نظر** کرم سدا ہمارے اوپر رہتی ہے۔ میں جمعہ والے دن ثناء کو حضرت کرماں والا شریف لے جاؤں گا۔

غالباً دو **یا** تین دن کے بعد جمعۃ المبارک آ **گیا** تو **ابا** جان مجھے اپنے ہمراہ لے کر حضرت کرماں والا شریف حاضری کے لیے چلے گئے۔ وہاں پہنچ کر **سب** سے پہلے والد **صاحب** نے خود بھی وضو کیا اور بعد میں مجھے بھی وضو کروایا اور پھر ہم مزارِ اقدس کی طرف حاضری کے لیے گئے جہاں مزار شریف کے گول گنبد کے نیچے **بڑا** گول ھال تھا جبکہ چہار اطراف میں چوکور راہداری تھی۔ مزار شریف کے ھال میں قبر مبارک کچھ اس طرح بنی ہوئی تھی کہ زمین سے تقریباً سوا **یا** ڈیڑھ فٹ **اونچی** تھی جبکہ قبہ **بالکل** ہموار اور تقریباً ۱۰ فٹ x ۱۲ فٹ لمبائی چوڑائی میں تھا جس **پر** سبز و سرخ **رنگ** کی نفیس چادروں کے **اوپر** تازہ گلاب کے پھول وغیرہ **پڑے** ہوتے تھے۔ قبر شریف کی چاروں اطراف میں بیلی بیٹھ کر درود شریف اور قرآن خوانی کرتے رہتے تھے۔ والدِ گرامی بھی **ایک** جگہ خالی دیکھ کر دوزانو بیٹھ گئے اور میں بھی ساتھ ہی دوزانو اِس طرح **بیٹھ گیا** کہ میرے **گھٹنے** قبر شریف کے ساتھ مَس ہو رہے تھے۔ والدِ **گرامی** درود شریف **پڑھنے** لگے اور میں بھی اُس عمر میں جو آ **تا** تھا، **پڑھنے لگ گیا**۔

نمازِ جمعہ کی پہلی اذان ہوئی تو **سب** اُٹھ کر مسجد کی طرف جانے لگے اور ہم بھی مسجد میں چلے گئے۔ مسجد مزار شریف کی شمالی سمت میں تقریباً ۵۰ **یا** ۶۰ **میٹر** کے فاصلے **پر** واقع تھی۔ حضرت صاحب کرماں والے رحمۃ اللہ علیہ **جب** اِس گاؤں میں تشریف لائے تو ابتداء میں بیلیوں کے ہمراہ آپ نے الاٹ کردہ **حویلی** کے **اندر** ہی **نماز** با جماعت کا اہتمام فرمایا۔ کچھ عرصے کے بعد بیلیوں نے **حویلی** کے سامنے واقع کنویں کے **بالکل** ساتھ **ایک** مٹی کا چبوترہ بنا **دیا** اور عارضی مسجد کی شکل دے دی تو پھر وہاں پھر **نماز** با جماعت کا سلسلہ شروع **ہو گیا**۔ پھر کافی عرصہ گذرنے کے بعد **جب** بیلیوں کی تعداد زیادہ **بڑھ** گئی تو **ایک** باقاعدہ مسجد **برلب** سڑک گاؤں کے داخلی گیٹ کے **بالکل** ساتھ تعمیر کی گئی جہاں **پر** بعد میں جمعہ اور **نماز** کا اہتمام ہوتا رہا۔ ہم **جب** بھی

حضرت کرماں والا شریف حاضری دیتے تو حضرت صاحب کرماں والے رحمۃ اللہ علیہ کی حویلی کے سامنے والی مسجد میں ہی جاتے اور وہاں نماز ادا کرتے۔ عجیب بات یہ تھی کہ مجھے حویلی کے سامنے والی مسجد کے علاوہ کسی اور مسجد کا علم ہی نہیں تھا حالانکہ سڑک سے ملحقہ مسجد نسبتاً بڑی تھی لیکن کبھی اُس طرف جانے کا اتفاق ہی نہیں ہوا۔ ویسے بھی جو مسجد حویلی کے سامنے واقع تھی مجھے اُس کے ساتھ ایک عجیب اُنسیت و محبت تھی، میں نے اپنی زندگی کا پہلا اعتکاف بھی اُسی مسجد میں قائم کیا تھا۔ تقریر کے دوران سب حاضرین کھڑے ہو گئے اور اُسی وقت حضور شیخ المشائخ بابا جی رحمۃ اللہ علیہ کی آمد ہوئی۔ آپ بھی نماز کے لیے تشریف فرما ہوئے۔ مجھے اُس وقت کھڑے ہونا یا تعظیم کرنا وغیرہ کی تو کوئی سمجھ نہیں تھی مگر بابا جی حضور رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کر کے بہت اچھا محسوس ہوتا تھا اور محبت کے ساتھ کھڑے ہونا بھی اچھا لگتا تھا۔ نمازِ جمعہ کے بعد والدِ گرامی مجھے ساتھ لے کر حضور شیخ المشائخ بابا جی رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ ملاقات کے لیے قائم قطار میں شامل ہو گئے اور آہستہ آہستہ قطار میں آگے بڑھتے ہوئے ہم حضور شیخ المشائخ بابا جی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس پہنچے تو ابا جان نے بابا جی رحمۃ اللہ علیہ کی دست بوسی کرتے ہوئے عرض کیا کہ یہ چھوٹا بیٹا ثناءاللہ چھت سے گر گیا تھا، بس اللہ کریم نے آپکی نگاہِ کرم کی برکت سے محفوظ رکھا ہے۔ حضور شیخ المشائخ بابا جی رحمۃ اللہ علیہ نے اُس وقت اور گھڑی میں جو آنکھ بھر کے اور مسکرا کر میری طرف نگاہِ طیّب و طاہر فرمائی، آج تقریباً ۳۷ یا ۳۸ سال گذر چکے ہیں مگر اُس مسکراہٹ کو میں بھول نہیں پایا۔ اُس شفیق نظر کو اپنے آپ سے اوجھل نہیں کر پایا۔ مبارک لبوں سے نکلنے والے لفظ کہ "اللہ کریم نے خیر کر دی" کی گونج اور ارتعاش جیسے آج بھی تازہ اور یاد ہے۔ والدہ صاحبہ کے چہرے پر خوشی کا وہ تاثر اور دوسرا حضور شیخ المشائخ بابا جی رحمۃ اللہ علیہ کی نظر مبارک اور لفظ آج بھی میرے سامنے معلق ہیں اور اُن کی یاد آتے ہی آنکھیں آنسوؤں سے بھر جاتی ہیں۔

درج بالا واقعہ کے محض ڈیڑھ دو سال کے اندر ہی والدہ صاحبہ وصال فرما گئیں اور زندگی بھر میرے لیے یہ قلق، دُکھ اور غم چھوڑ گئیں کہ کاش مجھے والدہ کا ساتھ کچھ سال اور ہی مل

جاتا۔ میری عمر کافی کم تھی اور بہت ساری ایسی چیزیں جو صرف ایک ماں سکھاتی ہے، میں اُن سے محروم رہ گیا اور اُس محرومی کی کمی آج بھی محسوس ہوتی ہے۔ بہرحال یہ اللہ کریم کا نظام ہے اور وہ بہتر جانتا ہے، انسان صرف اپنے اندازے قائم کرسکتا ہے۔

گذشتہ ایک مقام پر میں نے ذکر کیا تھا کہ بہت بچپن میں والدہ صاحبہ کی زندگی کے دوران ہی میری ایک عادت پکی ہو چکی تھی کہ میں بوقتِ تہجد نیند سے جاگ جاتا اور مجھے بہت سخت قسم کی بھوک لگتی چنانچہ کچھ نہ کچھ کھانے پینے کے لیے مجھے چاہیے ہوتا تھا۔ جب تک والدہ حیات تھیں تب تک تو مجھے زیادہ تگ و دو نہیں کرنی پڑتی تھی اور والدہ نے میرے کھانے پینے کے لیے کچھ سنبھال کر رکھا ہوتا تھا لیکن پھر وہ وقت آ گیا کہ جب والدہ اِس جہانِ فانی سے چلی گئیں اور وہ ہستی کہ جو اپنے بچے کی ہر عادت سے بخوبی واقف ہوتی ہے، اُس کے بعد کیا گزرتی ہے، وہی میرے ساتھ ہونے والا تھا۔ حسبِ عادت وسابق رات کے پچھلے پہر میں نیند سے جاگا اور کچھ کھانے پینے کی تلاش کرنے لگا۔ چھ سال کے بچے سے جس طرح کی تلاش کی توقع کی جاسکتی ہے، وہی کچھ میں کررہا تھا۔ کچھ کوشش کے بعد میرے ہاتھ دودھ لگ گیا جسے میں نے ایک گلاس میں ڈال لیا مگر اب میٹھا بھی چاہیے تھا چنانچہ چینی کے لیے سرگرداں ہو گیا۔ ذہن میں کچھ کچھ باقی تھا کہ کسی ڈبے میں ڈال کر بڑے صندوق میں پڑی ہوگی چنانچہ ایک صندوق جس پر تالہ پڑا ہوا تھا، میں نے اُس کی ایک طرف سے اُسکا ڈھکن اُٹھایا اور اندر ہاتھ ڈال کر چینی تلاش کرنے لگا، تلاش کرتے کرتے بازو کچھ زیادہ ہی آگے چلا گیا اور پھر پھنس کر رہ گیا۔ اب صندوق کے ڈھکن کا دباؤ بڑھا اور جب شدید قسم کی درد ہوئی تو منہ سے چیخ نکل گئی اور سب بہن بھائی ہڑبڑا کر جاگ گئے اور اُس مصیبت سے میری جان چھڑوائی اور میرے لیے دودھ میں میٹھا ڈال کر دیا۔ سب گھر والوں کی نیند خراب ہونے سے مجھے بہت سُبکی محسوس ہوئی۔ چنانچہ میں نے ابا جان سے اصرار کیا کہ آئندہ جمعہ کو میں نے لازمی حضرت کرماں والا شریف جانا ہے۔ میرے کم عمر ذہن میں یہ بات بیٹھ گئی تھی کہ ماں کے بعد حضرت کرماں والا شریف وہ جگہ

ہے جہاں جا کر میں اپنے مسائل کا حل پا سکتا ہوں۔ جب جمعۃ المبارک کے دن حضرت کرماں والا شریف پہنچے اور پیر جی (حضور شیخ المشائخ بابا جی رحمۃ اللہ علیہ) سے ملاقات کی باری آئی تو میں نے اپنی توتلی زبان میں پوری طاقت جمع کر بڑی مشکل سے دعا کے لیے عرض کر دیا کہ مجھے رات کو بھوک نہ لگا کرے مگر مجھے بالکل پتہ نہیں کہ میں صحیح طرح سے بات کہہ سکا یا نہیں مگر یہ ضرور ہوا کہ حضور شیخ المشائخ بابا جی رحمۃ اللہ علیہ نے پیار سے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور اُسی مخصوص کشمش سی مسکراہٹ کے ساتھ دعا فرما دی۔ میں بھی بالکل مطمئن ہو گیا کیوں کہ میرے لیے کامیابی کی سند وہی شفیق و مخصوص مسکراہٹ تھی۔ چنانچہ اُس کے بعد مجھے رات کے پچھلے پہر بھوک لگنا بند ہو گئی لیکن نیند سے اب بھی جاگ جاتا تھا مگر آہستہ آہستہ میں پڑھنے کی طرف مائل ہوتا چلا گیا اور پھر جب میری آنکھ کھلتی، تکیے کے نیچے پڑی ہوئی کتاب، کہانی، ناول یا رسالہ نکال کر پڑھنا شروع کر دیتا اور میری یہ عادت پھر کئی سالوں پر محیط ہوتی چلی گئی۔

حضور شیخ المشائخ بابا جی رحمۃ اللہ علیہ کی ذات مبارکہ میرے لیے ماں باپ کے درجے پر یا اُس سے بھی زیادہ بڑھ کر تھی۔ میرے نزدیک ایک جگہ ایسی تھی جہاں ہر مشکل آسان ہوتی ہے اور ناگہانی مصیبتوں سے بچنے کا سامان ہو جاتا ہے۔ میرے بچپن میں ہی ایک اور واقعہ رونما ہوا جو کہ پہلے واقعے سے ہی ملتا جلتا ہے اور اِس دوسرے واقعے نے میرے دل و دماغ میں حضور شیخ المشائخ بابا جی رحمۃ اللہ علیہ کا کمالِ تصرف اور شیفتگی یا محبت و لگن کو اور زیادہ راسخ اور پختہ کر دیا۔

اِس بات کا ذکر میں پہلے تفصیل کے ساتھ کر چکا ہوں کہ حضور شیخ المشائخ بابا جی رحمۃ اللہ علیہ سال بھر کے مختلف اوقات میں ہمارے گھر محفل میلاد، محفل ذکرِ اہل بیت اور دعوتِ طعام کے سلسلہ میں تشریف لاتے رہتے تھے چنانچہ اِس واقعہ کا تعلق ایسے ہی ایک موقع کے ساتھ ہے جب حضور شیخ المشائخ بابا جی رحمۃ اللہ علیہ کی تشریف آوری اگلے دن ہونے والی تھی اور ہمارے گھر میں غالباً محفل ذکر اہل بیت علیہ السلام کا انعقاد ہونے والا تھا۔ گھر کے صحن میں شامیانہ لگ چکا تھا، صحن میں شرکائے محفل کے بیٹھنے کے لیے دریوں کا ڈھیر ایک کونے میں لگا ہوا تھا اور اِسی دوران

رات ہوگئی۔ چونکہ موسمِ گرما کے دن تھے لہذا میرا خیال ہے کہ ٹینٹ/شامانہ کی وجہ سے صحن میں حبس کے خدشے کو مدِ نظر رکھتے ہوئے دو تین چارپائیاں اوپر چھت پر بچھائی گئیں تاکہ گھر کے کچھ مرد حضرات چھت پر سو جائیں۔ ہمارے چچا فتح اللہ نواب صاحب بھی محفل میں شرکت کے لیے پہلے ہی آ چکے تھے لہذا وہ بھی اوپر چھت پر جا کر لیٹ گئے اور بڑے بھائی محمد سمیع اللہ نوری صاحب بھی مختلف کاموں سے فارغ ہو کر چھت پر آ گئے اور چچا کے ساتھ باتیں کرنے لگے۔ اُن دنوں بعض اوقات میں نیند کی حالت میں ہی اُٹھ کر چلنے لگتا جیسا کہ بچے کبھی کبھار نیند میں ہی واش روم چلے جاتے ہیں۔ چنانچہ مجھے نیند کے دوران ہی پیشاب کی حاجت محسوس ہوئی تو میں نیند کی حالت میں ہی اُٹھا اور چل پڑا۔ میں اُس وقت عین منڈیر کے اوپر پہنچ چکا تھا جب بڑے بھائی محمد سمیع اللہ نوری صاحب کی اچانک مجھ پر نظر پڑی تو اُنہوں نے چھلانگ لگا کر مجھے پکڑ لیا اور جھنجوڑا تو میں صحیح طرح جاگ گیا اور دیکھا کہ میں تو بالکل منڈیر پر کھڑا ہوں، اگر تھوڑی سی دیر اور ہوتی تو سیدھا نیچے صحن میں جا گرتا۔ بعدازاں مجھے نیچے بھیج دیا گیا۔ وہ واقعہ بھی مجھے بہت اچھی طرح یاد ہے۔ اگلے دن جب حضور شیخ المشائخ بابا جی رحمۃ اللہ علیہ کی تشریف آوری ہوئی تو میں سلام کرنے کے لیے بابا جی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمتِ اقدس میں پہنچا، آپ نے نہایت شفقت و محبت کے ساتھ میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور جب میری نظر آپ کے چہرہ مبارک پر پڑی تو میرا دل جیسے ٹھہر گیا کہ وہی مخصوص شفیق مسکراہٹ اور خاص نظرِ کرم سے حضور شیخ المشائخ بابا جی رحمۃ اللہ علیہ مجھے نواز رہے تھے۔ بس پھر اُس کے بعد میرے دل میں یہ احساس کہ ہم ایک حفاظتی حصار میں رہتے ہیں، اتنا پختہ ہو گیا کہ پھر ذہن و دل سے کبھی بھی محو نہیں ہوا۔ حتیٰ کہ یہ احساس شعور سے کہیں زیادہ لاشعور میں بسا ہوا ہے اور ہمیشہ درست ثابت بھی ہوتا ہے۔ اتفاق تو کبھی کبھی ہوا کرتا ہے۔ جب تسلسل ہو تو پھر وہ اتفاق نہیں رہتا بلکہ طریقہ بن جاتا ہے۔ حضرت صاحب کرماں والے رحمۃ اللہ علیہ اور آپ کی اولادِ امجاد کے تصرفات پر غور کریں تو پتہ چلتا ہے کہ اتفاقیہ باتیں نہیں ہیں بلکہ اللہ کریم کی مہربانی اور عطائے خاص ہے۔

محمد شہباز طیّبی نقشبندی

خلیفہء مجاز شیخ المشائخ بابا جی سیّد میر طیب علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ

پیر شفقت علی طیّبی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ

کی دینی و تبلیغی خدمات

تبلیغی خدمات کی انجام دہی حضرت پیر شفقت علی طیّبی صاحبؒ کی حیاتِ مبارکہ کا سب سے روشن و منور پہلو ہے جس سے دیگر وابستگانِ سلسلہ عالیہ کو روشنی لینے کی ضرورت ہے۔ اُنہوں نے ہر قسم کے خوف و خدشاتِ کاروبار، زندگی، فیملی کو پسِ پشت ڈال کر سلسلہ عالیہ کی ترویج و اشاعت کو ہمیشہ اہمیت دی اور آج وہ یقیناً اپنے مزارِ اقدس میں سرخرو اور ممتاز ہیں۔ ہوسکتا ہے درج ذیل تحریر سے ہمارا بھی ذہن و ضمیر جاگ جائے اور ہم دین و سلسلہ عالیہ کو اپنی زندگی میں سرفہرست رکھ لیں۔

مرکز رشد و ہدایت، منبع جود و سخا و انوار و تجلیاتِ الٰہیہ، محورِ عشق و محبت و تسلیم و رضا، مینارۂ تحفظ ناموس رسالت و عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، **تشنگانِ معرفت و غنا کا بحرِ بیقراں، مظہر کشف و کرامات، ولایت کی عظیم المرتبت خانقاہ** نقشبندیہ مجددیہ طیّبیہ یعنی آستانہ عالیہ حضرت کرماں والا شریف اوکاڑہ سے منسوب سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ طیّبیہ اعلیٰ حضرت گنج کرم کرماں والے شہنشاہ یعنی حضرت صاحب کرماں والے، پیر سیّد محمد اسماعیل شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے فیض یافتہ

عالی مراتب اولیاء کاملین کا عظیم سلسلہ طریقت ہے۔ جس میں حضرت صاحب کرماں والے رحمۃ اللہ علیہ کی اعلیٰ نسب اولادمبارکہ تمام اولیاء کا مرکز و محور ہے۔

حضرت صاحب کرماں والے رحمۃ اللہ علیہ کے سلسلہ عالیہ کو عروجِ کمال تک پہنچانے والی ہستی جاوداں اگر ہے تو وہ سید الاولیاء، فخر الاولیاء، زینت الاولیاء، مرکز الاولیاء، خلاصہ ءِ اصفیاء واتقیاء، حوضِ فیضان حضرت کرماں والا، جگر گوشہ ءِ گنج کرم، شیخ المشائخ باباجی حضور پیر سیّد میر طیب علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے وجودِ مقدس کے سوا کوئی نہیں۔ جن کی بدولت چہار دانگِ عالم میں عشق مصطفیٰ کریم و محفل میلاد مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دھوم مچ گئی۔

شیخ المشائخ باباجی حضور رحمۃ اللہ علیہ کے تربیت و فیض یافتہ خلفاء عظام اور بیلیوں نے آپ کے عظیم مشن فروغ عشق مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پیغامِ عشق و محبت گھر گھر تک پہنچایا اور اب تک اس عزم کو سینوں میں بسایا ہوا ہے۔ شیخ المشائخ باباجی حضور رحمۃ اللہ علیہ کے خلفاء کرام نے سلسلہ عالیہ کی وسعت و ترویج میں سب سے اہم کردار ادا کیا اور شیخ المشائخ باباجی حضور رحمۃ اللہ علیہ کے حکم پر فروغ عشق مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شمع کوچہ کوچہ، قریہ قریہ روشن کی اور مسلسل اس روشنی سے جہالت کے اندھیروں کو دور کرنے میں کوشاں ہیں۔

اسی سلسلے کی ایک کڑی پیر طریقت پیر شفقت علی طیبّی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ تھے۔ ضلع وہاڑی بالخصوص تحصیل بوریوالا شہر اور مضافات کے چکوک میں بسے ہزاروں بیلیوں میں سب سے نمایاں قد پیر شفقت علی طیبّی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ کا ہے۔ قبلہ پیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی دینی و تبلیغی خدمات کا اگر جائزہ لیا جائے تو ہر بیلی معترف ہے کہ قبلہ پیر شفقت علی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی جسمانی طاقت سے بڑھ کر سلسلہ عالیہ کے فروغ کے لیے کام کیا۔

پیر شفقت علی طیبّی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تحصیل امیر کی ڈیوٹی کے دوران تقریباً 20 سے زائد نگران اور 100 کے لگ بھگ خادمین مراکز محفل میلاد رجسٹر کروائے۔ پہلی مرتبہ تنظیمی بیلی عباس علی چاند طیبّی اور انکے بھائی اعجاز علی طیبّی کے ساتھ مل کر بازار میں درس قرآن کا سلسلہ

شروع کیا۔ شروع میں بوریوالا میں بیلی کم تعداد میں تھے یا رابطہ میں نہیں تھے، لہٰذا مندرجہ بالا بیلیوں نے قبلہ پیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ مل کر پورے شہر کے محلوں اور قریبی چکوک کے مسلسل تبلیغی دورے کیے، بیلیوں کو آپس میں مربوط کیا اور مراکز محفل میلاد قائم کیے۔

قبلہ پیر صاحب تبلیغی کام کے ساتھ جنون کی حد تک محبت کرتے تھے۔ آپکے اِس جذبہ کا اندازا لگانے کے لیے حسبِ ذیل واقعہ ایک مثال ہے کہ پیر شفقت علی طیبّی رحمۃ اللہ علیہ پہلی مرتبہ تبلیغی وفد لے کر چک نمبر 513 ای بی میں تشریف لے گئے تو گھر سے اطلاع ملی کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی زوجہ محترمہ کو چوٹ لگ گئی ہے اور ہڈی ٹوٹ گئی ہے چنانچہ آپ واپس تشریف لے آئیں تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے جواباً فرمایا کہ میں بابا جی حضور رحمۃ اللہ علیہ کے حکم پر آیا ہوں، میں تبلیغ چھوڑ کر گھر نہیں آوں گا۔ ''کرماں والا پیر ہمارا راکھا ہے'' آپ ایک بار پٹی کروا دیں۔ پیر صاحب نے بعد میں بتایا کہ اُسی رات مجھے حضرت صاحب کرماں والے رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت ہوئی اور آپ نے میرا بازو پکڑ کر ارشاد فرمایا ''لے جوڑ دتی اے، ہن راضی ایں؟''

پیر صاحب نے اپنے اوپر آنے والی آزمائشوں اور مشکلات کی پرواہ نہ کرتے ہوئے دیوانہ وار تبلیغ کا کام کیا۔ پیر صاحب نے بوریوالا میں جگہ جگہ میلاد مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے جھنڈے گاڑ دیئے اور ہر گاؤں میں مرکز محفل میلاد کے بورڈ لگوائے۔

بوریوالا شہر سے تقریباً 45 کلومیٹر دور ساہوکا میں جناب پروفیسر زاہد کریم طیبّی صاحب کی زیرِ نگرانی تبلیغی مرکز محفل میلاد قائم کیا اور تقریباً 10 سال لگاتار وہاں حاضر ہو کر دین کا کام کرتے رہے اور کثیر تعداد کو سلسلہ عالیہ میں بیعت کیا۔

بوریوالا شہر کے قریب ماچھیوال کے چک نمبر 561 ای بی میں تقریباً 12 سال سے زائد عرصہ تک تبلیغ کا کام کیا اور بیلیوں کی تعداد ایک سے بڑھا کر درجنوں میں تبدیل کر دی اور اب اس گاؤں سے متحرک تنظیمی بیلی محمد عمران طیبّی کی زیرِ نگرانی درجنوں بیلی اور بہنیں آستانہ عالیہ حضرت کرماں والا شریف سے وابستہ ہیں۔

چک نمبر 513 ای بی کے قریب واقع اینٹوں کے بھٹے پر مزدوروں کے بچوں کے لیے ایک دینی مدرسہ قائم کیا اور اس کا انتظام ڈاکٹر عبدالسلام طیّبی صاحب کے سپرد کیا۔

بورے والا شہر کے قریب چک نمبر 259 ای بی میں مسلسل تبلیغ و تربیت کی بدولت ایک ہی نشست میں 200 سے زائد بیلیوں کو سلسلہ عالیہ میں بیعت کیا اور تقریباً 1000 سے زائد بیلی صرف 259 ای بی میں سلسلہ عالیہ سے نسبت یافتہ ہیں۔

مرکز حاجی شیر دیوان صاحب چاولی مشائخ کے مضافات کے چکوک 321، 327، 333 و دیگر میں مراکز محفل میلاد مصطفیٰ کریم ﷺ قائم کروائے اور باقاعدگی سے ماہانہ محافل میلاد اپنی زیرِ نگرانی منعقد کرواتے رہے۔

بوریوالا شہر کی مشہور شاہراہ چیچہ وطنی روڈ پر واقع چکوک 435، 431، 433، 427 و دیگر میں بیسیوں بیلی پیر صاحب کے ہاتھ پر سلسلہ عالیہ میں بیعت ہوئے اور اب وہ اپنے گھروں میں محفل میلاد مصطفیٰ کریم ﷺ منعقد کرواتے ہیں۔

بوریوالا کے 505 روڈ پر واقع چکوک بالخصوص 505 ای بی، بھٹو کالونی، 509 ای بی، 122، 124، 128، 132، 133، 134 اور قریبی ڈیرہ جات پر مراکز میلاد قائم ہیں اور پیر صاحب کی تبلیغی و دینی سرگرمیوں کی وجہ سے ایک خاصی بڑی تعداد سلسلہ عالیہ سے وابستہ ہو چکی ہے۔

بوریوالا شہر کے علماء کرام پر مشتمل جماعت اہلسنت پاکستان رجسٹرڈ کے سرگرم رکن رہے اور جنرل سیکرٹری کے عہدہ پر فائز رہے اسی لیے علماء کرام اہلسنت و جماعت میں پیر صاحب کو خاص قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا۔

اپنی سابقہ رہائش گاہ واقع فرید ٹاؤن بوریوالا پر گیارہویں شریف کا ختم شریف باقاعدگی و اہتمام سے کرواتے رہے جس میں مقامی خطیب خطاب کرتے اور فرامین غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ بیلیوں کو سناتے۔

مسلسل 13 سالوں تک بورے والا کی سرزمین پر عرس پاک اولیائے حضرت کرماں والے ؒ کا باقاعدگی سے انعقاد پیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا ہی خاصہ رہا ہے اور پیر صاحب کی مسلسل دینی و تبلیغی جدوجہد کا عظیم کارنامہ ہے۔ اب آپ رحمۃ اللہ علیہ کے انتقال پُر ملال کے بعد آپکے ختم چہلم کے موقع پر 14 واں سالانہ عرس مبارک اولیائے حضرت کرماں والے ؒ انعقاد پذیر ہوا ہے جس میں کثیر تعداد میں بیبلی شامل ہوئے۔

پیر بہنوں کی تربیت کے لیے خصوصی کوشش کرتے تھے اور بہنوں کی کثیر تعداد کو سلسلہ عالیہ میں بیعت کیا۔ آپ اکثر یہ ارشاد فرمایا کرتے تھے کہ ''ایک عورت کی تربیت کا مطلب دو خاندانوں اور ایک نسل کی تبلیغ و تربیت کے مترادف ہے''۔ یہی وجہ ہے کہ جب بھی خواتین کی کوئی دینی محفل ہوتی تو خواتین بہنوں کی کثیر تعداد شامل ہوتی۔ پیر صاحب کی شفقت و محبت کی بدولت بہت سے کھلنڈرے نوجوان سلسلہ عالیہ میں بیعت ہوئے اور اپنے سابقہ معمولات و لغویات سے توبہ تائب ہو کر راہ راست پر آئے۔

قبلہ پیر صاحب ہر جمعۃ المبارک کسی نہ کسی جامع مسجد میں جمعہ کی امامت فرماتے اور اپنے خطاب میں حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی کرامات کا بیان کرتے اور طریقت میں سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کی اہمیت و افادیت سے عوام الناس کو آگاہ کرتے۔

دعا ہے کہ پروردگارِ عالمین بوسیلہ سید المرسلین و خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و مرشد کریم رحمۃ اللہ علیہ، قبلہ پیر شفقت علی طیّبی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ کی دینی و تبلیغی خدمات کو اپنی بارگاہ میں قبول و منظور فرمائے اور اپنی شایانِ شان اَجرِ عظیم عطا فرمائے اور اُن کے مزار پُر انوار پر کروڑوں انوار و تجلیات و رحمتوں کا نزول فرمائے۔ ساتھ ہی ساتھ صمیمِ قلب سے دعا ہے کہ قبلہ پیر صاحب کے صاحبزادے اور سجادہ نشین جناب محمد عبداللہ طیّبی نقشبندی صاحب کو اپنے عظیم والدِ گرامی کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہِ نبی الامین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

محمد عثمان علی طیّبی
پھول نگر

ہر صحابی جنتی نعرہ لگانا کیسا ہے؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و**مفتیان** شرع متین اس مسئلے کے **بارے** میں، کہ آج کل **ایک نعرہ** لگایا **جاتا** ہے: ''ہر صحابیء نبی جنتی جنتی'' حالانکہ **ایک جنگ** کے **موقع پر جب** رسول اللہ ﷺ کو **ایک** شخص کی شہادت کی خبر دی گئی، تو آپ نے **فرمایا**: ''الی النار'' یعنی وہ تو دوزخی ہے۔ سوال یہ ہے کہ **جب** اس طرح کی **حدیث پاک** موجود ہے، تو پھر یہ **نعرہ**: ''ہر صحابی نبی جنتی جنتی'' **لگانا** کیسے **درست** ہے؟

جواب ::

صحابہء کرام علیہم الرضوان کی شان و**عظمت** بہت **زیادہ** ہے اور ان کے **فضائل** سے قرآن و**حدیث** مالا مال ہیں۔ کئی **آیات** مبارکہ اور احادیث مبارکہ سے اُن کا جنتی ہونا **ثابت** ہے، لہٰذا یہ **نعرہ لگانا** ''ہر صحابی نبی جنتی جنتی'' **بالکل** درست اور قرآن و **حدیث** کے **عین** مطابق ہے۔ سوال میں جس شخص کا **تذکرہ** کیا **گیا** ہے، یہ **ایک** منافق اعتقادی تھا، جو مسلمان بن کر چھپا ہوا تھا، جس کے **نفاق** کو ظاہر کرتے ہوئے اس **موقع پر** رسول اکرم ﷺ نے اس کے لیے وعید بیان کرتے ہوئے اس کے **انجام** کو بیان **فرمایا**۔

اللہ عزوجل صحابہ کرام علیہم الرضوان کی شان بیان کرتے ہوئے قرآن مجید میں **فرماتا** ہے: **ترجمہ**: ''تم میں **برابر** نہیں وہ جنہوں نے **فتح** مکہ سے **قبل خرچ** اور جہاد کیا۔ وہ مرتبہ

میں ان سے بڑے ہیں جنہوں نے بعد فتح کے خرچ اور جہاد کیا اور ان سب سے اللہ جنت کا وعدہ فرما چکا اور اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے۔'' (پارہ 27، سورہ حدید، آیت 10)

اس آیتِ کریمہ کے تحت امام اہلسنت امام الہدیٰ امام ابومنصور ماتریدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ارشاد فرماتے ہیں: ''ای وعد اللّٰہ لکلا الفریقین من انفق قبل الفتح وبعدہ الجنۃ والثواب الحسن ''یعنی اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرام علیہم الرضوان کے دونوں گروہوں یعنی جنہوں نے فتح مکہ سے قبل اور بعد خرچ کیا، ان سے جنت اور اچھے ثواب کا وعدہ فرمایا ہے۔ (تفسیر ماتریدی، جلد 9، صفحہ 519، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

اس آیتِ کریمہ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے تفسیر سمرقندی میں ہے: ''معناہ وعد اللّٰہ کلا الحسنی یعنی الجنۃ ''یعنی آیت کریمہ کا معنی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان تمام سے جنت کا وعدہ فرمایا ہے۔ (تفسیر سمرقندی، جلد 3، صفحہ 382، دار الفکر، بیروت)

اس آیتِ کریمہ کے تحت تفسیر ارشاد العقل السلیم میں ہے: ''ای المثوبۃ الحسنی وھی الجنۃ ''یعنی (اللہ عزوجل نے صحابہ کرام علیہم الرضوان کے ساتھ) اچھے ثواب یعنی جنت کا وعدہ فرمایا ہے۔ (ارشاد العقل السلیم، جلد 5، صفحہ 274، ریاض)

اس آیت کریمہ کے تحت تفسیر کبیر میں ہے: ''وفیہ مسائل: المسئلہ الاولیٰ: ای وکل واحد من الفریقین وعداللّٰہ الحسنی ای المثوبۃ الحسنی وھی الجنۃ مع تفاوت الدرجات ''یعنی اس آیت کریمہ میں کئی مسائل بیان ہوئے ہیں۔ ان میں سے پہلا مسئلہ یہ ہے کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان کے دونوں گروہوں کے ساتھ اللہ عزوجل نے عمدہ اجر یعنی جنت کا وعدہ فرمایا ہے ہاں درجات ضرور مختلف ہوں گے۔ (تفسیر کبیر، جلد 29، صفحہ 220، بیروت)

یہی آیت کریمہ لکھنے کے بعد صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ارشاد فرماتے ہیں: ''تو جب اس نے ان کے تمام اعمال جان کر حکم فرما دیا کہ ان

سب سے ہم جنت بے عذاب وکرامت وثواب کا وعدہ فرما چکے، تو دوسرے کو کیا حق رہا کہ ان کی کسی بات پر طعن کرے۔“(بھار شریعت، جلد 1، حصہ 1، صفحہ 255، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

بہار شریعت میں ہے: ”تمام صحابہ کرام اعلیٰ وادنی (اوران میں ادنی کوئی نہیں) سب جنتی ہیں۔ وہ جہنم کی بھنک نہ سنیں گیا ور ہمیشہ اپنی من مانتی مرادوں میں رہیں گے، محشر کی وہ بڑی گھبراہٹ انہیں غمگین نہ کرے گی، فرشتے ان کا استقبال کریں گے کہ یہ ہے وہ دن جس کا تم سے وعدہ تھا۔ یہ سب مضمون قرآن عظیم کا ارشاد ہے۔“(بہار شریعت، جلد 1، حصہ 1، صفحہ 254، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

صحابہ کرام علیہم الرضوان کے فضائل میں بے شمار احادیث مبارکہ بھی موجود ہیں۔ چنانچہ ترمذی شریف میں ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، میں نے رسول اکرم ﷺ سے سُنا کہ جس مسلمان نے مجھے دیکھا، اس کو آگ نہیں چھوئے گی۔(سنن الترمذی، جلد 2، صفحہ 705، حدیث 3826، لاھور)

اس حدیث پاک کے تحت فیض القدیر میں ہے:”(لا تمس النار) ای نار جھنم “یعنی آگ کے نہ چھونے سے مراد یہ ہے کہ انہیں جہنم کی آگ نہیں چھوئے گی۔(فیض القدیر، جلد 6، صفحہ 547، تحت الحدیث 9867، بیروت)

اس حدیث پاک کے تحت مراۃ المناجیح میں ہے: ”یعنی جس نے بحالتِ ایمان مجھے دیکھا اور ایمان پر ہی اُس کا خاتمہ ہوا، وہ دوزخ سے محفوظ رہے گا۔ خیال رہے کہ سارے صحابہ جنتی ہیں، مگر عشرہ مبشرہ وہی ہیں، جنہیں ایک حدیث نے جمع فرمایا، ورنہ سارے صحابہ جنتی ہیں۔“(مراۃ المناجیح، جلد 8، صفحہ 287، مطبوعہ لاہور)

رہی بات اس حدیثِ پاک کی جس کے متعلق سوال کیا گیا ہے، تو بلا شبہ اس طرح کی حدیث پاک موجود ہے، جس میں ایک شخص کے انتقال کے وقت رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”الی النار “یعنی وہ تو دوزخی ہے۔ اس حدیث پاک کی شرح بیان کرتے ہوئے

محدثین کرام نے بیان فرمایا کہ جس شخص کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے دوزخی ہونے کا فرمایا، وہ صحابی نہیں، بلکہ منافق تھا۔

بخاری شریف میں ہے: ”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: ہم غزوۂ خیبر کے موقع پر رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ اقدس میں حاضر تھے، تو آپ نے ایک شخص کے متعلق جو اسلام کا دعویٰ کرتا تھا، فرمایا کہ یہ دوزخی ہے۔ پھر جب لڑائی شروع ہوئی، تو اس شخص نے بہت زور وشور سے جنگ کی۔ اس دوران اسے زخم پہنچا، تو رسول اللہ ﷺ کی بارگاہِ اقدس میں عرض کیا گیا کہ جس شخص کے دوزخی ہونے کا فرمایا تھا، اس نے تو آج بہت شدید قسم کی لڑائی کی یہاں تک کہ وہ مر گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ وہ دوزخی ہے۔ قریب تھا کہ بعض لوگ یہ سن کر شک میں پڑ جاتے کہ بتایا گیا وہ نہیں مرا، بلکہ اسے سخت زخم پہنچے تھے، جب رات ہوئی، تو وہ صبر نہ کر سکا اور اپنے آپ کو قتل کر دیا۔ اس کی خبر نبی پاک ﷺ کو دی گئی تو آپ نے فرمایا: اللہ اکبر! میں گواہی دیتا ہوں کہ میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں، پھر حضرت بلال کو حکم دیا کہ وہ لوگوں میں اعلان کر دیں کہ جنت میں صرف مسلمان ہی داخل ہوں گے اور اللہ عزوجل اپنے اس دین کی مدد کسی فاجر شخص سے بھی کروا لیتا ہے۔ (الصحیح للبخاری، صفحہ 413، حدیث 3062، مطبوعہ ریاض)

اس حدیث پاک کے تحت عمدۃ القاری میں ہے: ”اسمہ قزمان وھو معدود فی المنافقین“ یعنی اس شخص کا نام قزمان تھا اور اس کا شمار منافقین میں ہوتا تھا۔ (عمدۃ القاری، جلد 14، تحت الحدیث 2898، صفحہ 253، بیروت)

اس حدیث پاک کے تحت عمدۃ القاری میں ہے: ”قولہ الا نفس مسلمۃ یدل علی ان الرجل قد ارتاب وشک حین اصابتہ الجراحۃ“ یعنی حدیث پاک کے یہ الفاظ ”جنت میں صرف مومن ہی داخل ہوگا“ اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ جب اس شخص کو زخم پہنچا تھا، تو یہ رسول اللہ ﷺ کے متعلق شک و

شبہ میں مبتلا ہو گیا تھا۔(عمدۃ القاری، جلد 14، صفحہ 426، بیروت)

اس حدیثِ پاک کے تحت ارشاد الساری میں ہے:''اسمہ قزمان الظفری وھو معدود فی جملة المنافقین ''یعنی اس شخص کا نام قزمان ظفری تھا اور وہ منافقین کے گروہ میں شامل تھا۔(ارشاد الساری، جلد 5، صفحہ 176، مصر)

اسی طرح کی حدیث پاک کے تحت ارشاد الساری میں مزید ایک مقام پر ہے: ''لنفاقہ باطنا ''یعنی رسول اللہ ﷺ نے اس کے باطنی طور پر منافق ہونے کی وجہ سے دوزخی فرمایا تھا۔(ارشاد الساری، جلد 6، صفحہ 362، مصر)

اس حدیثِ پاک کے تحت شرح الزرقانی میں ہے:''قال المھلب ھذا الرجل ممن اعلمنا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم انہ نفذ علیہ الوعید من النفاق ''یعنی مہلب کہتے ہیں: یہ شخص ان لوگوں میں سے تھا جن کے متعلق رسول پاک ﷺ نے ہمیں بتا دیا کہ ان کے نفاق کی وجہ سے ان پر یہ وعید نافذ ہوگئی۔(شرح الزرقانی علی المواھب اللدنیۃ، جلد 3، صفحہ 262، بیروت)

اس حدیث پاک کے تحت نزہۃ القاری میں ہے:''ابتدا میں جو فرمایا:''لرجل یدعی الاسلام ''اور اخیر میں جو منادی کرائی گئی، اس سے بظاہر یہ متبادر ہوتا ہے کہ یہ حقیقت میں مسلمان نہ تھا۔(اس کے بعد مفتی صاحب علیہ الرحمۃ نے ثابت کیا کہ لفظ فاجر، کافر کے لیے بھی بولا جاتا ہے، لہذا) اس حدیث میں بھی فاجر سے اگر کافر مراد لیا جائے، تو کوئی استبعاد یعنی امکان سے خارج نہیں۔''(ملتقط از نزہۃ القاری، جلد 4، صفحہ 173، فرید بک سٹال، لاہور) اس حدیث پاک کے تحت تفہیم البخاری میں ہے:''سید عالم ﷺ کا ارشاد کہ''جنت میں مسلمان ہی داخل ہوں گے'' سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ جوان مرد جب شدید زخمی ہو گیا تھا، تو اس نے آپ ﷺ کے صدق میں شک کر لیا تھا اور سید عالم ﷺ اس کے باطنی کفر کو جانتے تھے۔''(تفہیم البخاری، جلد 4، صفحہ 442، مطبوعہ فیصل آباد)

ملک انعام الحق اعوان

قادیانی مذہب

عقیدۂ ختم نبوت مسلمانوں کے ایمان کی بنیاد ہے۔قادیانی مذہب کے پیروکار مسلسل اس عقیدے پر حملہ آور ہیں چنانچہ ضروری ہے کہ مسلمان قادیانی مذہب کے فتنے سے پوری طرح آگاہ،خبرداراور بیدار رہیں

مَّا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا (الاحزاب:40)

ترجمہ: ''حضرت محمد ﷺ تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں لیکن اللہ کے رسول اورنبیوں (کے سلسلہ) کوختم کرنے والے آخری نبی ہیں اوراللہ تعالیٰ ہر چیز کوخوب جانتا ہے۔''

عقیدۂ ختم نبوت پر قرآن حکیم سے دلائل پیش کرنے کے بعد ہم سنت وحدیثِ نبوی ﷺ کی طرف آتے ہیں۔ یہ اَمر واضح ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کا آخری نبی ہونا جس طرح قرآنی آیات میں صراحت کے ساتھ بیان ہوا ہے اسی طرح احادیث نبوی ﷺ میں تواتر کے ساتھ آیا ہے۔حضور نبی اکرم ﷺ نے بار بار تاکید کے ساتھ اپنے خاتم النبیین ہونے کا اعلان فرمایا ہے اور مختلف تمثیلات کے ذریعے اس اصطلاح کے معنی کی وضاحت فرمائی ہے جس کے بعد اس لفظ کے معنی میں کسی قسم کی تاویل وتعبیر کی گنجائش نہیں رہتی۔

قادیانیوں کے بارے میں دنیا کے تمام مسلمانوں کا اتفاق ہے کہ وہ اپنے اسلام مخالف مخصوص خیالات ونظریات کی وجہ سے مسلمان کہلانے کے حق دار نہیں ہیں، ان کا گہرا ربط یہود اور حکومت اسرائیل سے ہے، درحقیقت قادیانی تحریک یہودیوں ہی کی ایک شاخ ہے، اسلام کو بدنام کرنے اور مسلمانوں کے حقوق پر غاصبانہ قبضہ جمانے کے لیے اسلام مخالف طاقتوں کے سہارے پوری دنیا میں قادیانیوں نے اپنی ناپاک تحریک چھیڑ رکھی ہے۔ واضح ہو کہ فتنہء قادیانیت کوئی نیا فتنہ نہیں ہے، اب اس ناسور کی عمر سوا سو سال سے اوپر ہو چکی ہے، تقسیمِ ملک سے پہلے سے قادیانیوں کا ارتدادی مرکز قادیان (پنجاب انڈیا) رہا ہے اور اسی سرزمین میں منحوس مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے خلفاء کو زمین کھود کر گاڑ رکھا ہے اور موصیین قادیان (یعنی قادیان میں دفن ہونے کی وصیت کرنے والے قادیانی) خواہ وہ کہیں بھی مرا ہو، اس کی لاش کو یہیں لاکر گاڑا جاتا ہے مگر اس کے لیے موصی ہونا شرط ہے اور ہر قادیانی موصی کے لیے مرکز قادیان سے مقرر کردہ سالانہ چندہ شرط ہے اور تقسیم ملک کے بعد چنیوٹ (پاکستان) کے قریب دریائے چناب کے مغربی کنارے پر مرزائیوں نے اپنا ایک مستقل مرکز رَبوہ کے نام سے قائم کیا، پاکستان میں یہ ان کی ارتدادی اور تخریبی سرگرمیوں کا مرکز ہے، جس میں تعلیم، علاج، ملازمت، رشتہ وغیرہ کے لالچ اور دیگر مختلف ہتھکنڈوں سے مسلمانوں کو مرتد بنایا جاتا ہے، قادیان انڈیا میں بھی اور ربوہ پاکستان میں بھی ان کا ایک مستقل ادارہ ''نظارت اصلاح وارشاد'' کے نام سے قائم ہے، جس کے تحت مرزا غلام احمد قادیانی کی جھوٹی نبوت کی اشاعت وتبلیغ اور مسلمانوں کو مرتد بنانے کے لیے مبلغ تیار کر کے اندرونِ ملک اور بیرونِ ملک بھیجے جاتے ہیں، ہر زبان میں گمراہ کُن لٹریچر چھاپ کر لاکھوں کی تعداد میں مفت تقسیم کیا جاتا ہے، ان دونوں اداروں کا سالانہ بجٹ لاکھوں روپے ہوتا ہے؛ مگر پاکستان کی حکومت نے 1974ء میں اپنے آرڈی نینس کے ذریعہ جب سے قادیانیوں کے غیر مسلم ہونے کی توثیق کی ہے، تب سے پاکستان میں تو قادیانیت محدود ہو کر رہ گئی ہے، مگر ہندوستان میں تقریباً دس سال سے دوبارہ اس

کی ارتدادی سرگرمیاں عروج پر ہیں۔ قادیانی فرقہ وفتنہ تاریخ اسلامی کا سب سے خطرناک فتنہ ہے کیونکہ قادیانیت ایک مستقل دین اور متوازی امت کی دعوت ہے۔ یہاں پورا نظام ترتیب دیا گیا ہے، شعائر کے مقابلے میں شعائر، مقدسات کے مقابلہ میں مقدسات، مرکز کے مقابلہ میں مرکز، قبلے کے مقابلہ میں قبلہ، کتابوں کے مقابلے میں کتاب، مسجد کے مقابلے میں مسجد، نبی کے مقابلہ میں نبی، صحابہ کے مقابلہ میں صحابہ، جنت کے مقابلہ میں جنت، ہر چیز کا قادیانی دنیا میں بدل مہیا ہے۔ یہاں تک کہ اسلامی تقویم کے قمری وہجری مہینوں کے مقابلہ میں مہینوں کے بھی نئے نام رکھے ہیں، جس کا صاف مطلب یہ ہے کہ قادیانیت نبوتِ محمدی ﷺ کے خلاف ایک سازش ہے۔

عقیدۂ ختم نبوت مسلمانوں کے ایمان کی اساس ہے۔ دیگر تمام انبیاء صرف اپنی قوم کی طرف مبعوث کئے گئے جب کہ خاتم النبیین ﷺ تمام عالم انسانیت کے لئے مبعوث فرمائے گئے۔ آپ پر نازل کردہ کتاب لاریب قرآن مجید تا قیامت تمام انسانیت کے لئے رشد وہدایت کا منبع ہے۔ آپ کی نبوت تا قیامت جاری وساری ہے اور آپ ﷺ کے بعد کسی نئے نبی کے آنے کی ضرورت نہیں۔ آپ کی حیات طیبہ میں بھی چند لوگوں نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا جنہیں صحابہ نے قتل کر دیا۔ مسلمانوں کی تاریخ کی سب سے زیادہ خون ریز جنگ نبوت کے جھوٹے مدعی ''مسیلمہ کذاب'' کے خلاف لڑی گئی جس میں کم وبیش بارہ سو اصحاب النبی رضوان اللہ علیہم شہید ہوئے جن میں سے سات سو حفاظ صحابہ کرام بھی شامل تھے۔

پتہ یہ چلا کہ صحابہ کرام کا بھی یہ اجماعی عقیدہ تھا کہ آنحضرت ﷺ، اللہ عزوجل کے آخری نبی ہیں اور آپ کے بعد اگر کوئی نبوت کا دعویٰ کرتا ہے تو وہ سراسر جھوٹا ہے۔ چنانچہ خیر القرون سے لیکر آج تک تمام اُمّہ کا یہ مسلمہ اور اجماعی عقیدہ رہا ہے کہ رسول اللہ ﷺ آخری نبی ہیں، آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔ قرآن اور احادیثِ متواترہ اس حقیقت پر گواہ ہیں۔

تبلیغی و تنظیمی سرگرمیاں

آستانہ عالیہ حضرت کرماں والا شریف

☆ مرکز تبلیغ وتربیت، چیچہ وطنی شہر ☆

جامعہ حضرت کرماں والا شریف وارڈ نمبر **18** محمد آباد چیچاوطنی میں مورخہ **30** اکتوبر کو سالانہ عرس مبارک اولیائے حضرت کرماں والے رحمہم اللہ علیہم اجمعین منعقد ہوا۔ جس میں مشائخ عظام، علماء کرام، صحافی برادران، آستانہ عالیہ حضرت کرماں والا شریف اوکاڑہ سے تعلق رکھنے والے تنظیمی بیلی اور عوام اہلسنت نے بھرپور شرکت کی۔ محفل کی صدارت جناب پیر ڈاکٹر رحمت اللہ طیّبی خلیفہ مجاز حضرت کرماں والا شریف نے فرمائی۔ نقابت کے فرائض علامہ مولانا حافظ اختر حسین شجاع صدر مدرس (جامعہ) نے سرانجام دیے۔ تلاوتِ کلامِ پاک قاری ریحان علی چشتی نے فرمائی جبکہ نعت شریف جناب محمد حنظلہ عطاری، جناب خلیل احمد اجمیری، جناب صوفی صداقت علی ساقی اور حافظ محمد ابوبکر طیّبی (فیصل آباد) نے پڑھی۔ میاں چنوں سے جناب پیر میاں کاشف رشید طیّبی خلیفہ مجاز حضرت کرماں والا شریف نے تبلیغی بیان کیا اور خصوصی خطاب حضرت علامہ مولانا ابوعبید احسان الحق قادری مہتمم جامعہ احسن المدارس اڈا چھب چوکی (خانیوال) نے فرمایا۔ آخر میں پیر سیّد محمد جہانزیب شاہ صاحب کاظمی نے خصوصی دعا فرمائی۔ منتظمین میں علامہ حافظ محمد طلحہ بن رحمت طیّبی، محمد انوار رحمت طیّبی، محمد اسد طیّبی اور حافظ محمد متین ساجد طیّبی نے شرکاء کو لنگر شریف پیش کیا۔

☆

جناب ماسٹر محمد ساجد، محمد وقاص ساجد طیّبی، محمد اویس ساجد طیّبی اور حافظ محمد متین ساجد

طیّبی کے گھر سالانہ محفل میلاد مصطفیٰ ﷺ کا انعقاد کیا گیا جس میں بیلیوں نے کثیر تعداد میں حصہ لیا۔ تلاوتِ قرآن کریم حافظ محمد متین ساجد طیّبی نے کی۔ جناب خلیل احمد اجمیری، صوفی صداقت علی ساقی، محمد انوار رحمت طیّبی اور حافظ محمد ابوبکر طیّبی نے گلہائے عقیدت پیش کیے۔ نقابت کے فرائض علامہ حافظ محمد طلحہ بن رحمت طیّبی نے ادا کیے جب کہ خصوصی خطاب پیر ڈاکٹر رحمت اللہ طیّبی خلیفہ مجاز حضرت کرماں والا شریف نے کیا۔ آخر میں شرکاء کو لنگر شریف پیش کیا گیا۔

☆ مرکز تبلیغ وتربیت کراچی ☆

بہاولنگر کے ضلعی نگران تحصیل امیر شیخ نصراللہ صاحب، امیر تبلیغ صوفی محمد اشرف جاوید طیّبی، امیر تبلیغ عابد حسین طیّبی، امیر تبلیغ ابرار حسین طیّبی، امیر تبلیغ محمد احمد طیّبی اور بیلی عبدالجبار مستری نے کراچی میں جناب پیر حاجی نذیر طیّبی کی بیٹی کی شادی میں شرکت کی۔ جس پر جناب پیر حاجی نذیر طیّبی نے بیلیوں کا شاندار استقبال کیا۔ بارات کی آمد کے بعد محفل میلاد کا انعقاد کیا گیا۔ محفل میلاد کا آغاز تلاوت کلام پاک سے کیا گیا۔ اس کے بعد نعت خوانی ہوئی۔ پیر حاجی نذیر طیّبی اور قاری صاحب نے بیان کیا۔ پھر نکاح پڑھایا گیا اور اس کے بعد دعا خیر کی گئی۔

☆ بلال کالونی، کراچی میں محفل میلاد کا انعقاد کیا گیا۔ محفل میلاد کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا اور نعت شریف پڑھی گئی۔ شیخ نصراللہ طیّبی اور پیر حاجی نذیر طیّبی نے بیان کیا، اور پیر سیّد شہر یار بخاری سجادہ نشین حضرت کرماں والا شریف کی دعوت پر لوگوں کو محفل میلاد منانے اور کثرت سے درود وسلام پڑھنے کی تلقین کی اور دعائے خیر کی گئی۔

☆ کورنگی کراچی میں محفل میلاد کا انعقاد کیا گیا۔ محفل کا آغاز تلاوت کلام پاک اور نعت شریف سے ہوا۔ پیر حاجی نذیر طیّبی اور شیخ نصراللہ طیّبی نے بیان کیا۔ بابا جی حضور پیر سیّد میر طیب علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے مشن فروغِ دین وعشق رسول ﷺ اور پیر سیّد شہر یار بخاری سجادہ نشین آستانہ عالیہ حضرت کرماں والا شریف کی دعوت پر لوگوں کو گھر گھر محفل میلاد منانے اور

کثرت سے درود شریف پڑھنے کی تلقین کی گئی اور دعائے خیر کی گئی۔

☆ جملہ تبلیغی وفد نے حضرت عبداللہ شاہ غازیؒ کے دربار شریف پر حاضری دی اور وہاں بھی محفل میلاد کا انعقاد کیا گیا اور زائرین کو حضرت کرماں والا شریف کی طرف سے تبلیغ کرنے، محفل میلاد منانے اور درود شریف پڑھنے کی دعوت دی گئی۔ دعائے خیر کے بعد لنگر شریف تقسیم کیا گیا۔

☆ جناب پیر حاجی عبدالرشید طیّبی اور انکے صاحبزادے جناب محمد طیب طیّبی نے بغرض تبلیغ آنے والے تنظیم کمیٹی ضلع بہاونگر کے تمام بیلیوں کے لیے خصوصی لنگر شریف کا انتظام وانصرام کیا، سب کا شکریہ ادا کرنے کے بعد دعاؤں اور نیک تمناؤں کے ساتھ الوداع کیا۔

(رپورٹ: محمد طیب طیّبی)

☆ تبلیغی دورہ بہاولنگر ☆

ضلع بہاولنگر میں مبلغین نے تبلیغی دورہ کیا جس میں ضلعی نگران تحصیل امیر شیخ نصراللہ صاحب، امیر تبلیغ صوفی محمد اشرف جاوید طیّبی، امیر تبلیغ عابد حسین طیّبی، امیر تبلیغ ابرار حسین طیّبی، امیر تبلیغ ملک ندیم طیّبی، امیر تبلیغ محمد عامر وٹو، محمد حمزہ، محمد طاہر، حاجی اللہ دتہ اور محمد شوکت (ٹریفک پولیس) نے شرکت کی۔ محمد احمد کھرل (گوشت والے) اور بیلی محمد حمزہ کے گھر محفل میلاد کا انعقاد کیا گیا۔ جس کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے حافظ محمد عاشر عمر نقشبندی نے کیا اور نعت شریف کی سعادت حافظ محمد ھارون نے حاصل کی۔ منقبت اہل بیت حافظ محمد حسین نقشبندی نے پڑھی۔ شیخ نصراللہ صاحب نے بیان کیا اور پیر سیّد شہریار بخاری سجادہ نشین حضرت کرماں والا شریف کی دعوت پر لوگوں کو تبلیغ کرنے، گھر گھر محفل میلاد سجانے اور درود شریف پڑھنے کی تاکید کی گئی۔ صوفی محمد عامر عمر نقشبندی نے دعا کروائی۔ (رپورٹ: صوفی محمد اشرف طیّبی)

مرکز محفل میلاد خادم آباد کالونی سے تحصیل امیر پیر محمد افضل باجوہ طیّبی نقشبندی (خلیفہ مجاز حضرت کرماں والا شریف) کی زیر قیادت مختلف دیہی علاقوں کا تبلیغی دورہ کیا گیا۔

تبلیغی دورے کے دوران بیلی محمد بلال نقشبندی، بیلی منظور احمد فوجی، عمر فاروق رحمانی، محمد علی اور اندرون شہر محمد صادق کرماں والا طیّبی کلاتھ ہاؤس والے، محمد زاہد اقبال و دیگر بیلیوں کے گھروں میں محافلِ میلاد النبی ﷺ کا انعقاد کیا گیا۔ آغاز تلاوت کلام پاک سے کیا گیا اور نعت شریف پڑھی گئی۔ تحصیل امیر بہاولنگر جناب پیر محمد افضل باجوہ طیّبی نے بیلیوں سے گفتگو میں فرمایا کہ تمام بیلی جانشین گنج کرم حضرت بابا جی سیّد میر طیب علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے مشن فروغِ عشق رسول ﷺ کے ماتحت تبلیغ دین لازمی کریں، جس پر بیلیوں نے گھر گھر جا کر تبلیغ کا وعدہ کیا، محافلِ میلاد اور تبلیغی دورے میں اولیائے حضرت کرماں والا شریف کے سالانہ عرس مبارک کی دعوت دی جا رہی ہے۔ محافل میلاد کے اختتام پر ہدیہ درود و سلام و دعا کے بعد بیلیوں میں لنگر شریف تقسیم کیا گیا۔ (رپورٹ: محمد ریاض طیّبی)

☆ مراکز تبلیغ ضلع پاکپتن شریف ☆

بیلی بابا محمد شوکت طیّبی نقشبندی خادم اعلیٰ حضرت کرماں والے رحمۃ اللہ علیہ کا عرس شریف منعقد کیا گیا جس میں اہل علاقہ کے بیلوں نے کثیر تعداد میں حصہ لیا اور جناب محمد سمیع اللہ نوری طیّبی، تنظیم رکن کمیٹی حاجی عبد الودود طیّبی، ڈاکٹر محمد شوکت طیّبی اور محمد جمیل احمد طیّبی نقشبندی نے خصوصی شرکت کی۔ سیّد اقرار حسین شاہ اور انکے ساتھ آنے والے بیلیوں نے سکیورٹی کے فرائض سرانجام دیئے۔ عرس شریف کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا اور مختلف بیلیوں نے نعت شریف پڑھی۔ جناب محمد سمیع اللہ نوری طیّبی نے بیان کرتے ہوئے حضرت کرماں والے رحمۃ اللہ علیہ اور بابا جی سیّد میر طیب علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی کرامات بیان کیں اور پیر سیّد شہر یار بخاری (سجادہ نشین حضرت کرماں والا شریف) کی تاکید کے مطابق لوگوں کو تبلیغ کرنے اور گھر گھر محفل میلاد سجانے کا پیغام دیا۔ ظہر کے وقت اختتامی دعا کی گئی۔ لنگر شریف کا وسیع انتظام کیا گیا تھا۔

☆ اس کے بعد تمام قافلہ 12EB گاؤں کی طرف روانہ ہوا، جہاں نگران محمد افضل طیّبی اور خادم مرکز محفل میلاد محمد مرتضیٰ طیّبی نے سکول میں ظہر تا عصر محفل میلاد منعقد کی اور عصر تا مغرب 50SP میں خادم مرکز محفل میلاد ڈاکٹر محمد ساجد طیّبی کے گھر محفل منعقد ہوئی اور جناب محمد سمیع اللہ نوری طیّبی نے بیان کیا۔اس کے بعد مغرب سے لے کر رات 10 بجے تک مختلف گھروں میں محفل میلاد کا انتظام کیا گیا۔لوگوں کو محفل میلاد منانے اور تبلیغ کرنے کی دعوت دی اور دعائے خیر کی گئی۔

☆ سالانہ محفل میلاد مصطفےٰ ﷺ (31SP) میں منعقد کی گئی۔محفل میلاد کا آغاز تلاوت کلام پاک سے حافظ محمد اعجاز طیّبی نے کیا۔نقابت کے فرائض جناب رفاقت علی طیّبی نے سرانجام دیئے۔نعت شریف کی سعادت محمد ماجد علی طیّبی اور محمد شفیق طیّبی نے حاصل کی۔محمد حسن طیّبی اور پیر محمد جمیل احمد طیّبی نے اعلیٰ حضرت کرماں والے رحمۃ اللہ علیہ کی کرمات بیان کیں۔محفل میلاد میں چوہدری مستنصر حسین گجر اور چوہدری نعیم گجر نے خصوصی شرکت کی اور اہل علاقہ نے کثیر تعداد میں حصہ لیا۔

☆ جمال چوک پاکپتن شریف میں محفل میلاد منعقد کی گئی۔محفل میلا کا آغاز تلاوت کلام پاک سے قاری محمد اسماعیل طیّبی نے کیا۔نعت شریف کی سعادت حافظ محمد اللہ دتہ طیّبی نے حاصل کی۔قاری محمد شاہد طیّبی نقشبندی نے خصوصی بیان کیا۔نگران محمد افضال طیّبی ،نگران جمال چوک محمد الطاف طیّبی، بھائی محمد اشرف طیّبی خادم مرکز محفل میلاد چکنمبر 29SP، ڈاکٹر شوکت طیّبی (تنظیمی رکن کمیٹی) اور حاجی برکت اللہ 50SP نے خصوصی شرکت کی۔حاجی محمد انور طیّبی خادم مرکز محفل میلاد 36SP اور ٹیم نے بیلیوں کے لیے لنگر شریف کا وسیع انتظام کیا۔

☆ محمد الطاف حسین طیّبی نگران علاقہ جمال چوک کی خصوصی کاوشوں سے پورا ہفتہ منگل سے سوموار تک بعد نماز عشاء تربیتی محفل کروائی گئی جس میں بیلیوں نے کافی تعداد میں حصہ لیا اور دینی علم حاصل کیا۔

☆ عیدگاہ پاکپتن شریف میں محفل میلاد منعقد کی گئی۔ بیلیوں نے کثیر تعداد میں حصہ لیا اور پیر شکیل احمد طیّبی (خلیفہ مجاز حضرت کرماں والا شریف) نے خصوصی شرکت کی۔ محمد معظم علی طیّبی نے 10 سے 15 منٹ تک درسِ حدیث پیش کیا۔

☆

راقم الحروف کی والدہ ماجدہ فضل بی بی (خادمہ سیّدہ بے بے جی، صاحبزادی حضرت کرماں والے رحمۃ اللہ علیہ) کے چہلم کا ختمِ پاک منعقد کیا گیا جس میں نقابت کے فرائض محمد سلیم طیّبی نے ادا کیے۔ آغاز تلاوت قرآنِ پاک سے ہوا جسکی سعادت جناب قاری رمضان نوری امام مسجد (سلیم کوٹ) نے حاصل کی اور جناب حافظ ابراہیم طیّبی (عیدگاہ)، جناب حافظ وقاص طیّبی، حافظ شہباز طیّبی، حافظ محمد طارق صاحب (بورے والا) اور حافظ اللہ دتہ طیّبی (36 ایس پی پاکپتن) نے نعت شریف پیش کی۔ جناب پیر فتح اللہ طیّبی (ضلعی امیر وہاڑی) اور جناب ظفر اللہ طیّبی (اوکاڑہ) اور جناب پروفیسر حافظ معاذ صاحب (عارف والا) نے خصوصی بیان ارشاد فرمایا۔ برادر محمد سلیم طیّبی نے سلام پیش کیا۔ جناب قاری محمد رمضان نوری، حافظ محمد اصغر طیّبی (بوریوالا) اور قاری محمد شریف طیّبی (پاکپتن) نے ختم شریف پڑھا۔ جناب پیر فتح اللہ طیّبی (ضلعی امیر وہاڑی) نے دعا کروائی۔ پیر سیّد شہریار بخاری (سجادہ نشین حضرت کرماں والا شریف) کی خصوصی تاکید پر دربار شریف سے خصوصی وفد جناب محمد سمیع اللہ نوری طیّبی کی زیر قیادت شامل ہوا۔ ختمِ چہلم میں شمولیت کرنے والے تمام شرکائے محفل کا جناب ماسٹر عبدالرشید طیّبی اور صاحبزادگان پیر محمد جمیل احمد طیّبی (ضلعی امیر پاکپتن ونگران مرکزی عیدگاہ)، پیر شکیل احمد طیّبی (تحصیل امیر بوریوالا)، محمد سلیم طیّبی، حافظ محمد وکیل طیّبی، محمد نوید طیّبی اور محمد ندیم اقبال طیّبی (چک سلیم کوٹ) نے خصوصی شکریہ ادا کیا۔ (پیر جمیل احمد طیّبی نقشبندی)

☆ مرکز میلاد گگو منڈی بورے والا ☆

چک نمبر 273EB گگو منڈی بورے والا میں میلاد کمیٹی کی جانب سے سالانہ عظیم

الشان محفل میلاد منعقد ہوئی جس میں قاری محمد یونس طیّبی نے تلاوت کی۔ نعت شریف کی سعادت نیامت علی طیّبی، ذیشان طیّبی، محمد رمضان، حاجی سلیم جوئیہ قبولہ شریف اور قمر قادری نے حاصل کی۔ نقابت کے فرائض محمد رمضان طیّبی نے سرانجام دیئے۔ پیر شکیل احمد طیّبی خلیفہ مجاز حضرت کرماں والا شریف نے بیان کیا۔ درود وسلام نیامت علی نے پڑھا۔ خصوصی دعا پیر شکیل احمد طیّبی نے کروائی۔ محفل میلاد کی انتظامیہ میں فیاض جوئیہ، دانش جوئیہ، اویس جوئیہ، غلام شہر یار طیّبی، محمد احمد طیّبی، غلام حسن طیّبی، ظفر اقبال جوئیہ، علی رضا جوئیہ سعودی عرب والے اور حسن جوئیہ شامل تھے۔

☆ مرکز محفل میلاد شیخوپورہ ☆

شیخوپورہ شہر میں صابر علی طیّبی کے گھر محفل میلاد منعقد کی گئی۔ محفل میلاد کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا اور نعت شریف کی سعادت محمد عباس، رمضان اور بیلی لطیف نے حاصل کی۔ جناب صابر علی طیّبی نے حضرت صاحب کرماں والے رحمۃ اللہ علیہ کی کرامات بیان کیں اور درود وسلام پڑھا۔ شجرہ شریف بنیامین طیّبی نے پڑھا۔ آخر میں ختم شریف پڑھا گیا اور دعا کروائی گئی۔

☆ سالانہ عرس مبارک/ختم چہلم پیر شفقت علی طیّبی نقشبندیؒ ☆

بورے والا میں 14 واں سالانہ عرس پاک اولیائے حضرت کرماں والےؒ اور پیر طریقت پیر شفقت علی طیّبی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ کے ایصالِ ثواب کیلئے ختمِ چہلم کی محفل بمقام آستانہ عالیہ قصرِ شفقت، مکان نمبر 128 الحمد سٹی ہاؤسنگ سکیم 505 روڈ بوریوالا میں انعقاد پذیر ہوئی۔ عرس پاک و چہلم شریف کی محفل دو نشستوں پر مشتمل تھی۔ پہلی نشست کے تحت صبح 10 بجے سے دوپہر 1 بجے تک عورتوں کی تبلیغ وتربیت کے لیے تبلیغی اجتماع ہوا جس میں خصوصی

خطاب زوجہ قاری شمس الدین نقشبندی (چیچہ وطنی) نے کیا۔ اس نشست میں بوریوالا شہر اور مضافات کے چکوک سے خواتین بہنوں کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔ درود و سلام کے بعد ختم شریف پڑھا گیا اور خصوصی دعا کی گئی۔

دوسری نشست پیر بھائیوں کے لیے بعد نمازِ ظہر تا مغرب منعقد ہوئی۔ جس میں نقابت کے فرائض محمد شہباز طیبؔی نے ادا کیے۔ تلاوت قاری مجیب الرحمٰن علوی نے فرمائی۔ حضور سرورِ کونین ﷺ کی بارگاہ میں ھدیہءِ نعت حافظ محمد طارق فریدی اور حافظ اللہ دتہ طیبؔی نے پیش کیا۔ جناب پیر فتح اللہ طیبؔی نقشبندی خلیفہ مجاز حضرت کرماں والا شریف نے اظہارِ خیال پیش کیا۔ نمازِ عصر کے بعد خوشبوئے شیر ربانی، درویش کامل حضرت میاں محمد صالح نقشبندی (آستانہ عالیہ شرقپور شریف) کا خصوصی خطاب ہوا۔ آستانہ عالیہ حضرت کرماں والا شریف اوکاڑہ کے مرکزی نمائندہ جناب محمد سمیع اللہ نوری طیبؔی نقشبندی نے خصوصی طور پر شرکت اختیار کی۔ دیگر بیلیوں میں ضلعی تنظیم کمیٹی کے رکن جناب محمد طاہر غنی طیبؔی، تحصیل امیر میلسی جناب ریاض تارڑ نقشبندی، تحصیل امیر وہاڑی جناب محمد عمران طیبؔی 561 ای بی، تحصیل امیر بوریوالا جناب چاچا محمد لطیف طیبؔی نقشبندی اور کثیر تعداد میں بیلیوں نے شرکت اختیار کی۔ آخر میں جناب محمد سمیع اللہ نوری طیبؔی (نمائندہ مرکز و تنظیم آستانہ عالیہ حضرت کرماں والا شریف اوکاڑہ) نے پیر شفقت علی طیبؔی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ کے بڑے صاحبزادے جناب محمد عبداللہ طیبؔی کی دستار بندی کے لیے جناب میاں محمد صالح شرقپوری نقشبندی سے درخواست کی، جنھوں نے دستار بندی فرمائی۔ جبکہ جناب محمد سمیع اللہ نوری طیبؔی نے حضرت کرماں والا شریف کی جانب سے صاحبزادہ محمد عبداللہ طیبؔی کو تنظیم کمیٹی ضلع وہاڑی کے تیسرے رکن کے طور پر نامزد کیا۔ بعد ازاں پیرِ طریقت میاں محمد صالح صاحب شرقپوری نقشبندی مجددی نے دعا کروائی۔ محفل کے اختتام کے بعد جناب محمد سمیع اللہ نوری طیبؔی نے بیلیوں سے تنظیمی گفتگو کرتے ہوئے مختلف اُمور پر مشاورت کی جس میں تبلیغ کے مشن کو زیادہ سے زیادہ فروغ دینے کے عزم کا اظہار کیا گیا۔

مزمل حسین طیبی

آئندہ ماہ میں ...

''آئندہ ماہ میں'' مضمون کا مقصد قارئین کو آئندہ مہینے کے فضائل، نوافل وعبادات اور اہم واقعات سے آگاہی فراہم کرنا ہے تاکہ قارئین بروقت عمل اور معلومات کے حصول کے ذریعے زیادہ سے زیادہ فوائد حاصل کرنے میں کامیاب ہوں۔

چھٹا قمری مہینہ ''جمادی الثانی''

چھٹے قمری مہینہ کا نام جمادی الاخریٰ ہے۔ ماہ جمادی الآخر بڑی خیر وبرکت کا مہینہ ہے اور اس ماہ کی عبادت بہت افضل ترین ہے یہ مہینہ استقبال رجب ہے اور اس کی عبادت کا مقصد استقبالِ ماہ رجب المرجب کی حرمت ہے۔

ماہِ ''جمادی الاُخریٰ'' کی وجہ تسمیہ:

یہ مہینہ عربی زبان کے دو لفظوں ''جمادی'' اور ''الاُخریٰ'' کا مجموعہ ہے۔ جمادی ''جمد'' سے نکلا ہے، جس کے معنی ''منجمد ہوجانے، جم جانے'' کے ہیں اور ''الاُخریٰ'' کے معنی ہیں: دوسرا تو جمادی الاُخریٰ کے معنی ہوئے ''دوسری جم جانے والی چیز''

جس زمانے میں اس مہینے کا نام رکھا گیا تھا، عرب میں اُس وقت سردی کا موسم تھا، جس کی وجہ سے پانی جم جاتا تھا، اور یہ سردی کے موسم کا دوسرا مہینہ تھا، اس وجہ سے اس مہینے کا نام ''جمادی الاُخریٰ'' (سردی کا دوسرا مہینہ) رکھا گیا۔

علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ عربی زبان میں ’’جمادی‘‘ کا لفظ مذکر اور مؤنث دونوں طرح استعمال ہوتا ہے، چنانچہ ’’جمادی الآخر‘‘ اور ’’جمادی الآخرۃ‘‘ دونوں طرح کہنا درست ہے۔ اردو میں اس مہینے کو ’’جمادی الثانی‘‘ یا ’’جمادی الثانیۃ‘‘ کہتے ہیں، جبکہ اہلِ عرب کے ہاں یہ درست نہیں ہے، کیونکہ ’’ثانی‘‘ اس مقام پر آتا ہے، جس کے بعد ثالث بھی ہو چنانچہ اہل عرب اس مہینے کو ’’جمادی الاُخریٰ‘‘ پکارتے ہیں۔

ماہ جمادی الثانی کا چاند دیکھ کر یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰھُمَّ اَھِلَّہٗ عَلَیْنَا بِالْیُمْنِ وَالْاِیْمَانِ وَالسَّلَامَۃِ وَ الْاِسْلَامِ وَالتَّوْفِیْقِ لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی رَبِّیْ وَرَبُّکَ اللّٰہُ

اس میں مندرجہ ذیل واقعات رونما ہوئے۔

۱۔اس مہینہ کی پہلی تاریخ کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس پہلی مرتبہ سیدنا جبریل علیہ السلام وحی لے کر حاضر ہوئے۔

۲۔اسی ماہ کی ۲۲ تاریخ ۱۳ھ کو حضرت سیّدنا عمر فاروق بن خطاب رضی اللہ عنہ تخت خلافت پر بیٹھے تھے۔

۳۔اسی ماہ کی نویں تاریخ کو حضرت سیدنا امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کی ولادت شریف ہوئی۔

۴۔اسی مہینہ کی چودہ (۱۴) تاریخ کو موسیٰ بن جعفر رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے۔

۵۔اسی مہینہ کی پندرہویں تاریخ کو سیدنا حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے کعبہ کو گرا دیا تھا اس حدیث شریف کی وجہ سے جو انہوں نے سیدہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے سنی تھی اور پھر اسے اسی ہیئت پر لوٹا دیا تھا جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے زمانہ مبارک میں تھی۔

۶۔اسی ماہ کی بیسویں تاریخ کو سیدہ حضرت خاتون جنت فاطمہ زہراء رضی اللہ عنہا کی ولادت مبارکہ ہوئی تھی۔

ہر حاجت اور ہر طلب کیلئے

کسی قسم کی مالی پریشانی ہو یا گھریلو پریشانی ہو یا کوئی رکاوٹیں ہوں تو درج ذیل آیت کا کثرت سے ورد کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی ہر جائز حاجت کو پورا فرمائیں گے۔

اِیَّاکَ نَعۡبُدُوَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ o یَااَللّٰہُ یَارَحۡمٰنُ

اِیَّاکَ نَعۡبُدُوَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ o یَااَللّٰہُ یَارَحِیۡمُ

مصیبت کو ٹالنے کیلئے

درج ذیل آیت کو اُٹھتے بیٹھتے نہایت توجہ اور یقین کے ساتھ پڑھیں، اللہ تعالیٰ آپ کی تمام مصیبتوں کو ٹال دیں گے۔ **فَاِنَّ مَعَ الۡعُسۡرِ یُسۡرًا o اِنَّ مَعَ الۡعُسۡرِ یُسۡرًا o**

(پارہ 30 سورۃ الم نشرح' آیت نمبر 6,5)

جائز حاجات پوری

اس ماہ کی پہلی شب نماز مغرب کے بعد پندرہ مرتبہ سورہ اخلاص پڑھیں، ایک مرتبہ معوذتین پڑھیں اور سجدے میں جا کر تین مرتبہ **اِیَّاکَ نَعۡبُدُوَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ o** کہہ کر نہایت توجہ و یکسوئی سے بارگاہ الٰہی میں دعا مانگیں، انشاء اللہ تعالیٰ جو بھی جائز حاجت ہوگی وہ پوری ہوگی۔

پہلی رات کو نماز عشاء کے بعد دو رکعت نفل نماز پڑھیں اور جتنا بھی قرآن پاک پڑھ سکیں، پڑھیں۔ نماز وغیرہ سے فارغ ہو کر بکثرت استغفار اور درود پاک پڑھیں۔

خیر و برکت کے لیے

گھر کاروبار کی خیر و برکت کیلئے **بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ 786** بار پڑھ کر ہاتھوں پر پھونک ماریں' پانی پر بھی تین بار پھونک ماریں، جس گھر میں رہتے ہیں، اس کی خیر و برکت کیلئے تین پھونکیں ماریں اور کاروبار کیلئے دکان یا کارخانہ یا ملازمت والی جگہ کی طرف

تین پھونکیں ماریں۔

☆ پہلی تاریخ بعد نمازِ عشاء بارہ رکعت نماز چھ سلام سے پڑھیں۔ ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ اخلاص ایک ایک دفعہ پڑھیں۔ یہ ایسی افضل و بہتر نماز ہے جسے سیّدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پڑھا کرتے تھے یعنی آپ اس مہینہ کی پہلی رات میں بارہ رکعت ادا کرتے تھے تاہم بعض روایات کے مطابق اس نماز کے لئے کوئی خاص سورۃ مقرر نہیں۔ان شاء اللہ العظیم نماز کے پڑھنے والے کو پروردگار بہت بڑی عبادت کا ثواب عطا فرمائے گا۔

تقرب الٰہی کیلئے نوافل

نماز عشاء کے بعد چار رکعت نفل نماز اس طرح سے پڑھیں کہ ہر رکعت میں تیرہ مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھیں۔ بفضل باری تعالیٰ قرب الٰہی نصیب ہوگا۔

مفلسی اور تنگدستی سے نجات کیلئے

جو اس ماہ کی دسویں شب کو بارہ رکعت نفل نماز اس طرح سے دو دو رکعت کر کے پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ قریش پڑھے اور نماز سے فراغت کے بعد ایک مرتبہ سورۃ یوسف تلاوت کرے تو انشاء اللہ تعالیٰ اس کی مفلسی اور تنگدستی دور ہو جائے گی۔ سارا سال آفات و بلیات سے محفوظ رہے گا، تنگی و عسرت نہ آئے گی۔

ثواب عظیم کیلئے

جو شخص ماہ جمادی الثانی کی اکیس تاریخ سے آخری تاریخ تک روزانہ بعد نماز عشاء بیس رکعت نماز دس سلام کے ساتھ اس طرح ادا کرے کہ ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورت اخلاص ایک ایک مرتبہ پڑھے، اللہ پاک اس نماز کے پڑھنے والے کو حرمت ماہ رجب المرجب کا ثواب عطا فرمائے گا یعنی اس نماز کا مقصد ہے کہ ماہ رجب کے مبارک مہینہ کا استقبال عبادت الٰہی سے کیا گیا، اس لئے اس نماز کی بڑی فضیلت ہے۔

جو شخص ماہ جمادی الثانی کا چاند دیکھ کر بعد **نماز** مغرب **بارہ** رکعت **نماز** چار سلام کے ساتھ اس طرح ادا کرے کہ ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ اخلاص **گیارہ** مرتبہ پڑھیں اور **نماز** مکمل کریں، اس **نماز** کی بہت فضیلت ہے اللہ پاک اس **نماز** پڑھنے کی **برکت** سے **نمازی** کے تمام گناہ معاف فرمائیں گے اور ہر قسم کی مشکلات ومصائب سے **نجات عطاء** فرماتے ہیں۔

آخری تاریخ کا روزہ

جمادی الآخر کی آخری **تاریخ** روزہ رکھنا واسطے استقبال رجب المرجب **افضل** ہے۔

راہِ ہدایت پر استقامت کا وظیفہ

بزرگوں کا کہنا ہے کہ راہِ ہدایت **پر** استقامت کیلئے یہ وظیفہ بہت **موثر** ہے لہٰذا جو شخص جمادی الثانی کی پہلی **تاریخ** سے آخری **تاریخ تک** روزانہ اس وظیفہ کو **313** مرتبہ پڑھے گا اسے راہِ ہدایت **پر** استقامت نصیب ہو جائے گی اور اس کے بعد اگر **ایک** مرتبہ بعد **نمازِ** فجر اور **ایک** مرتبہ بعد **نماز** مغرب پڑھنے کا معمول بنالے تو بہت بہتر رہے گا۔ **رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ، اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ O رَبَّنَآ اِنَّكَ جَامِعُ النَّاسِ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ O اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ O** ترجمہ: اے ہمارے پروردگار! ہمارے دلوں کو **ہدایت** کرنے کے بعد (غلط راستے پر) نہ پھیر اور اپنے **پاس** سے ہم کو رحمت **عطا** فرما۔ بے شک تو ہی دینے والا ہے۔ اے ہمارے **پروردگار** تو **ایک** دن جس (کے آنے) میں (کسی طرح کا) شبہ نہیں، لوگوں کو (اعمال کی **جزا** سزا کیلئے اکٹھا کرے گا (تو اس دن ہم پر تیری مہربانی کی **نظر** رہے) بے شک اللہ تعالیٰ وعدہ خلافی نہیں کرتا۔

صلحاء، اولیاء، **متقدمین** کے اعراس و تواریخ وصال

حضرت **سیّدنا** ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ...... ۲۳ جمادی الثانی

حضرت خواجہ بابا محمد سماسی رحمۃ اللہ علیہ	......	۱۰ جمادی الثانی
حضرت خواجہ محمد باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ	......	۲۵ جمادی الثانی
حضرت خواجہ محمد سعید بن مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ	......	۲۸ جمادی الثانی
حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ	......	یکم جمادی الثانی
حضرت پیر غلام محی الدین بابو جی رحمۃ اللہ علیہ	......	۲ جمادی الثانی
حضرت خواجہ محمد سعید قادری رحمۃ اللہ علیہ	......	۵ جمادی الثانی
حضرت سیّد غلام حیدر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ	......	۵ جمادی الثانی
حضرت خواجہ محمد معظم الدین رحمۃ اللہ علیہ	......	۸ جمادی الثانی
حضرت پیر امیر شاہ رحمۃ اللہ علیہ	......	۱۰ جمادی الثانی
حضرت شیخ عبد الستار رحمۃ اللہ علیہ	......	۱۱ جمادی الثانی
حضرت شیخ غلام رسول قادری رحمۃ اللہ علیہ	......	۱۴ جمادی الثانی
حضرت سیّد جلال الدین اوچ شریف رحمۃ اللہ علیہ	......	۱۹ جمادی الثانی
حضرت پیر شاہ عنایت قادری رحمۃ اللہ علیہ	......	۲۸ جمادی الثانی

☆@☆@☆@☆@☆@☆@☆@☆@☆@☆@☆@

علامہ محمد اقبالؒ حکیم الامت کیسے بنے؟

ڈاکٹر عبد المجید ملک نے علامہ محمد اقبالؒ سے دریافت کیا کہ آپ حکیم الامت کیسے بنے؟ تو علامہ اقبالؒ نے فرمایا میں نے گن کر ایک کروڑ مرتبہ درود شریف پڑھا ہے، اگر آپ بھی اس نسخہ پر عمل کریں تو آپ بھی حکیم الامت بن سکتے ہیں۔

فیفا فٹبال ورلڈ کپ 2022ء کا افتتاح کرنے والے ''غانم المفتاح'' کون ہیں؟

غانم المفتاح 5 مئی 2002ء کو قطر میں پیدا ہوئے۔ بچپن میں ہی وہ ایک ایسی بیماری کا شکار تھے جس میں ریڑھ کی ہڈی کا زیریں حصہ نشو ونما نہیں پا سکتا۔ ابتدائی تعلیم کے لیے انکی والدہ نے انھیں سکول میں داخل کروانا چاہا تو بہت سے سکولوں نے انکار کر دیا اور جس آخری سکول میں وہ بالآخر داخلہ لینے میں کامیاب ہوئے وہاں معذوری کی وجہ سے بچے اُنکے ساتھ کھیلنے سے کتراتے تھے۔ غانم المفتاح قطر کے معروف موٹیویشنل سپیکر بھی ہیں اور ''غریسہ آئسکریم'' نامی کمپنی کے بھی مالک ہیں جس کی قطر میں 6 شاخیں اور ساٹھ کے قریب ورکر کام کرتے ہیں۔ غانم نے اپنے خاندان کی سپورٹ سے ایک فلاحی تنظیم ''الغانم فاؤنڈیشن'' کی بنیاد بھی رکھی جو دنیا بھر میں معذور افراد کو وہیل چئیر کی فراہمی یقینی بناتی ہے۔

غانم المفتاح 2017ء میں وہیل چئیر کے بغیر ہاتھوں کے بل عمرہ کی سعادت حاصل کر چکے ہیں۔ وہ زمانہ طالبعلمی میں دستانے پہن کر فٹ بال کھیلا کرتے تھے۔ فٹبال کے علاوہ وہ غوطہ خوری بھی کرتے ہیں اور سمندر میں 200 میٹر تک غوطہ خوری کے جوہر دکھا چکے ہیں۔

اِس مرتبہ قاری ''غانم المفتاح'' کاس العالم یعنی ''ورلڈ کپ'' کا افتتاح کرنے کی وجہ سے پوری دنیا میں مشہور ہو چکے ہیں۔ افتتاحی تقریب دنیا کے 500 بڑے چینلز پر دکھائی گئی اور تاریخ میں پہلی بار ناچ گانے کی بجائے قرآنی آیات کی تلاوت سے ورلڈ کپ کا آغاز ہوا۔ اس وقت جب یورپ کے اکثر لوگ ایل جی بی ٹی تحریک کی سرگرمیوں کے باعث قطر میں پابندی عائد کیے جانے پر انکے حقوق کی بات کر رہے ہیں، وہیں قطر نے ایک معذور قاری سے فیفا فٹبال ورلڈ کپ کا افتتاح کروا کر دنیا بھر کے معذور افراد کے حوصلے بلند کرتے ہوئے اپنی ترجیحات کی وضاحت کر دی ہے۔

فارسی دعا بمعہ ترجمہ

جو گنجِ کرم، حضرت صاحب حضرت کرماں والے رحمۃ اللہ علیہ عموماً نماز اورخصوصاً بعد نمازِ فجر درودِ پاک پڑھنے کے بعد پڑھا کرتے تھے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ بَارِكْ وَ سَلِّمْ وَصَلِّ عَلٰی جَمِیْعِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَ عَلٰی مَلٰئِکَتِكَ الْمُقَرَّبِیْنَ وَ عَلٰی عِبَادِكَ الصَّالِحِیْنَ وَ عَلٰی اَھْلِ طَاعَتِكَ اَجْمَعِیْنَ وَ اَرْحَمْنَا مَعَھُمْ بِرَحْمَتِكَ یَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْن o اَللّٰھُمَّ یَارَبِّ بِجَاہِ نَبِیِّكَ الْمُصْطَفٰی وَحَبِیْبِكَ الْمُرْتَضٰی طَھِّرْ قُلُوْبَنَا مِنْ کُلِّ وَصْفٍ یُبَاعِدُنَا عَنْ مُّشَاھِدَتِكَ وَ مُحَبَّتِكَ وَاَمِتْنَا عَلٰی السُّنَّةِ وَ الْجَمَاعَةِ وَالشَّوْقِ اِلٰی لِقَائِكَ یَا ذَالْجَلَالِ وَالْاِکْرَام o

ترجمہ : اے اللہ درود بھیج، ہمارے سردار، حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر اور آپ کی تمام اولاد پر، اور تمام انبیاء و مرسلین اور تمام مقرب فرشتوں پر اور نیک بندوں پر اپنی رحمت بھیج اور تمام تابع فرمان بندوں پر اور اے سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والے، اِن کے ساتھ ہمیں بھی نواز دے۔

اے اللہ، اے ہمارے پروردگار! اپنے برگزیدہ اپنے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جاہ و جلال کا صدقہ اور اپنے چنے ہوئے حبیب کا صدقہ ہمارے دلوں کو اُن تمام باتوں سے پاک وصاف کردے جو تیرے مشاہدہ اور محبت سے ہمیں دور کرتی ہیں اور اے جلال وعزت والے پروردگار! ہمیں اپنی ملاقات کا شوق عطا فرما اور مذھب اہلسنت پر ہمارا خاتمہ فرما۔

خدایا بدہ شوق ذاتِ رسول ﷺ	**بدردِ محمد** ﷺ مرا کن قبول

اے **خدائے پاک**! ہمیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات کا شوق **عطا** فرما۔ اورآپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دردِ محبت کے ساتھ قبول فرمالے۔

شب و روز درعشق حضرت **بدار**	ہمہ عمر در وصل احمد گزار

دن رات ہمیں حضور ﷺ کے عشق میں مشغول رکھاور ہمیں تمام عمر آپ کا قرب نصیب فرما

حیاتی مماتی ہمہ **وقت** ما	**عطا** کن وصال مرا مصطفےٰ ﷺ

زندگی میں اورمرنے کے بعد ہمیشہ **مصطفےٰ** صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قرب نصیب فرما

نداریم غیر از تو فریاد رس	توئی عاصیاں را خطا بخش و بس

(اے اللہ) ہم تیرے علاوہ کسی کو (حقیقی) فریادرس نہیں سمجھتے۔ صرف اور صرف تو ہی ہمارے قصور معاف فرمانے والا ہے۔

نگہدار مارا زراہ خطا	خطا در **گزارو** صوابم **نما**

خطا کی راہ پر چلنے سے ہماری حفاظت فرما اور ہماری خطاؤں کو معاف فرما کر بھلائی کی طرف راہنمائی فرما۔

اے خاصۂ خاصان رسل وقت دعا ہے	امت پہ تیری آکے عجب وقت پڑا ہے

اے تمام نبیوں سے **برگزیدہ** اور جید رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ! دعا کرنے کا وقت ہے۔آ پکی امت پر عجیب وقت آ گیا ہے۔

زمہجوری بر آمد جان عالم	ترحم یا نبی اللہ ﷺ ترحم

آ پکی **جدائی** میں **دنیا** کی جان پر بنی ہوئی ہے، رحم فرمائیں، اے اللہ کے نبی (صلی اللہ علیک وسلم)! ہم پر رحم **فرمائیں**

تو **ابر** رحمتی آن بہ کہ گاہے	کُنی بر حال **لب** خشکاں نگاہے

آپ رحمت حق کا بادل ہیں، ہم لبِ خشک حال خادموں پر نگاہ رحمت فرمائیے۔

ہمہ **انبیاء** در پناہ **تواند**	مقیم در **بارگاہ** **تواند**

تمام کے تمام نبی آپ کی پناہ میں ہیں اور آپ کی **بارگاہ** میں حاضر ہیں

تو مہر **منیری** ہمہ اختر **اند**	تو سلطان **ملکی** ہمہ چاکر **اند**

آپ روشن **چاند** اور تمام **انبیاء** ستارے ہیں۔ آپ **خدا** کی **خدائی** کے شہنشاہ ہیں اور **باقی سب** آپ کے غلام ہیں۔

وَ کُلُّ وَلِیّ لَہٗ قَدَمٌ وَ اِنِّیْ	عَلٰی قَدَمِ النَّبِیِّ بَدْرِ الْکَمَالِ

یہ قصیدہ غوثیہ حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا شعر ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ ہر ولی میرے (نقش) قدم پر ہے۔ اور میں **براہ راست بدرِ** کامل نبی یعنی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے (نقش) قدمِ **پاک پر** ہوں۔

گنج بخش فیض عالم مظہر نور **خدا**	**ناقصاں** را پیر کامل کا **ملاں** را رہنما

(حضرت **داتا** گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ) تمام **دنیا** کو **فیض** پہنچا رہے ہیں اور نورِ **خدا** کے مظہر ہیں، **ناقص** لوگوں کے لیے کامل پیر اور کاملوں کے راہنما ہیں۔

وز برائے حضرت خواجہ امیر الدین ولی	**آنکہ** چوں خضر **است پیر** کامل مرد جلی

اور حضرت خواجہ امیر الدین رحمۃ اللہ علیہ ولی کامل کے صدقے میں جو حضرت خضر علیہ السلام کی **مانند** کامل پیر اور بڑے **بزرگ** ہیں۔

وز برائے حضرت شیر محمد **بدر** عید	**آنکہ** از تیغ محبت کرد بسمل ہر کہ دید

اور حضرت میاں شیر محمد رحمۃ اللہ علیہ کے صدقے میں جو عید کا **چاند** ہیں، کہ جو بھی آپ کو دیکھتا ہے وہ آپ کی محبت بھری **نظر** سے آپ **پر** قربان ہو جاتا ہے۔

وز برائے حضرت خواجہ ما سید محمد اسماعیل شاہ	در دو عالم ہست ذات **پاک** او مارا پناہ

اور حضرت خواجہ سید محمد اسمٰعیل شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے صدقے میں ، کہ دونوں جہاں میں اُن کی ذات **پاک** ہے جو ہم کو پناہ دینے والی ہے۔

نور چشم مصطفیٰ و سید عالی مقام	می نوازو خلق راز لطف خاص وفیضِ عام

جو نبی کریم ﷺ کی آنکھوں کا نور اور عالی مقام سید ہیں، اور اپنے لطفِ خاص اور فیض عام سے تمام مخلوق کو نواز رہے ہیں۔

ظاہر باطن ہو برائے **خدا**	چاہیں **خدا** سے نہ سوائے **خدا**

ہمارا ظاہر و باطن **خدا** کے لیے ہو اور ہم **خدا** کی ذات کے علاوہ کچھ نہیں چاہتے

دیدہ **بینا** ہو ہر اک موئے تن	محوِ تجلی رہے روح و بدن

(اُن کے طفیل) ہمارے جسم کا ہر **ایک بال** دیدہ و **بینا** بن جائے اور روح و جسم ہمیشہ اُس نور اور تجلی کے **دیدار** میں مشغول رہے۔

اے مرے مولا مرے والی ولی	کر **عطا** مجھ کو بہ طفیلِ نبی ﷺ
اور جو مسلمان بھائی ہیں میرے	ان کو بھی تو اپنے فضل سے رتبہ دے

صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَمَلٰئِكَتِهٖ وَاَنْبِيَآءِهٖ وَرُسُلِهٖ وَحَمَلَةِ عَرْشِهٖ وَ جَمِيْعَ اُمَّتِهٖ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَشَفِيْعِنَآ وَحَبِيْبِنَآ مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِهٖ اَصْحَابِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَ اَهْلِ بَيْتِهٖ وَعِتْرَتِهٖ وَعَشِيْرَتِهٖ اَجْمَعِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَآ اَرْحَمَ الرَّحِمِيْنَ O

اللہ تعالیٰ اور اُس کے فرشتوں اور اُس کے نبیوں اور اُس کے رسولوں اور اُس کے عرش کے اٹھانے والوں اور نبی ﷺ کی تمام امت کے صلوٰۃ وسلام ہوں ہمارے سردار، مولا اور شفیع وحبیب حضرت محمد ﷺ اور آپکے تمام صحابہ، ازواج اور آپ کے اہل **بیت** اور آپکے جمیع خاندان اور آپکی اولاد پر۔اے **سب** رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم کرنے والے! ہم تیری رحمت کے محتاج ہیں۔

شجرۂ طریقت سلسلہ نقشبندیہ، مجددیہ، طیّبیہ حضرت کرماں والا شریف

یا اللہ کرم کر اپنی عطا کے واسطے
رحم کر ہم پر محمد مصطفےٰ ﷺ کے واسطے

بخش دے ساری خطائیں اے مِرے مولا کریم
حضرت صدیق اکبر با وفا کے واسطے

دولت صبر و رضا دے خوگر تسلیم کر
حضرت سلمان فارس بے ریا کے واسطے

کر عنایت مجھ کو سوز و مستی اے خدا
حضرت قاسم امام و مقتدا کے واسطے

میرا دل معمور کر صدق و یقیں کے نور سے
جعفر صادق امام الاولیاء کے واسطے

فضل سے اپنے عطا کر دولت قرب و حضور
شیخ کامل بایزید باخدا کے واسطے

ابوالحسن خرقانی ، شیخ بوعلی صاحب کمال
خواجہ یوسف شہ جود و سخا کے واسطے

عبدالخالق غجدوانی عارف و محمود نیز
شیخ علی رامیتنی شاہ ہدیٰ کے واسطے

خواجہ بابا سماسی حضرت سید امیر
نقشبند ما بہاؤ الدین ضیاء کے واسطے

شیخ علاؤ الدین عطار حقیقت آشنا
حضرت یعقوب چرخی با صفا کے واسطے

خواجہ احرار دانائے رموزِ معرفت
اور محمد زاہد حضرت مولانا کے واسطے

شیخ درویش محمد اور خواجگی املنگی
باقی باللہ عارفِ راہ ہدیٰ کے واسطے

شیخ سرہندی مجدد الف ثانی خضر راہ
پیر کامل شیخ احمد پیشوا کے واسطے

حضرت قیوم ثانی خواجہ معصوم و سعید
اور عبدالاحد گل شاہ کے واسطے

خواجہ حنیفی ، شیخ زکی اور محمد نیز
خواجہ زمان سلطان الاولیاء کے واسطے

حضرتِ خواجہ محمد قاضی احمد ، شاہ حسین
اور امام باعلی مشکل کشا کے واسطے

حضرت صادق علی بابا امیرالدین ولی
ہادیان دیں پناہ حق آشنا کے واسطے

یا الٰہی معرفت اور سوز و مستی کر عطا
شیر حق شیر محمد باصفا کے واسطے

قطب عالم شیخ کامل چارۂ بے چارگاں
حضرت اسمٰعیل شاہ غوث الوریٰ کے واسطے

کر عطا سب کو الٰہی دو جہاں کی نعمتیں
شاہ کرماں والے اتقیاء کے واسطے

پیر سیّد محمد علی ، خواجہ سیّد عثمان علی
وارثانِ بحر کرم ، اولیاء کے واسطے

محبتِ رسول ﷺ کو دلوں میں فروغ دے
میر طیب علی راہنما کے واسطے

کر کرم کروا کرم دونوں جہاں میں رکھ شرم
کر کرم اے کرماں والے تو خدا کے واسطے

حضرت صاحب کرماں والےؒ کے حالات و واقعات سے آراستہ

تاریخی و نادر کتابوں پر مشتمل

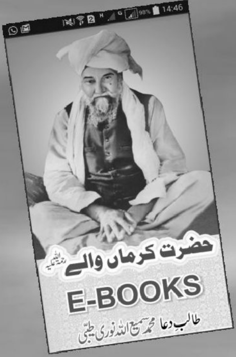

ANDROID

موبائل ایپ Application

گوگل پلے سٹور سے انسٹال کریں

ANDROID APP ON
Google play

SCAN ME

ماہنامہ
مجلّہ حضرت کرماں والا شریف

کے سابقہ شمارے اور

درج ذیل کتابیں (PDF) برائے مطالعہ/ ڈاؤن لوڈ دستیاب ہیں

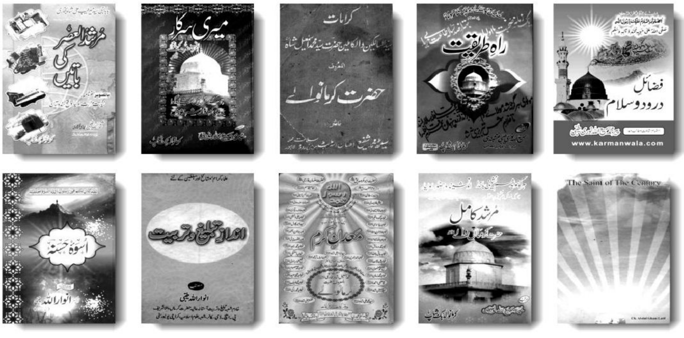

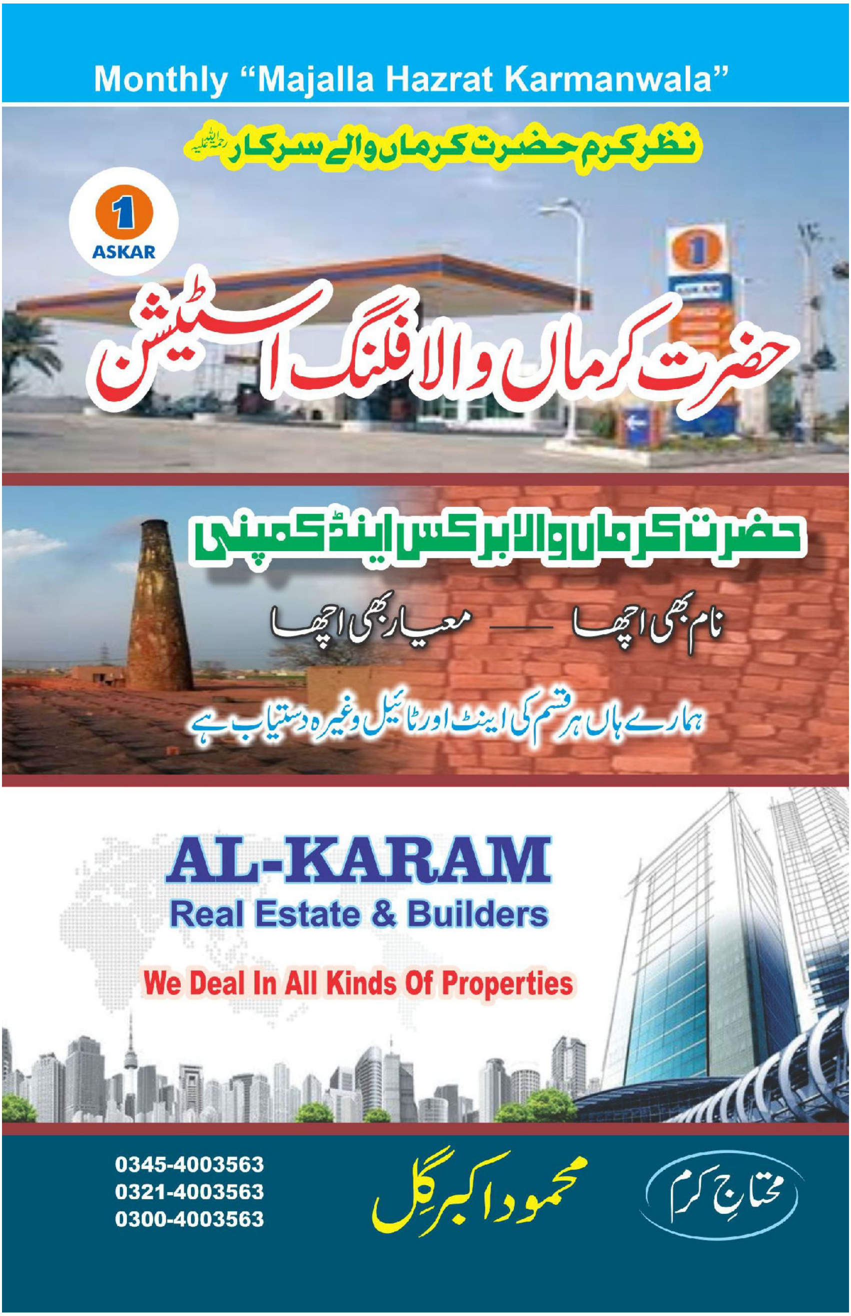
Monthly "Majalla Hazrat Karmanwala"
نظر کرم حضرت کرماں والے سرکار رحمۃ اللہ علیہ
1
ASKAR
حضرت کرماں والا فلنگ اسٹیشن
حضرت کرماں والا برکس اینڈ کمپنی
نام بھی اچھا — معیار بھی اچھا
ہمارے ہاں ہر قسم کی اینٹ اور ٹائیل وغیرہ دستیاب ہے
AL-KARAM
Real Estate & Builders
We Deal In All Kinds Of Properties
0345-4003563
0321-4003563
0300-4003563
محمود اکبر گِل
محتاجِ کرم

Monthly "MAJALLAH HAZRAT KARMANWALA" Reg No. CPL- 144
Jamadi-ul-Awwal 1444 Hijri, December 2022

سالانہ ختم شہدائے کربلا 10 محرم

سالانہ عرس مبارک 27 28 فروری

سالانہ محفل میلاد 14 15 ربیع الاول

زیر سایہ پیر سیّد صمصام علی شاہ بخاری

پیر سیّد محمد میرام بخاری

آستانہ عالیہ کرماں والا
حضرت شریف اوکاڑا

زیر نگرانی پیر سیّد شہریار بخاری سجادہ نشین آستانہ عالیہ حضرت کرماں والا شریف

Like /Hazratkarmanwala /Babajee.karmanwala

YouTube/karmanwala www.karmanwala.com

نیو لائٹ ہاؤس

NEW LIGHT HOUSE

Ph: 042-37808151, 042-37808152
Cell: 0300-9425750

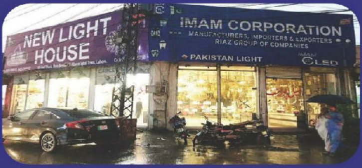

IMAM CORPORATION
IMPORTERS ,EXPORTERS & MANUFACTURER

Shop: 042-37639342
042-37670108
042-37670110
Fax: 042-35427409
Mob: 0300-4035426 محمد شہریار
0323-8435882 محمد علی یار

MUHAMMAD RIAZ
Chairman
ریاض گروپ آف کمپنی

امام کارپوریشن

★ امپورٹر، ایکسپورٹر اینڈ مینوفیکچرر ★

ڈیلر اینڈ مینوفیکچرر: فینسی لائٹ، گیٹ لائٹ، گارڈن لائٹ، ٹیوب لائٹ، فانوس

183 Asif Block, Main Boulevard Allama Iqbal Town, Lahore

28-بی، شاہ عالم مارکیٹ نزد دفتر واپڈا امکہ الیکٹرک مارکیٹ، لاہور